روایاتِ ظہور المہدی

تاریخ اور جرح و تعدیل کے میزان میں

بقلم

ابو شہریار

ویب سائٹ اشاعت اول ۲۰۱۵
ویب سائٹ اشاعت دوم مع اضافہ ۲۰۱۷
ویب سائٹ اشاعت سوم ۲۰۱۸
ویب سائٹ اشاعت چہارم ۲۰۱۹
ویب سائٹ اشاعت پنجم ۲۰۲۰

www.islamic-belief.net

حدیث رسول

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کے لئے دعا کی

اللهم اغفر لأبي سلمة وارفع درجته في المهديين

اے اللہ ابی سلمہ کی مغفرت کر اور ان کا درجہ مہدیوں میں کر دے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے لئے ان الفاظ کے ساتھ دعا کی

اللهم ثبته واجعله هاديا مهديا

اے اللہ اس کو ثابت قدم رکھ اور اس کو ہدایت دینے والا مہدی بنا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

يُوشِكُ مَنَ عَاشَ مِنْكُمْ أَنْ يَلْقَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ إِمَاماً مَهْدِيًّا

مجھے شک ہے کہ تم میں سے کوئی زندہ رہے کہ اس کی عیسیٰ ابن مریم جو ہدایت دینے والے امام ہیں سے ملاقات ہو

دنیا کو ہے اُس مہدی برحق کی ضرورت
ہو جس کی نگہ زلزلہء عالمِ افکار

علامہ اقبال

جدول – ۱ خلفاء بنوامیہ

خلیفہ	دور (ہجری سال)	اہم واقعات
عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ	۲۳ سے ۳۵	
معاویہ بن ابی سفیان رضوان اللہ علیہم	۴۱ سے ۶۰	
یزید بن معاویہ رحمہ اللہ علیہ	۶۰ سے ۶۴	حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت ۶۱ ھ
معاویہ بن یزید	۶۴ خلافت سے دستبردار	
مروان بن الحکم	۶۴ سے ۶۵	عبداللہ بن زبیر کی خلافت ۶۴ سے ۷۳
عبدالملک بن مروان	۶۵ سے ۸۶	
ولید بن عبدالملک	۸۶ سے ۹۶	
سلیمان بن عبدالملک	۹۶ سے ۹۹	
عمر بن عبدالعزیز	۹۹ سے ۱۰۱	
یزید بن عبدالملک بن مروان	۱۰۱ سے ۱۰۵	
ہشام بن عبدالملک	۱۰۵ سے ۱۲۵	زید بن علی کا خروج اور قتل ۱۲۲ھ
ولید بن یزید بن عبدالملک (قتل ہوا)	۱۲۵ سے ۱۲۶	شیعانِ علی کا محمد بن عبداللہ کی بیعت کرنا
یزید بن ولید بن عبدالملک (۱۶۲دنوں بعد طبعی موت)	۱۲۶	
ابراہیم بن ولید بن عبدالملک (امیر)	۳ ماہ بعد	۱۲۹ ھ عبّاسیوں کا خروج
مروان بن محمد بن مروان (قتل ہوا)	۱۳۲	

جدول – ۲ ائمہ شیعہ

اثنا عشری فرقہ	اسماعیلی فرقہ
امام علی رضی اللہ عنہ امام حسن رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ امام علی بن حسین المعروف زین العابدین امام محمد باقر (۵۷ھ سے ۱۱۴ھ) امام جعفر صادق المتوفی ۱۴۸ھ امام موسیٰ کاظم امام علی رضا امام محمد تقی امام علی نقی امام حسن عسکری امام محمد بن حسن المعروف المہدی	امام علی رضی اللہ عنہ امام حسن رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ امام زین العابدین امام محمد باقر امام جعفر صادق امام اسمٰعیل

شجرہ نسب

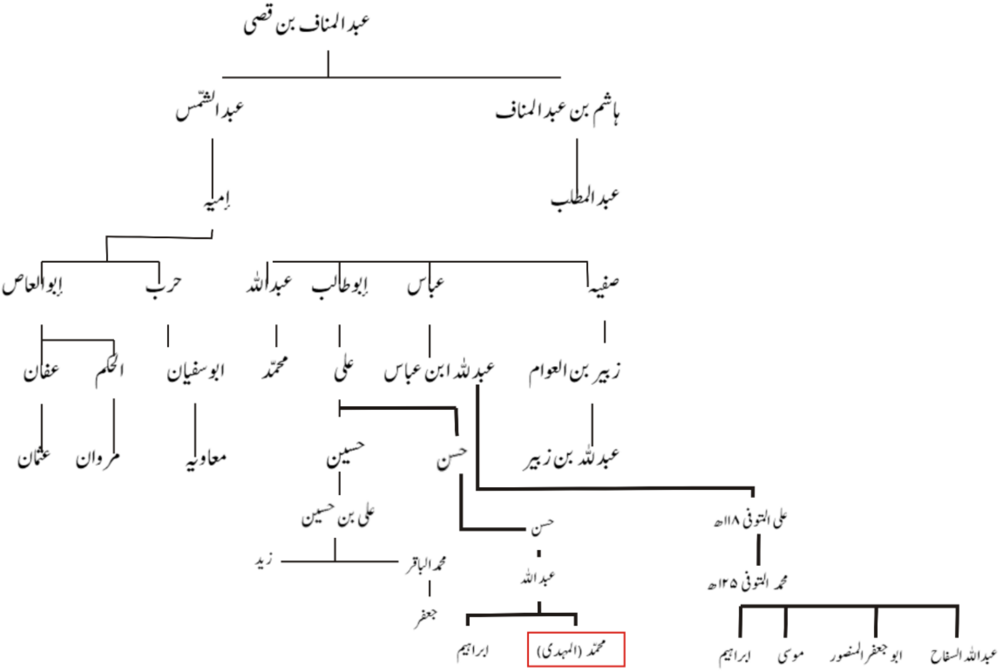
عبد المناف بن قصی
ہاشم بن عبد المناف
عبد الشمس
عبد المطلب
امیہ
صفیہ
عباس
ابو طالب
عبد اللہ
حرب
ابو العاص
زبیر بن العوام
عبد اللہ ابن عباس
علی
محمد
ابو سفیان
الحکم
عفان
عبد اللہ بن زبیر
حسن
حسین
معاویہ
مروان
عثمان
علی المتوفی ۱۱۸ھ
حسن
علی بن حسین
محمد المتوفی ۱۲۵ھ
عبد اللہ
محمد الباقر
زید
جعفر
محمد (المہدی)
ابراہیم
عبداللہ السفاح
ابو جعفر المنصور
موسی
ابراہیم

خراسان
سجستان
فارس
جزيرة العرب
مصر

فہرست

جدول-۱　خلفاء بنوامیہ .... - 4 -

جدول-۲　ائمہ شیعہ .... - 5 -

شجرہ نسب .... - 6 -

فہرست .... - 8 -

پیش لفظ .... - 11 -

پیش لفظ ۲۰۱۷ .... - 12 -

پیش لفظ ۲۰۱۵ .... - 15 -

باب ۱ : جزیرہ عرب کی سیاسی بساط .... - 22 -

باب ۲ : روایات کا سیاسی پہلو .... - 55 -

آمد المہدی لاریب ہے .... - 55 -

المہدی کا نسب .... - 61 -

المہدی کی رات میں اصلاح .... - 65 -

محمد بن عبداللہ المہدی ہکلا تھا .... - 67 -

المہدی کا حلیہ مبارک .... - 68 -

المہدی کے مشرقی معاونین .... - 72 -

- 83 - .... المہدی کے معاونین مشرق سے نہیں
- 86 - ....شام اور مشرق میں قتل وجدال
- 90 - .... شیعوں کی کتب میں السفیانی کا تذکرہ
- 97 - .... باب ۳ : روایات کا معاشی پہلو
- 101 - .... مہدی یا ابن زبیر
- 115 - .... کعبہ کا خزانہ اور المہدی
- 119 - .... باب ۴ : روایات، علم ہیئت اور مسیح
- 122 - .... دم دار ستارہ ظاہر ہو گا؟
- 130 - .... المہدی کا اسرائیلی جسم؟
- 139 - .... باب ۵ : مہدی کا قتل
- 154 - .... باب ۶ : روایات المہدی اور تواتر
- 154 - .... امام الشافعی روایات مہدی کا انکار کرتے تھے
- 162 - .... حسن بصری: مہدی، عیسیٰ علیہ السلام کو مانتے تھے
- 162 - .... اصحاب ابن مسعود رضی اللہ عنہ عیسیٰ کو ہی مہدی کہتے
- 163 - .... محدث وَكِيع ، امام مہدی کی کسی بھی روایت کو صحیح نہ کہتے؟
- 165 - ... محدث عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ کے نزدیک مہدی پر کوئی مرفوع حدیث صحیح نہیں
- 168 - .... امام النسائی کا روایات المہدی کا بائیکاٹ کرنا
- 169 - .... بعض محدثین مہدی کے منتظر تھے؟
- 174 - .... روایات کو متواتر کہنے والے

- 179 - .... باب ۷ : مال دینے والا ایک خلیفہ

- 183 - .... اختتامیہ

- 184 - .... ضمیمہ : مہر نبوت اور مہدی کا جسم

- 203 - .... ضمیمہ امام ابو حنیفہ اور فتنہ ابراھیم بن عبداللہ بن حسن میں مبتلا ہونا

- 209 - .... ضمیمہ امام المھدی کے بعد

پیش لفظ

نظریہ مہدی کا قرن دوم کے آغاز میں اسلام میں اندراج کیا گیا۔اس وقت بنو ہاشم اور بنو امیہ نبرد آزما تھے اور باقاعدہ ایک اسلامی حکومت کو جڑ سے ختم کرنے کے لئے دینی حمیت درکار تھی۔نظریہ مہدی اس کتاب کا موضوع ہے اور اس سے قبل اس ویب سائٹ پر اس کتاب کا دوبارا اجراء کیا جا چکا ہے۔اس ایڈیشن میں مہر نبوت کی خبروں کو امام مہدی کے حوالے سے سمجھا گیا ہے کہ مہر نبوت کی روایات کو کیوں تراشا گیا۔اس بحث کو ضمیمہ میں شامل کیا گیا ہے۔

ابو شہریار
۲۰۱۹

پیش لفظ ۲۰۱۷

اس کتاب میں صرف اہل سنت کے نظریہ مہدی پر غور کیا گیا ہے جس کو بعض لوگ عقیدہ سمجھ رہے ہیں- نظریہ مہدی کے پس پردہ کیا مذہبی و سیاسی افکار ہیں ؟ان پر غور کیا گیا ہے- اس کی جڑیں وہ احادیث و آثار ہیں جو محدثین نے اپنی کتابوں میں سب سے آخر میں نقل کیں-کتاب میں تاریخی حقائق کے میزان پر روایات مہدی کا جانچا گیا ہے- اس سلسلے میں رہنمائی جرح و تعدیل کی کتب سے ملتی ہے کہ متقدمین محدثین اس سلسلے میں کسی بھی مرفوع قول نبوی کو صحیح نہیں قرار دیتے تھے مثلا امام وکیع بن جراح اور امام عبد الرحمان بن المہدی وغیرہ

عصر حاضر میں شیعہ سنی اختلاف کی بنیاد پر ایک گروہ مدینہ میں مہدی تلاش کر رہا ہے اور اپنا مخالف کوئی اصفہانی فارسی دجال بتاتا ہے- دوسری طرف شیعہ ہیں جنہوں نے امام مہدی کو مافوق الفطرت قرار دے دیا ہے جو ابھی تک اپنے غار میں ہیں –

مسلمانوں میں اس بنا پر مشرق وسطی کا پورا خطہ خون کی ہولی میں نہا رہا ہے – اپنی سیاست کی بساط احادیث رسول و اہل بیت کے نام پر بچھا کر نوجوانوں کو شطرنج کے مہروں کی طرف جنگ وجدل میں دھکیلا جا رہا ہے – داعش اور اس قبیل کی فسادی تنظیموں نے عراق میں خلافت بھی بنا لی ہے اور ابھی نا معلوم کتنی معصوم مسلمان لڑکیوں کو خلیفہ کی مخالفت کے جرم میں لونڈی بنایا جا رہا ہو گا ؟ پتا نہیں کس کا سر کاٹا جا رہا ہو گا ؟اور دلیل روایت سے لی جا رہی ہو گی- اب یہ تو ظاہر فساد ہے اور پس پردہ معصوم بنے یہ علماء ہیں جو چپ سادھے لونڈی کو کھنگالنے والی روایات کو صحیح قرار دیتے ہیں کہ اس کو سر بازار کھول کر دیکھا جا سکتا ہے – افسوس شام کے عرب محقق البانی اس طرح کی روایات کو صحیح الاسناد کہہ گئے ہیں- شام کے فضائل پر کتابیں جو لوگ بھول چلے تھے البانی نے ان پر تعلیق لکھی – اور نہایہ العالم (عالم کا اختتام) نام کی کتب نے لوگوں کو اس طرف لگا دیا کہ قرب قیامت ہے، مہدی انے والا ہے- ساتھ ہی مدخلیت (ربیع المدخلی سے منسوب تکفیری سوچ) مدینہ سے نکلی جو مصریوں

ویمنیوں کو متاثر کرتی اسامہ بن لادن کے ساتھ افغانستان پہنچی اور ایک وبا کی طرح عالم اسلام میں پھیلی

اب ایک کے بعد ایک مہدی آرہے ہیں اور آئیں گے !

ایک عام مسلمان آخر کیا کرے—مسئلہ کے حل کے لئے کہاں جائے؟ مسجدوں میں محراب و منبر سے نظریہ مہدی کی تبلیغ کی جاتی ہے اور دعوی کیا جاتا ہے کہ اس سلسلے کی تمام احادیث صحیح ہیں—ہر بدلتی صدی میں قائلین ظہور مہدی کے تضاد لا تعداد ہیں مثلا ایک روایت جو ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس کے مطابق عرب کے مشرق سے، خراسان سے جھنڈے آئیں گے اور ان میں اللہ کا خلیفہ المہدی ہو گا—اس روایت کو متقدمین محدثین رد کرتے تھے- لیکن بعد میں لوگ آئے جنہوں نے علم چھپایا اور اس روایت کو صحیح کہا —اس کے بعد خراسان میں طالبان آ گئے—مخالف حلقوں میں اب ثوبان والی روایت ضعیف قرار پائی اور واپس وہی محدثین کی آراء پیش کرنے لگ گئے کہ یہ روایت صحیح نہیں- ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ایک حدیث ہے کہ تین خلفاء کے بیٹوں میں فساد ہو گا وغیرہ (اس کی تفصیل کتاب میں ہے) اس کو البانی نے ضعیف کہا تھا لیکن اس کو صحیح مان کر کتابوں میں پیش کیا جاتا رہا یہاں تک کہ حوثی نکل آئے اب واپس البانی کا حوالہ دیا جا رہا ہے کہ یہ ضعیف تھی- اس طرح مہدی و مسیح کے نام پر سیاست جاری ہے جس میں علماء پس پردہ کام کر رہے ہیں

راقم کا دل خون کے آنسو روتا ہے کہ کاش یہ علماء دیدہ بینا کے ساتھ اس ظلم سے کنارہ کشی کرتے اے کاش!

ہمارے گراں قدر ناقدین نے ہماری توجہ چند کتب کی طرف کرائی ہے- ایک عبد العلیم البستوی کتاب الاحاديث الواردة في المهدي في ميزان الجرح والتعديل ہے جو مدینہ یونیورسٹی میں ایک مقالہ کے طور پر ۱۹۷۸ میں لکھی گئی تھی اور بعد میں کتابی صورت میں المهدي المنتظر في ضوء الأحاديث والآثار الصحيحة وأقوال العلماء والفرق المختلفة کے نام سے سن ۱۹۹۹ میں اس تحقیق کو چھاپا گیا- دوسری کتاب مہدی علیہ السلام سے متعلق صحیح عقیدہ میں عبد الہادی عبد الخالق مدنی

جو سعودی عرب میں الاحساء سے چھپی ہے جو اردو میں البستوی کی کتاب کی تلخیص ہے –اس کے علاوہ اردو میں اس مسئلہ مہدی پر جو کتب ہیں ان سے بھی استفادہ کیا گیا ہے - لہذا محققین کی آراء کو کتاب ہذا میں حواشی میں اور بعض مقام پر متن میں شامل کر دیا گیا ہے تا کہ قارئین کے آگے صرف ہماری رائے ہی نہ ہو تو وہ پوری دیانت سے جو راقم کہنا چاہتا ہے اس کو سمجھ سکیں-

راقم سن ۲۰۰۰ع سے روایات مہدی و مسیح پر تحقیق کر رہا ہے –راقم اپنی تحقیقات کو حرف آخر نہیں کہتا بلکہ یہ یقین رکھتا ہے کہ اس جہت میں مزید باب کھلیں گے اگر مسئلہ مہدی پر غیر جانبداری سے تحقیق ہو-افسوس امام ابن خلدون نے مسئلہ پر کلام کیا تھا لیکن ان کی بات کو سنجیدگی سے نہیں لیا گیا –یہ مسلمانوں کا المیہ ہے کہ اپنے عبقری اذہان کی ناقدری کرتے ہیں

اللہ مومنوں کا حامی و ناصر ہو اور ان کو شر اور فتنہ مہدی و دجال سے محفوظ رکھے

امین

ابو شہریار

۲۰۱۷

پیش لفظ ۲۰۱۵

مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ یہ عالم ارض و سماجب صور اسرافیل سے گونجنے والا ہو گا، تو اس سے قبل کچھ نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ صحیح مسلم کی حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں وہ نشانیاں یہ ہیں ا- دھواں، ۲ دجال، ۳ دابہ الارض، ۴ سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا، ۵ عیسی ابن مریم کا نازل ہونا، ۶ یاجوج ماجوج کا ظاہر ہونا، ۷ مشرق میں زمین کا دھسنا، ۸ مغرب میں زمین کا دھسنا، ۹ جزیرہ عرب میں زمین کا دھسنا، ۱۰ آگ ہے جو یمن کی طرف سے نمودار ہو گی اور لوگوں کو ہانک کر زمین حشر کی طرف لے جائے گی- ان دس نشانیوں میں دو شخصیات کا ذکر ہے ایک عیسی ابن مریم علیہ السلام اور دوسرا الدجال۔ اس کے علاوہ کوئی اور شخصیت نہیں لیکن پھر بھی بزعم خود ان نشانیوں میں ایک اور شخصیت المہدی کو شامل کر کے ان کو گیارہ کر دیا جاتا ہے-

المہدی المنتظر، اسلامی کتب کے مطابق، دنیا کے خاتمہ سے قبل ظاہر ہونے والی ایک پراسرار شخصیت ہے۔ اس تصور کو شیعوں کے علاوہ اہل سنت کے محراب و منبر سے بھی بیان کیا جاتا ہے۔ اس تصور کے مطابق المہدی قرب قیامت میں مسلمانوں کی قیادت کریں گے۔ جب بھی مسلم معاشرے سیاسی بھونچال کا شکار ہوتے ہیں یہ تصور شہرت پکڑتا ہے۔

شیعہ کہتے ہیں کہ المہدی پیدا ہو چکے ہیں۔ ان کا اصلی نام محمد بن الحسن العسکری[1] ہے، لیکن حالات کی وجہ سے غیبت میں ہیں ان کو امام غائب کہا جاتا ہے، قائم القیامہ کہا جاتا ہے صاحب الزمان کہا جاتا ہے اور اسی طرح کے دیگر عنوانات کے ساتھ یاد کیا جاتا ہے۔ شیعہ بہت اشتیاق کے ساتھ ان کے اس دنیا میں ظہور کا انتظار کر رہے ہیں۔ ان کے لئے وہ عجل اللہ فرجہ (اللہ ان کا ظہور جلد کرے) کے الفاظ کے ساتھ دعا گو رہتے ہیں- اسی وجہ سے ان کو المہدی المنتظر کہا جاتا ہے۔ اسی عقیدے سے

[1] ان کی پیدائش امام بخاری، امام مسلم اور صحاح ستہ کے مولفین کے بعد ہوئی ہے

مسلک رجعت کا عقیدہ ہے جس کا مطلب ہے کہ جب معرکہ حق و باطل شروع ہو گا تو اس وقت امام المہدی شیعہ حماتیوں کو زندہ کریں گے جو ظلم و جبر کے دور میں شہید ہوئے اور وہ دور صحابہ میں ہونے والے جرائم کا بدلہ لیں گے۔

اہل سنت کا عقیدہ تھوڑا سا مختلف ہے ان کے مطابق المہدی کا نام محمد بن عبد اللہ ہے۔ ان کا نسب بنو فاطمہ میں سے ہے۔ ان کا ظہور عیسی علیہ السلام کے نزول سے پہلے ہو گا - ان کے حمایتی مشرق میں خراسان سے نکلیں گے اور وہ مدینہ میں ہوں گے وہاں سے مکہ پہنچیں گے جہاں رکن اور مقام کے درمیان ان بیعت ہو گی اس کے بعد وہ شامیوں سے قتال کریں گے جس میں ابدال ساتھ دیں گے بالاخر شامی مخالفوں کو شکست دیں گے، کعبہ کے خزانے بانٹ دیں گے اور پھر عیسی علیہ السلام بھی ان کے ساتھ نماز پڑھیں گے، الدجال سے جہاد کریں گے۔
یہ سب روایات صحیحین سے باہر کی کتب میں ہیں۔ ان کو قبول کرنے والے دعوی کرتے ہیں کہ یہ روایات متواتر ہیں اور اس پر باقاعدہ کتب بھی لکھی ہیں۔

ابن تیمیہ اپنے فتوی ج ۸ ص ۲۵۴ میں کہتے ہیں

أن الأحاديث التي يحتج بها على خروج المهدي أحاديث صحيحة

بے شک وہ احادیث جن سے المہدی کے خروج پر استدلال کیا جاتا ہے احادیث صحیح ہیں

الذھبی کتاب المنتقى من منهاج الاعتدال في نقض كلام أهل الرفض والاعتزال ***میں لکھتے ہیں***

الْأَحَادِيث الَّتِي تحتج بهَا على خُرُوج الْمهْدي صَحِيحَة

احادیث جن سے خروج مہدی پر دلیل لی جاتی ہے صحیح ہیں

اہل حدیث عالم مبارک پوری لکھتے ہیں:

اعْلَمْ أَنَّ الْمَشْهُورَ بَيْنَ الْكَافَّةِ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ عَلَى مَمَرِّ الْأَعْصَارِ أَنَّهُ لَا بُدَّ فِي آخِرِ الزَّمَانِ مِنْ ظُهُورِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ يُؤَيِّدُ الدِّينَ وَيُظْهِرُ الْعَدْلَ وَيَتَّبِعُهُ الْمُسْلِمُونَ وَيَسْتَوْلِي عَلَى الْمَمَالِكِ الْإِسْلَامِيَّةِ وَيُسَمَّى بِالْمَهْدِيِّ

آپ جانئے کہ تمام زمانوں میں سب مسلمانوں میں یہ مشہور رہا ہے کہ بلاشبہ آخری زمانہ میں اہل بیت سے ایک شخص ظہور کریں گے کہ جن کا نام مہدی ہوگا (تحفۃ الاحوزی، بَاب مَا جَاءَ فِی الْمَہْدِیِّ)

شاہ ولی اللہ اپنی کتاب ازالتہ الخفا میں لکھتے ہیں

ہم یقین کے ساتھ جانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نص فرمائی ہے کہ امام مہدی قرب قیامت میں ظاہر ہوں گے اور وہ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک امام برحق ہیں اور وہ زمین کو عدل وانصاف کے ساتھ بھر دیں گے جیسا کہ ان سے پہلے ظلم اور بے انصافی کے ساتھ بھری ہوئی تھی۔۔۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس ارشاد سے امام مہدی کے خلیفہ ہونے کی پیش گوئی فرمائی اور امام مہدی کی پیروی کرنا ان امور مین واجب ہوا جو خلیفہ سے تعلق رکھتے ہیں جب کہ ان کی خلافت کا وقت آئے گا، لیکن یہ پیروی فی الحال نہیں بلکہ اس وقت ہوگی جبکہ امام مہدی کا ظہور ہوگا اور حجر اسود اور مقام ابراھیم کے درمیان ان کے ہاتھ پر بیعت ہوگی۔
(ازالتہ الخفا جلد 1، صفحہ 6)

کتاب موسوعۃ العلامۃ الإمام مجدد العصر محمد ناصر الدین الألبانی، مرکز النعمان للبحوث والدراسات الإسلامیۃ وتحقیق التراث والترجمۃ، صنعاء – الیمن کے مطابق ناصر الدین البانی کہتے ہیں کہ :

الدجال ونزول عيسى عليه السلام وهي متواترة عندهم، ونحوها أحاديث خروج المهدي – مهدي السنة لا الشيعة – فإنها صحيحة أيضا بل متواترة عند أهل العلم."حياة الألباني" (1/ 234).

دجال اور نزول عیسیٰ سے متعلق احادیث متواتر ہیں ان (اہل علم) کے نزدیک اور اسی طرح المہدی کی بھی – یہ مہدی اہل سنت سے ہے نہ کہ شیعہ – پس یہ روایات صحیح ہیں بلکہ متواتر ہیں اہل علم کے نزدیک

محمد البرزنجی المتوفی ۱۱۰۳ھ اپنی کتاب الإشاعة لأشراط الساعة میں لکھتے ہیں

أحاديث وجود المهدي وخروجه آخر الزمان، وأنه من عترة رسول الله – صلى الله عليه وسلم – من ولد فاطمة –رضي الله عنها– بلغت حد التواتر المعنوي، فلا معنى لإنكارها

المهدی کے آخری دور میں وجود اور خروج پر احادیث کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے ہوں گے اور فاطمہ کی اولاد میں سے ہوں گے تواتر معنوی کو پہنچے ہوئے ہیں

امام الشوکانی کتاب التوضيح في تواتر ما جاء في المهدي المنتظر والدجال والمسيح میں لکھتے ہیں

الأحاديث الواردة في المهدي المنتظر متواترة

المہدی المنتظر کے بارے میں احادیث متواتر ہیں

مودودی صاحب، رسائل و مسائل، جلد اوّل میں لکھتے ہیں

اب مہدی کے متعلق خواہ کتنی ہی کھینچ تان کی جائے، بہر حال ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ اسلام میں اس کی یہ حیثیت نہیں ہے کہ اس کے جاننے اور ماننے پر کسی کے مسلمان ہونے اور نجات پانے کا انحصار ہو۔ یہ حثیت اگر اس کی ہوتی تو قرآن میں پوری صراحت کے ساتھ اس کا ذکر کیا جاتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی دو چار آدمیوں سے اس کو بیان کر دینے پر اکتفانہ فرماتے بلکہ پوری امت تک اسے پہنچانے کی سعی بلیغ فرماتے اور اس کی تبلیغ میں آپ کی سعی کا عالم وہی ہوتا جو ہمیں توحید اور آخرت کی تبلیغ کے معاملے میں نظر آتا ہے۔ در حقیقت جو شخص علوم دینی میں کچھ بھی نظر اور بصیرت رکھتا ہو وہ ایک لمحہ کے لیے بھی یہ باور نہیں کر سکتا کہ جس مسئلے کی دین مین اتنی بڑی اہمیت ہو اسے محض اخبار احادیث پر چھوڑا جاسکتا تھا اور اخبار احاد بھی اس درجہ کی کہ امام مالک اور امام بخاری اور امام مسلم جیسے محدثین نے اپنے حدیث کے مجموعوں میں سرے سے ان کا لینا ہی پسند نہ کیا ہو۔

مودودی صاحب اپنی دوسری کتاب تجدید و احیاءِ دین میں یہ بھی لکھتے ہیں

آخر میں جس پانچویں مرحلہ کی پیشن گوئی کی گئی ہی، تمام قرائن بتارہے ہیں کہ انسانی تاریخ تیزی کے ساتھ اس کی طرف بڑھ رہی ہے۔ انسانی ساخت کے سارے "ازم" آزمائے جاچکے ہیں اور بری طرح ناکام ہوئے ہیں۔ آدمی کے لئے اب اس کے سوا چارہ نہیں کہ تھک ہار کر اسلام کی طرف رجوع کرے۔ آج کل لوگ نادانی کی وجہ سے اس نام (الامام المھدی) کو سن کر ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ انہیں شکایت ہے کہ کسی آنے والے مرد کامل کے انتظار نے جاہل مسلمانوں کے قوائے عمل کو سرد کردیا ہی، اس لئے ان کی رائے یہ ہے کہ جس حقیقت کا غلط مفہوم لے کر جاہل لوگ بے عمل ہوجائیں وہ سرے سے حقیقت ہی نہ ہونی چاہیے۔ نیز وہ کہتے ہیں کہ تمام مذہبی قوموں میں کسی "مردے از غیب" کی آمد کا عقیدہ پایا جاتا ہے، لہٰذا یہ محض ایک وہم ہے۔ لیکن میں نہیں سمجھتا کہ خاتم النبین ﷺ کی طرح پچھلے انبیاء نے بھی اگر اپنی قوموں کو یہ خوشخبری دی ہو کہ نوعِ انسان کی دنیوی زندگی ختم ہونے سے پہلے ایک دفعہ اسلام ساری دُنیا کا دین بنے گا اور انسان کے بنائے ہوئے سارے "ازموں" کی ناکامی کے بعد آخر کار تباہیوں کا مارا ہوا انسان اس "ازم" کے دامن میں پناہ لینے پر مجبور ہوگا جسے خدا نے بنایا ہے اور یہ نعمت انسان کو ایک ایسے عظیم الشان لیڈر کی بدولت نصیب ہوگی جو انبیاء کے طریقہ پر کام کر کے اسلام کو اس کی صحیح صورت میں پوری طرح نافذ کردے گا، تو آخر اس میں وہم کی کون سی بات ہے بہت ممکن ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے کلام سے نکل کر یہ چیز دُنیا کی دوسری قوموں میں بھی پھیلی ہو اور جہالت نے اس کی روح نکال کر اوہام کے لبادے اس کے گرد لپیٹ دیئے ہوں۔ مہدی کے کام کی نوعیت کا جو تصور میرے ذہن میں ہے وہ بعض حضرات کے تصور سے بالکل مختلف ہے مجھے اس کے کام میں کرامات و خوارق، کشوف و الہامات اور چلوں اور "مجاہدوں" کی کوئی جگہ نظر نہیں آتی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ انقلابی لیڈر کو دُنیا میں جس طرح شدید جدوجہد اور کش مکش کے مرحلوں سے گزرنا پڑتا ہے انہی مرحلوں سے مہدی کو بھی گزرنا ہوگا۔ وہ خالص اسلام کی بنیاد پر ایک نیا مذہب فکر (School of thought) پیدا کرے گا۔ ذہنیتوں کو بدلے گا، ایک زبردست تحریک اٹھائے گا جو بیک وقت تہذیبی بھی ہوگی اور سیاسی بھی، جاہلیت اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ اسے کچلنے کی کوشش کرے گی، مگر بالآخر وہ جاہلی اقتدار کو الٹ کر پھینک دے گا اور ایک ایسی زبردست اسلامی اسٹیٹ قائم کرے گا جس میں ایک طرف اسلام کی پوری روح کارفرما ہوگی اور دوسری طرف سائنٹفک ترقی اوج کمال پر پہنچ جائے گی۔ جیسا کہ حدیث میں ارشاد ہوا ہی "اس کی حکومت سے

آسمان والے بھی راضی ہوں گے اور زمین والے بھی، آسمان دل کھول کر اپنی برکتوں کی بارش کرے گا اور زمین اپنے پیٹ کے سارے خزانے اگل دے گی"۔ اگر یہ توقع صحیح ہے کہ ایک وقت میں اسلام تمام دُنیا کے افکار، تمدن اور سیاست پر چھا جانے والا ہے تو ایسے ایک عظیم الشان لیڈر کی پیدائش بھی یقینی ہے جس کی ہمہ گیر وپُرزور قیادت میں یہ انقلاب رونما ہوگا۔ جن لوگوں کو ایسے لیڈر کے ظہور کا خیال سن کر حیرت ہوتی ہے مجھے ان کی عقل پر حیرت ہوتی ہے۔ جب خدا کی اس خدائی میں لینن اور ہٹلر جیسے آئمہ ضلالت کا ظہور ہو سکتا ہے تو آخر ایک امامِ ہدایت ہی کا ظہور کیوں مستبعد ہو؟

یوسف لدھیانوی صاحب امام المہدی پر سوال کے جواب میں کہتے ہیں

مکہ مکرمہ میں ان کی بیعت وخلافت ہوگی اور بیت المقدس ان کی ہجرت گاہ ہوگی۔ روایات وآثار کے مطابق ان کی عمر چالیس برس کی ہوگی جب ان سے بیعتِ خلافت ہوگی، ان کی خلافت کے ساتویں سال کانا دجال نکلے گا، اس کو قتل کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان کے دو سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معیت میں گزریں گے اور ۴۹ برس میں ان کا وصال ہوگا۔

علامہ ابن خلدون نے، جو اسلامی تاریخ اور عمرانیات کے مشہور امام ہیں، اپنی کتاب التاریخ میں ان روایات کو رد کیا ہے

عبداللہ بن زید آل محمود المتوفی ۱۴۱۷ھ نے المہدی کی روایات کو کتاب لا مهدي يُنتظر بعد الرسول محمد ﷺ خير البشر میں رد کیا اور صاف کہا کہ یہ ایک اجنبی فکر ہے جو اسلام میں رد کر آئی ہے۔

إن فكرة المهدي لم يقع لها ذكر بين الصحابة في القرن الأول ولا بين التابعين، وأن أصل من تبني هذه الفكرة والعقيدة هم الشيعة

المہدی کی فکر قرن الاول کے صحابہ میں اور تابعین میں نہیں تھی اور جس نے اس فکر اور عقیدہ کی آبیاری کی، وہ شیعہ ہیں

حمود بن عبداللہ بن حمود بن عبدالرحمٰن التویجری (المتوفی: ۱۴۱۳ھ) نے اپنی کتاب **الاحتجاج بالأثر على من أنكر المهدي المنتظر** میں عبداللہ بن زید بن محمود کا پرزور رد کیا جنہوں نے المہدی کی روایات کو خرافات کہا تھا- التویجری صاحب نے ان روایات کا دفاع کیا- اس کتاب کو **الرئاسة العامة لإدارات البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد، الرياض – المملكة العربية السعودية** نے چھاپا ہے اور اس پر تقریظ، عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز نے لکھی

بعض کا اصرار ہے کہ مہدی سے مراد ایک پر اسرار شخصیت ہے جو قرب قیامت ظاہر ہو گی- علماء سے شعراء تک اس عقیدے کے منتظر ہیں- اس کتابچہ میں ان روایات پر بحث کی گئی ہے

باب ۱ : جزیرہ عرب کی سیاسی بساط

۲۳ہجری سے ۱۳۲۳ہجری

اسلام عرب سے نکل کر کسری کے تخت وتاج کو گرا چکا ہے- مدینہ کی مسجد النبی کا کنکر والا فرش مال وزر سے چمک رہا ہے-
ساتھ ہی اس کی آبادی میں یکایک ایک عجیب اضافہ بھی ہے-لا تعداد لونڈیاں اور غلام مدینہ النبی میں آچکے ہیں- خلیفہ وقت عمر رضی اللہ عنہ اپنی ایک مجلس میں اس کا ذکر بھی کر چکے ہیں کہ اتنے غلام مناسب نہیں ہیں-لیکن پھر بھی شاید اتنے غلاموں کو کہیں اور بسایا بھی نہیں جاسکتا اور بالکل تنہا بھی نہیں چھوڑا جا سکتا-افسوس کچھ دنوں بعد جب اندھیرے میں عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز کے لئے امامت شروع کرتے ہیں اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ بلند کرتے ہیں ایک فارسی غلام آگے بڑھتا ہے اور خنجر کا وار کر کے معدہ کاٹ ڈالتا ہے اور بھاگتا ہے،اس کو پکڑنے کے لئے مسلمان پیچھا کرتے ہیں ، لیکن وہ اپنے آپ کو ہی قتل کر دیتا ہے اور اس طرح اسلام میں پہلا خود کش حملہ مکمل ہوتا ہے-
عمر رضی اللہ عنہ،ابن عبّاس رضی اللہ سے پوچھتے ہیں خنجر کس نے مارا؟ بتایا جاتا ہے کہ ایک عجمی غلام نے ! اپ اللہ کا شکرادا کرتے ہیں یہ کام کسی مسلمان نے نہیں کیا- عمر کہتے ہیں آپ اور آپ کے باپ ہی سب سے زیادہ غلام مدینہ میں چاہتے تھے-ابن عباس کہتے ہیں اب اپ بس حکم کر دیں (یعنی ان سب کو قتل کر دیں)- عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نہیں اب یہ ہماری زبان بولتے ہیں ہمارے قبلے کی طرف نماز پڑھتے ہیں اور حج کرتے ہیں-
اسلام،اپنے زمانے میں ایک مذہبی تبدیلی کے ساتھ ایک معاشرتی تبدیلی بھی لایا- مسلمان دور دراز علاقوں میں پھیل گئے اور مال و دولت کے ڈھیر لگ گئے-اس کے مخالف اس کو میدان قتال میں شکست نہ دے سکے- وہ لوگ جو غلام بنے ان میں سے کچھ ایسے تھے جو ابھی تک نفرت کے الاؤ میں جل رہے تھے لہٰذا ان کی سازشوں سے نکلنا آسان نہیں تھا-

ابھی اور فتنوں سے بھی اصحاب رسول کو نپٹنا تھا[2]۔

2
ایک فتنہ ابن سبا کا تھا جس سے علی نبر آزما ہوئے لیکن بہت بعد میں ان کو اس کی موجودگی کا احساس ہوا
عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی شہادت کے بعد ایک شخص بنام عبدللہ بن سبا اسلام میں ظاہر ہوا اس نے دین میں شیعہ عقیدے کی بنیاد ڈالی اور نئی تشریحات کو فروغ دیا

الشھرستانی اپنی کتاب الملل و النحل ص ٥٠ پر لکھتے ہیں

السبائية أصحاب عبد الله بن سبأ؛ الذي قال لعلي كرم الله وجهه: أنت أنت يعني: أنت الإله؛ فنفاه إلى المدائن. زعموا: أنه كان يهودياً فأسلم؛ وكان في اليهودية يقول في يوشع بن نون وصي موسى عليهما السلام مثل ما قال في علي رضي الله عنه. وهو أول من أظهر القول بالنص بإمامة علي رضي الله عنه. ومنه انشعبت أصناف الغلاة. زعم ان علياً حي لم يمت؛ ففيه الجزء الإلهي؛ ولا يجوز أن يستولي عليه، وهو الذي يجيء في السحاب، والرعد صوته، والبرق تبسمه: وأنه سينزل إلى الأرض بعد ذلك؛ فيملأ الرض عدلاً كما ملئت جوراً. وإنما أظهر ابن سبا هذه المقالة بعد انتقال علي رضي الله عنه، واجتمعت عليع جماعة، وهو أول فرقة قالت بالتوقف، والغيبة، والرجعة؛ وقالت بتناسخ الجزء الإلهي في الأئمة بعد علي رضي الله عنه.

السبائية : عبداللہ بن سبا کے ماننے والے ۔ جس نے علی کرم اللہ وجھہ سے کہا کہ: تو، تو ہے یعنی تو خدا ہے پس علی نے اس کو مدائن کی طرف ملک بدر کر دیا ۔ ان لوگوں کا دعوی ہے کہ وہ (ابن سبا) یہودی تھا پھر اسلام قبول کر لیا ۔ انہوں نے کہا کہ موسیٰ کا جانشین یوشع بن نون تھا اور اسی طرح علی (اللہ ان سے راضی ہو) ۔ اور وہ (ابن سبا) ہی ہے جس نے سب سے پہلے علی کی امامت کے لئے بات پھیلآئی ۔ اور اس سے غالیوں کے بہت سے فرقے وابستہ ہیں ۔ ان کا خیال تھا کہ علی زندہ ہے اور انتقال نہیں کر گئے ۔ اور علی میں الوہی حصے تھے اور اللہ نے ان کو لوگوں پر ظاہر کرنے کے لئے اجازت نہیں دی ۔ اور وہ (علی) بادلوں کے ساتھ موجود ہیں اور آسمانی بجلی ان کی آواز ہے اور کوند انکی مسکراہٹ ہے اور وہ اس کے بعد زمین پر اتریں گے اور اس کو عدل سے بھر دیں گے جس طرح یہ زمین ظلم سے بھری ہے۔ اور علی کی وفات کے بعد ابن سبا نے اس کو پھیلایا۔ اور اس کے ساتھ (ابن سبا) کے ایک گروپ جمع ہوا اور یہ پہلا فرقہ جس نے توقف (حکومت کے خلاف خروج میں تاخر)، غیبت (امام کا کسی غار میں چھپنا) اور رجعت (شیعوں کا امام کے ظہور کے وقت زندہ ہونا) پر یقین رکھا ہے ۔ اور وہ علی کے بعد انپے اماموں میں الوہی اجزاء کا تناسخ کا عقید ہ رکھتے ہیں

ابن اثیر الکامل فی التاریخ ج ٢ ص ٨ پر لکھتے ہیں

کہتے ہیں گھر کو اگ لگی گھر کے چراغ سے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ قریش کے نو عمر کم عقلوں کے ہاتھوں امت تباہ ہو گی- پہلے خلیفہ ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا حجہ الوداع کے سفر میں ان کی بیوی اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہوا. ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کی وفات کے بعد اسماء سے علی رضی اللہ عنہ نے شادی کی اور محمّد بن ابی بکر، علی کا سوتیلا بیٹا بن گیا-

دوسرا لے پالک محمد بن إبي حذيفة بن عتبة ہے جس کو عثمان رضی اللہ عنہ نے پالا تھا- کتاب إسد الغابة کے مطابق

أن عبد الله بن سبأ كان يهودياً من أهل صنعاء أمه سوداء، وأسلم أيام عثمان، ثم تنقل في الحجاز ثم بالبصرة ثم بالكوفة ثم بالشام يريد إضلال الناس فلم يقدر منهم على ذلك، فأخرجه أهل الشام، فأتى مصر فأقام فيهم وقال لهم: العجب ممن يصدق أن عيسى يرجع، ويكذب أن محمداً يرجع، فوضع لهم الرجعة، فقبلت منه، ثم قال لهم بعد ذلك: إنه كان لكل نبي وصي، وعلي وصي محمد، فمن أظلم ممن لم يجز وصية رسول الله، صلى الله عليه وسلم، ووثب على وصيه، وإن عثمان أخذها بغير حق، فانهضوا في هذا الأمر وابدأوا بالطعن على أمرائكم...

عبداللہ بن سبا صنعاء، یمن کا یہودی تھا اس کی ماں کالی تھی اور اس نے عثمان کے دور میں اسلام قبول کیا. اس کے بعد یہ حجاز منتقل ہوا پھربصرۃ پھر کوفہ پھر شام، یہ لوگوں کو گمراہ کرنا چاہتا تھا لیکن اس میں کامیاب نہ ہو سکا. اس کو اہل شام نے ملک بدر کیا اور یہ مصر پہنچا اور وہاں رہا اور ان سے کہا: عجیب بات ہے کہ تم لوگ کہتے ہو کہ عیسیٰ واپس ائے گا اور انکار کرتے ہو کہ نبی محمّد صلی اللہ علیہ وسلم واپس نہ آئیں گے. اس نے ان کے لئے رجعت کا عقیدہ بنایا اور انہوں نے اس کو قبول کیا. پھر اس نے کہا : ہر نبی کےلئے ایک وصی تھا اور علی محمّد کے وصی ہیں لہذا سب سے ظالم وہ ہیں جنہوں نے آپ کی وصیت پر عمل نہ کیا. اس نے یہ بھی کہا کہ عثمان نے بلا حق، خلافت پر قبضہ کیا ہوا ہے لہذا اٹھو اور اپنے حکمرانوں پر طعن کرو

ولما قتل أبوه أَبُو حذيفة، أخذ عثمان بْن عفان مُحَمَّدا إليه فكفله إِلَى أن كبر ثُمَّ سار إِلَى مصر فصار من أشد الناس تأليبا عَلَى عثمان

جب محمّد کے باپ شہید ہوئے تو اس کو عثمان نے لے لیا اور کفالت کی یہاں تک کہ بڑا ہوا پھر مصر بھیجا

کتاب مشاہیر علماء الأمصار وإعلام فقہاء الأقطار از ابن حبان کے مطابق[3]

محمد بن أبي حذيفة بن عتبة له صحبة كان عامل عثمان بن عفان على مصر

محمد بن إبي حذيفة بن عتبة صحابي ہے اس کو عثمان بن عفان نے مصر پر عامل مقرر کیا تھا

وفات نبی کے وقت یہ گیارہ سال کا تھا اور اس کی پرورش عثمان رضی اللہ عنہ نے کی

مصر میں جب ابن سبا نے پروپگنڈہ کر کر کے ایک ہیجانی کیفیت برپا کر دی تو محمّد بن ابو حذیفہ کو عثمان رضی اللہ عنہ نے امارت سے معزول کیا اور محمّد بن ابی بکر کو امیر مقرر کیا۔ لیکن محمّد بن ابو حذیفہ نے محمّد ابن ابی بکر کے کان بھرے اور اور ایک تحریر عثمان سے منسوب کی جس میں لکھا تھا[4]

---

[3] جبکہ کتاب جامع التحصيل في أحكام المراسيل کے مطابق
محمد بن أبي حذيفة بن عتبة بن ربيعة ولد أيضا بأرض الحبشة على عهد النبي صلى الله عليه وسلم وله رؤية
محمّد حبشہ میں پیدا ہوا اور اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف دیکھا

[4] بحوالہ سیرالأعلام النبلاء از الذھبی

الذھبی تاریخ الاسلام میں لکھتے ہیں
فنشأ مُحَمّد فِي حِجْر عُثْمَان، ثُمَّ إنّه غضب على عُثْمَان لكونه لم يستعمله أو لغير ذلك، فصار إلْبًا على عُثْمَان

إذا أتاك محمد، وفلان، وفلان فاستحل قتلهم، وأبطل كتابه

جب (گورنر مصر) محمّد بن ابی بکر پہنچے اور فلاں فلاں تو ان کا قتل حلال ہے اور اس حکم کو تلف کر دینا

فتنہ پرداز لوگوں نے محمّد بن ابی بکر کو خط دکھایا اور عثمان سے نفرت کے بیج بوئے کہ عثمان نے ایک طرف تو تم کو امیر مقرر کیا ہے اور دوسری طرف قتل کا خفیہ حکم دیا ہے محمّد یہ سن کر بدک گیا اور مدینہ گیا

الذھبی کتاب سیر اِعلام النبلاء میں لکھتے ہیں

ومِمن قام على عثمان محمد بن أبي بكر الصديق، فسئل سالم بن عبد الله فيما قيل عن سبب خروج محمد قال: الغضب والطمع

اور جو لوگ عثمان کے خلاف اٹھے ان میں محمّد بن ابی بکر صدیق تھا پس سالم بن عبد اللہ سے پوچھا کہ اس کے خروج کا سبب کیا تھا کہا غصہ اور لالچ

عبد اللہ بن سبا کی یہ پلٹن مدینہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کو گھیرے میں لے چکی تھی- اسی بلوہ میں عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے- الذھبی لکھتے عمرو بن حزم کے گھر کے راستے سے عثمان پر بلوائی داخل ہوئے

فجاء محمد بن أبي بكر في ثلاثة عشر رجلا، فدخل حتى انتهى إلى عثمان، فأخذ بلحيته، فقال بها حتى سمعت وقع أضراسه، فقال: ما أغنى عنك معاوية، ما أغنى عنك ابن عامر، ما أغنت عنك كتبك. فقال: أرسل لحيتي يا ابن أخي

پس محمّد ،عثمان رضی اللہ عنہ کے حجرے میں پلا بڑھا لیکن عثمان پر غضب ناک ہوا کہ انہوں نے اس کو کیوں عامل نہیں کیا اور انہی پر پلٹا

پس محمد بن ابی بکر تیس آدمیوں کے ساتھ آیا اور گھر میں داخل ہوا حتی کہ عثمان تک جا پہنچا اور ان کو داڑھی سے پکڑا اور کہا تجھ کو معاویہ نے کوئی فائدہ نہیں پہنچایا، تجھ کو بنی عامر نے فائدہ نہیں پہنچایا، تجھ کو تیری تحریر نے کوئی فائدہ نہیں پہنچایا، عثمان نے کہا اے بھائی کے بیٹے میری داڑھی چھوڑ دے

عثمان کے خوں سے قرآن کی آیات سرخ ہو گئیں !

یہ پر آشوب وقت تھا جب عثمان رضی اللہ تعالی عنہ شہید کر دے گئے تھے. خلیفہ وقت کو مصر سے آئے ہوئے ایک گروہ نے گھر میں خفیہ داخل ہو کر قتل کر دیا تھا جبکہ صحابہ کی اکثریت حج کی وجہ سے مکہ میں مشغول تھی- اسلامی تاریخ میں وہ موقعہ آیا کہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا بھی میدان قتال میں نکلیں[5] - کتاب الاستقصا لأخبار دول المغرب الأقصى از السلاوی کے مطابق

أَن عَائِشَة كَانَت خرجت إِلَى مَكَّة زمَان حِصَار عُثْمَان فقضت نسكها وانقلبت تُرِيدُ الْمَدِينَة فلقيها الْخَبَر بمقتل عُثْمَان فأعظمت ذَلِك ودعت إِلَى الطّلب بدمه وَلحق بهَا طَلْحَة وَالزُّبَيْر وَعبد الله بن عمر وَجَمَاعَة من بني أُميَّة وَاتفقَ رَأْيهمْ على الْمُضِيّ إِلَى الْبَصْرَة

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا مکّہ سے نکلیں جبکہ عثمان رضی اللہ تعالی عنہ بلوائیوں کے حصار میں تھے اپنے مناسک حج کم کیے اور مدینہ کے لئے نکلیں. راستے میں عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے قتل کی خبر آئی. اس کو بہت بڑی بات جانا اور ان کے خون کا قصاص کا مطالبہ کیا. طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ، زبیر رضی اللہ تعالی عنہ، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ اور بنو امیہ کی ایک جماعت ساتھ ہوئی اور اتفاق رائے سے بصرہ[6] کا رخ کیا

---

[5]

شیعہ ہی نہیں، اہل سنت و اہل حدیث کے محراب و منبر سے بھی ایک روایت پیش کی جاتی ہے کہ واقعہ شہادت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے بعد قصاص کا مطالبہ لے کر بصرہ جاتے ہوئے راستے میں ایک مقام پر عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے لشکر نے رات کو پڑاؤ کیا

امام احمد مسند میں، ابن حبان صحیح میں ، حاکم مستدرک میں روایت کرتے ہیں کہ

حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ: لَمَّا أَقْبَلَتْ عَائِشَةُ بَلَغَتْ مِيَاهَ بَنِي عَامِرٍ لَيْلًا نَبَحَت الْكِلَابُ، قَالَتْ: أَيُّ مَاءٍ هَذَا؟ قَالُوا: مَاءُ الْحَوْأَبِ قَالَتْ: مَا أَظُنُّنِي إِلَّا أَنِّي رَاجِعَةٌ فَقَالَ بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعَهَا: بَلْ تَقْدَمِينَ فَيَرَاكِ الْمُسْلِمُونَ، فَيُصْلِحُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَاتَ بَيْنِهِمْ، قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا ذَاتَ يَوْمٍ: "كَيْفَ بِإِحْدَاكُنَّ تَنْبَحُ عَلَيْهَا كِلَابُ الْحَوْأَبِ؟

قیس بن ابی حازم کہتا ہے کہ پس جب عائشہ (رضی اللہ تعالی عنہا) بنی عامر کے پانی (تالاب) پر رات میں پہنچیں تو کتے بھونکے. عائشہ (رضی الله تعالی عنہا) نے پوچھا یہ کون سا پانی ہے. بتایا گیا الْحَوْأَبِ کا پانی ہے. آپ رضی الله تعالی عنہا نے کہا میں سمجھتی ہوں کہ مجھے اب واپس جانا چاہیے! اس پر ان کے ساتھ لوگوں نے کہا نہیں آگے چلیں مسلمان اپ کو دیکھ رہے ہیں، پس الله ان کے درمیان سب ٹھیک کر دے گا. عائشہ (رضی الله تعالی عنہا) نے کہا بے شک رسول الله نے ایک روز (اپنی بیویوں سے) کہا تھا کہ کیسی ہو گی تم میں سے ایک جس پر الْحَوْأَبِ کے کتے بھونکیں گے

مسند احمد کی دوسری روایت میں ہے کہ واپس جانے سے روکنے والے زبیر رضی الله تعالی عنہ تھے

الذھبی سیر أعلام النبلاء میں قَيْسُ بنُ أَبِي حَازِمٍ کے ترجمے میں لکھتے ہیں کہ امام یحیی بن سعید اس روایت کو منکر کہتے ہیں

قال ابن المدینی عن یحیی بن سعید : منکر الحدیث ، ثم ذکر له حدیث کلاب الحوأب

علی ابن المدینی ، یحیی بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ قیس منکر الحدیث ہے پھر انہوں نے اسکی الحوأب کے کتوں والی روایت بیان کی

ایک اور روایت ہے مسند البزار کی سند ہے

حَدَّثنا سَهْل بن بحر، قَال: حَدَّثنا أَبو نعيم، قَال: حَدَّثنا عِصَامُ بْنُ قُدَامَةَ، عَن عِكْرِمة، عَنِ ابْنِ عَبَّاس، رَضِي اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيه وَسَلَّم لنسائه: لَيْتَ شعري أيتكن صاحبة الجمل الأدبب ، تخرج كلابُ حوأبٍ، فَيُقْتَلُ عَنْ يَمِينِهَا، وعَن يَسَارِهَا قَتْلًا كَثِيراً، ثُمَّ تَنْجُو بَعْدَ مَا كَادَتْ.

ابن عباس رضی اَللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کے کے فرمایا کاش کہ جان لے نشانی، بپھرے بالوں والے اونٹ والی ، اس پر حواب کے کتے نکلیں گے،اس کے دائیں ، بائیں ڈھیروں قتل ہوں گے پھر (سازش) کر کرا کر بچ جائے گی

رافضیت سے پر اس روایت کی سند میں عصام بن قدامة ہے

ابن القطان اس کو لم یثبته، مظبوط نہیں کہتے ہیں أبو زرعة ، لا بأس به کہتے ہیں النسائي ، ثقة کہتے ہیں

کتاب العلل از ابن ابی حاتم کے مطابق ابن ابی حاتم اپنے باپ اورأبو زرعة سے سوال کرتے ہیں تو وہ دونوں جواب دیتے ہیں

لم يرو هذا الحديث غير عصام، وهو حديث منكر

وسُئِلَ أَبُو زُرْعَةَ عَنْ هَذَا الحديث؟

فَقَالَ: هَذَا حديثٌ مُنكَرٌ ، لا يُروى مِنْ طريقٍ غيره

عثمان رضی اللہ عنہ پر جب تلوار چلی تو ان کی بیوی نائلہ نے اس کو ہاتھ سے روکنا چاہا اور ان کی انگلیاں کٹ گئیں انہی انگلیوں کا قصاص بھی طلب کیا

بخاری روایت کرتے ہیں ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو بکر بن عیاش نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو حصین نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو مریم عبداللہ بن زیاد الاسدی نے بیان کیا کہ جب طلحہ، زبیر اور عائشہ رضی اللہ عنہم بصرہ کی طرف روانہ ہوئے تو علی رضی اللہ عنہ نے عمار بن یاسر اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بھیجا۔ یہ دونوں بزرگ ہمارے پاس کوفہ آئے اور منبر پر چڑھے۔ حسن بن علی رضی اللہ

میرے باپ کہتے ہیں اس روایت کو سوائے عصام کے کوئی اور روایت نہیں کرتا اوریہ حدیث منکر ہے اور میں نے أبو زرعة سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا یہ حدیث منکر ہے اس کو صرف عصام رویت کرتا ہے

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کتوں والی روایات کو رد کرنے والے لوگ ناصبی ہیں لیکن ان جاہل مطلق لوگوں کو یہ بھی نہیں پتا کہ یحیی بن سعید القطآن کون ہیں، ابن ابی حاتم کون ہیں.

قاضی ابی بکر ابن العربی کون ہیں جو العواصم و القوآصم ص ۱۵۹ پر اس کو رد کرتے ہیں لکھتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کچھ نہیں کہا

وأما الذي ذكرتم من الشهادة على ماء الحوأب، فقد بؤتم في ذكرها بأعظم حوب . ما كان قط شيء مما ذكرتم ، ولا قال النبي صلى الله عليه وسلم ذلك الحديث ، ولا جرى ذلك الكلام .اهـ

اور جو تم نے حواب کے پانی پر شہادت دی ہے تو پس تم نے اس کا ذکر کر کے ایک گناہ کبیر اٹھا لیا اس میں وہ چیز نہیں جو تم نے کہی اور ایسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا بھی نہیں اور نہ یہ کلام ان سے ادا ہوا

6

الذہبی کتاب سیر الاعلام میں لکھتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا، زبیر رضی اللہ عنہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ نے بصرہ رخ کیا

فأمّا أهل مصر فكانوا يشتهون عليّا، وأمّا أهل البصرة فكانوا يشتهون الزّبَير، وأما أهل الكوفة فكانوا يشتهون طَلْحَةَ

اہل مصر علی کو پسند کرتے تھے اہل بصرہ زبیر کو پسند کرتے تھے اور کوفہ والے طلحہ کو پسند کرتے تھے

علی رضی اللہ عنہ کا کوفہ کو دار الخلافہ بنانے کی وجہ بھی طلحہ رضی اللہ عنہ کے حمایتیوں پر کنٹرول تھا ورنہ مدینہ چھوڑنے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا کہ لوگ مدینہ چھوڑ دیں گے حالانکہ وہ ان کے لئے بہتر ہو گا

عنہما منبر کے اوپر سب سے اونچی جگہ تھے اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما ان سے نیچے تھے۔ پھر ہم ان کے پاس جمع ہو گئے اور میں نے عمار رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ گئی ہیں اور خدا کی قسم وہ دنیا و آخرت میں تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بیوی ہیں لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمہیں آزمایا ہے تاکہ جان لے کہ تم اس اللہ کی اطاعت کرتے ہو یا عائشہ رضی اللہ عنہا کی۔

الغرض صحابہ میں اختلاف رائے ہو چکا تھا اور اس کے نتیجے میں جنگ جمل، صفین ہوئیں اور لا تعداد مسلمان شہید ہوئے جن میں جلیل القدر اصحاب رسول بھی ہیں مثلا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ۔ بالاخر علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ میں صلح ہو گئی۔

صفین کی جنگ کے بعد علی نے محمّد بن ابی بکر کو مصر کا گورنر مقرر کیا لیکن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ نے اس کو شکست دی، سن ۳۷ھ یا ۳۸ھ میں یہ ذلت کی موت مرا. الذھبی سیر اِعلام النبلاء لکھتے ہیں کہ یہ مخالفین کے ہتھے چڑھا

فَقَتَلَهُ ودسّه فِي بَطْنِ حِمَارٍ مَيّتٍ، وَأَحْرَقَهُ

انہوں نے اس کا قتل کیا اس کو مردہ گدھے کے پیٹ میں ڈال کر جلا یا گیا

صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم، معاویۃ بن حدیج رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کیا۔ کتاب تاریخ ابن یونس المصری کے مطابق آخری وقت محمّد [7] نے کہا

[7] طرفہ تماشہ ہے کہ محمّد بن ابی بکر جو وفات رسول کے وقت ایک سال کا ہو گا اس کو صحابی ثابت کرنے پر زور لگایا جاتا ہے جبکہ اس نے اس عمر میں نبی سے کون سا علم حاصل کیا ظاہر ہے کہ یہ صرف لیپا پوتی ہے اور تاریخی حقائق کو مسخ کرنا ہے. صحابہ کے لئے کم سے کم عمر چار سال لی گئی ہے-

کتاب الثقات میں العجلی کہتے ہیں محمد بن أبي بكر الصّديق لم يكن لَهُ صُحْبَة محمد بن ابی بکر صحابی نہیں ہے-

امام حسن بصری اس کو الفاسق محمد بن ابی بکر کہا کرتے تھے معجم الکبیر طبرانی

فقال: احفظوني؛ لأبي بكر. فقال له معاوية بن حديج: قتلت ثمانين من قومي في دم عثمان، وأتركك وأنت صاحبه؟! فقتله

مجھے ھے ابو بکر کے واسطے چھوڑ دو! معاویہ بن خدیج[8] نے کہا اپنی قوم کے ۸۰ لوگوں کا خون عثمان پر قتل کیا اور تو انہی کا صاحب تھا تجھے کیسے چھوڑ دوں

عبد الرحمٰن بن عُدَیسٍ نام کا ایک شخص بھی عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی سازش میں ملوث تھا- اس کو شرف صحابیت ملا لیکن یہ ایک فتنہ پرداز بن گیا[9]- یہ ایک مصری ٹولے کا سرغنہ تھا جس نے عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا- ابن یونس کتاب تاریخ مصر میں لکھتے ہیں کان رئیس الخیل التی سارت من مصر الی عثمان یہ تھا ان کا رئیس الخیل جو عثمان کے لئے مصر سے آئے تھے -تاریخ دمشق از ابن عساکر، تاریخ مصر از ابن یونس اور تاریخ اسلام از الذھبی کے مطابق سن ۳۶ ھ میں

وكان ممن خرج على عثمان وسار إلى قتاله. نسأل الله العافية. ثمّ ظفر به معاوية فسجنه بفلسطين في جماعة، ثمّ هرب من السّجن، فأدركوه بجبل لبنان فقُتِلَ. ولما أدركوه قَالَ لمن قتله: وَيْحَكَ اتّقِ الله في دمي، فإنّي من أصحاب الشَّجرة، فَقَالَ: الشَّجَرُ بالجبل كثير، وقتله

---

[8] معاوية بن حديج کو امام بخاری اور جمہور محدثین صحابی مانتے ہیں صرف امام احمد اس کی مخالفت کرتے ہیں - کتاب جامع التحصيل في أحكام المراسيل از العلائ کے مطابق
معاوية بن حديج قال الأثرم قال أحمد بن حنبل ليست لمعاوية بن حديج صحبة قلت بل له صحبة ثابتة قاله البخاري والجمهور
الأثرم کہتے ہیں امام احمد کہتے ہیں معاوية بن حديج صحابی نہیں ہے میں کہتا ہوں صحابی ثابت ہیں بخاری اور جمہور ایسا کہتے ہیں

[9] بعض لوگوں نے اس کو صحابی تسلیم کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ یہ عثمان کا قاتل تھا لیکن اس راس الخیل کو صحابی کہنا صحابیت کی توہین ہے

یہ ان میں سے تھا جنہوں نے عثمان کے خلاف خروج کیا تھا اور قتل کیا، ہم اللہ سے اس پر عافیت مانگتے ہیں، پھر معاویہ اس پر جھپٹے اور اس کو فلسطین میں قید کیا ایک جماعت کے ساتھ، پھر جیل سے فرار ہوا اور جبل لبنان پر جا کر پکڑا گیا اور اس کو قتل کیا گیا. پس جب اس کو پکڑا اور قتل کرنے لگے تو اس نے کہا بربادی ہو! اللہ سے ڈر، میرے خون کے معاملے پر، کیونکہ میں اصحاب شجرہ میں سے ہوں. کہا اس پہاڑ پر بھی بہت درخت ہیں اور اس کو قتل کیا

کتاب، كتاب الولاة وكتاب القضاة للكندي کے مطابق اسی زمانے میں ۳۶ھ میں ابن ابی حُذیفہ، وابن عُدیس، وکِنانۃ بْن بِشر بھی قتل کے گئے جو عثمان کے قتل میں شریک تھے- ان شر پسندوں نے عثمان رضی اللہ کو شہید کیا لیکن قصاص سے بچ نہ سکے اور پکڑے گئے اور قتل بھی ہوئے بلا شبہ اللہ مظلوم کا خون رائیگاں نہیں جانے دیتا

علی رضی اللہ عنہ ہنگامی صورت حال میں خلیفہ ہوئے اس وجہ سے بعض صحابہ نے ان کی بیعت نہیں کی کیونکہ بہت سے اہم مسائل امت کے نزدیک تھے[10]، مثلا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت ہے

---

[10] کتاب تاريخ ابن الوردي از عمر بن مظفر ابن الوردي المعري الكندي (المتوفى: 749هـ) کے مطابق

وبايعته الْأَنْصَار إِلَّا نَفرا قَلِيلا، مِنْهُم: حسان وَكَعب بن مَالك ومسلمة بِن مخلد وَأَبُو سعيد الْخُدْرِيّ والنعمان بن بشير وَمُحَمّد بن مسلمة وفضالة بن عبيد وَكَعب بن عجْرَة وزيد بن ثَابت، كَانَ هَؤُلَاء قد ولاهم عُثْمَان على الصَّدقَات وَغَيرهم، وَلم يبايعه أَيْضا سعيد بن زيد وَعبد اللَّهِ بن سَلام وصهيب وَأُسَامَة بن زيد وَقُدَامَة بن مَظْعُون والمغيرة بن شُعْبَة وَسموا لذَلِك الْمُعْتَزلَة

علی کی بیعت انصار میں سے تھوڑے سے اصحاب نے کی، انَ میں حسان بن ثابت، کَعب بن مَالك ، مسلمة بن مخلِد ، أَبُو سعيد الْخُدْرِيّ ، النعمان بن بشير ، مُحَمّد بن مسلمة ، فضالة بن عبيد ، كَعب بن عجْرَة اور زيد بن ثَابت تھے اور یہ وہ لوگ تھے جن کو عثمان نے صدقات پر مقرر کیا ہوا تھا - اور ان کی بیعت نہیں کی سعيد بن زيد ، عبد اللَّهِ بن سَلام ، صهيب ، اسامہ بن زيد ، قُدَامَة بن مَظْعُون اور المغيرة بن شُعْبَة نے اور ان کو الْمُعْتَزلَة نام دیا گیا

حدثنا ابن علية ، عن أيوب ، عن نافع ، عن ابن عمر ، قال : لما بويع لعلي أتاني فقال : إنك امرؤ محبب في أهل الشام ، وقد استعملتك عليهم ، فسر إليهم ، قال : فذكرت القرابة وذكرت الصهر ، فقلت : أما بعد فوالله لا أبايعك ، قال : فتركني وخرج ، فلما كان بعد ذلك جاء ابن عمر إلى أم كلثوم فسلم عليها وتوجه إلى مكة

نافع، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر نے کہا: جب علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو علی رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور کہا آپ ایسے شخص ہیں جو اہل شام کی نظر میں محبوب ہیں، اور میں آپ کو ان پر عامل بناتا ہوں لہٰذا آپ ان کی طرف جائیں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے قرابت و رشتہ داری کا ذکر کیا اس کے بعد کہا: اللہ کی قسم! میں آپ کی بیعت نہیں کروں گا۔اس کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہ ام کلثوم کے پاس آئے انہیں سلام کیا اور مکہ روانہ ہو گئے

عامہ صحابہ کا اجتہاد تھا کہ ابھی عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کا قصاص ضروری ہے اور بعض صحابہ کا اجتہاد تھا کہ خلیفہ کی بیعت ضروری ہے . علی رضی اللہ عنہ اپنی بیعت کے لئے جنگ کرتے رہے اور باقی قصاص کے مطالبہ کرتے رہے لیکن یہی چیز ایک فتنہ تھی جس کو فتنہ پرداز لوگ بھڑکاتے رہے۔ بالاخر علی رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ سے صلح کی جس پر ان کے لشکر میں پھوٹ پڑ گئی اور وہ شیعہ اور خوارج میں بٹ گیا۔ خوارج میں سے عبد الرحمٰن بن ملجم المرادیؔ التدؤلیؔ تھا۔ کتاب تاریخ مصر از ابن یونس کے مطابق عبد الرحمٰن بن ملجم المرادیؔ التدؤلیؔ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے قرآن کی تعلیم حاصل کی اور مصر میں یہ شخص عبد الرحمٰن بن عدیس کا پڑوسی تھا، صفین میں علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ لڑا اور بعد میں ان کا مخالف بن گیا اور اسی نے علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا

زید بن ثابت کے لئے ایک قول یہ بھی ملتا ہے کہ ان کی وفات عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں ہو گئی تھی (مصنف)

ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد امت کے شروع کے تین خلیفہ شہید ہوئے
ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ مدت خلافت ربیع الاول ۱۱ ہجری سے ۱۳ ہجری جمادی الاولی
کل مدت دو سال دو ماہ

عمر رضی اللہ تعالی عنہ مدت خلافت جمادی الاولی، ۱۳ ہجری سے ۲۳ ہجری ذی الحجہ
کل مدت دس سال سات ماہ

عثمان رضی اللہ تعالی عنہ مدت خلافت ذی الحجہ ۲۳ ہجری سے ۳۵ ہجری ذی الحجہ
کل مدت بارہ سال

علی رضی اللہ تعالی عنہ مدت خلافت ذی الحجہ ۳۵ ہجری سے ۴۰ ہجری رمضان
کل مدت چار سال نو ماہ

علی رضی اللہ تعالی عنہ نے وفات سے پہلے حسن رضی اللہ تعالی عنہ کو خلیفہ کیا- الذہبی کتاب سیر الاعلام میں لکھتے ہیں

بُوْيِعَ الحَسَنُ، فَوَلِيَهَا سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَأَحَدَ عَشَرَ يَوْماً، ثُمَّ سَلَّمَ الأَمْرَ إِلَى مُعَاوِيَةَ

حسن پر بیعت ہوئی پس انہوں نے سات مہینے ۱۱ دن حکومت کی، پھر خلافت مُعَاوِيَةَ کو دے دی

الذھبی کتاب سیر الاعلام میں لکھتے ہیں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن رضی اللہ تعالی عنہ کے لئے فرمایا بے شک یہ میرا بیٹا سردار ہے اور اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں میں صلح کرائے گا پس جب معاویہ نے صلح کو مانا اور

اس پر تیار ہوئے تو وہ اور حسن چلتے ہوئے کوفہ میں داخل ہوئے اور معاویہ خلیفہ ہوئے ربیع الثانی میں اور وہ سال، عام الجماعہ کے نام سے پڑ گیا ان دونوں کے اجماع کی وجہ سے اور یہ سال ۴۱ھ کا ہے

یہ سال صحابہ کے درمیان **عام الجماعہ** کے نام سے مشہور ہوا

حسن رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے اگلے سال ۴۱ ھجری میں خلافت سے دست برداری کا اعلان کر دیا۔چونکہ وہ حسین رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی تھے اس لئے خاندان علی کے اک نمائندہ تھے۔معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں دونوں بھائیوں کو وظیفہ بھی ملتا رہا۔حسن رضی اللہ عنہ کی سن ۵۰ ھجری میں وفات ہوئی

مملکت قیصر پر حملہ

معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور خلافت پر سکوں رہا اور انہوں نے قیصر کے خلاف جہاد کیا۔ اِبو عمرو خلیفۃ بن خیاط (المتوفى: 240ھ) اپنی کتاب تاریخ خلیفۃ بن خیاط میں لکھتے ہیں کہ

كتب عُثْمَان إِلَى مُعَاوِيَة أَن يغزي بِلَاد الرّوم فوجه يَزِيد بْن الْحر الْعَبْسِي ثمَّ عَبْد الرَّحْمَن بْن خَالِد بْن الْوَلِيد عَلَى الصائفتين جَمِيعًا ثمَّ عَزله وَولى سُفْيَان ابْن عَوْف الغامدي فَكَانَ سُفْيَان يخرج فِي الْبر ويستخلف عَلَى الْبَحْر جُنَادَة بْن أَبِي أُميَّة فَلم يزل كَذَلِكَ حَتَّى مَاتَ سُفْيَان فولى مُعَاوِيَة عَبْد الرَّحْمَن بْن خَالِد بْن الْوَلِيد ثمَّ ولى عبيد اللَّه بْن رَبَاح وشتى فِي أَرض الرّوم سنة سِتّ وَثَلَاثِينَ

عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم لکھا کہ روم کے شہروں پر حملے کئے جائیں پس معاویہ نے توجہ کی یَزِيد بْن الْحر الْعَبْسِي کی طرف عَبْد الرَّحْمَن بْن خَالِد بْن الْوَلِيد کی طرف اور دونوں کو گرمیوں کے موسم میں امیر مقرر کیا پھر ہٹا دیا اور سُفْيَان ابْن عَوْف الغامدی کو مقرر کیا۔سُفْيَان ابْن عَوْف الغامدی کو بری جنگ پر اور بحری معرکے پر جُنَادَة بْن أَبِي أُميَّة کو مقرر کیا اور ان کو معذول نہیں کیا حتیٰ کہ سفیان کی وفات ہوئی۔اس کے بعد مُعَاوِيَة عَبْد الرَّحْمَن بْن

خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ کو مقرر کیااور ان کے بعد عبید اللّٰہ بْنِ رَبَاح کو روم کے شہروں کے لئے مقرر کیا سن ۳۶ ھجری تک

الذہبی (المتوفی: 748ھ) اپنی کتاب تاریخ الإسلام ووفیات المشاہیر والأعلام میں سن ۳۲ ھجری کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ

سنة اثنتين وثلاثين: فيها كانت وقعة المضيق بالقرب من قسطنطينية، وأميرها معاوية

سن ۳۲ ھجری: اوراس میں المضیق کا واقعہ ہوا جو قسطنطیبیۃ کے قریب ہے، اوراس کے امیر معاویۃ تھے

المضیق اک تنگ سمندری گرز گاہ ہے اور اس سے مراد دردانیلیس ہے جو ایجین سمندر کو مرمرا سمندر سے ملاتا ہے۔ لیکن ان تمام معرکوں کے باوجود اسلامی لشکر الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ نہیں پہنچ سکا۔ الذہبی (المتوفی: 748ھ) اپنی کتاب تاریخ الإسلام ووفیات المشاہیر والأعلام میں سن ۵۰ ھجری کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ

وَفِيهَا غَزْوَةُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ، كَانَ أَمِيرُ الْجَيْشِ إِلَيْهَا يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، وَكَانَ مَعَهُ وُجُوهُ النَّاسِ، وَمِمَّنْ كَانَ مَعَهُ أَبُو أيوب الأنصاري –رضي الله عنه

اور اس میں غَزْوَةُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ ہوا اور امیر لشکر عساکر یزید بن معاویہ تھے اور ان کے ساتھ لوگ تھے اور أبُو أيوب الأنصاری۔ رضی اللہ عنہ. بھی ساتھ تھے

مزید تفصیل إبی زرعۃ الدمشقی (المتوفی: 281ھ) بتاتے ہیں کہ

إبی زرعۃ الدمشقی (المتوفی: 281ھ) اپنی کتاب تاریخ إبی زرعۃ الدمشقی میں لکھتے ہیں کہ

قَالَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: فَأَغْزَا مُعَاوِيَةُ الصَّوَائِفَ، وَشَتَّاهُمْ بِأَرْضِ الرُّومِ سِتَّ عَشْرَةَ صَائِفَةً، تَصِيفُ بِهَا وَتَشْتُو، ثُمَّ تُقْفِلُ وَتَدْخُلُ مُعَقِّبَتُهَا، ثُمَّ أَغْزَاهُمْ مُعَاوِيَةُ ابْنُهُ يَزِيدَ فِي سَنَةِ

خَمْسٍ وَخَمْسِينَ فِي جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ حَتَّى جَازَ بِهِمِ الْخَلِيجَ، وَقَاتَلُوا أَهْلَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ عَلَى بَابِهَا، ثُمَّ قَفَلَ

سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ کہتے ہیں کہ مُعَاوِيَةُ نے الصَّوَائِفَ (گرمیوں کے موسم میں حملے) کیے اور سولہ حملے ارض روم پر کیے ... پھر یزید بن معاویہ نے ۵۵ ھجری میں اصحاب رسول کی جماعت کے ساتھ سمندر اور خشکی کے ذریعہ حملہ کر کے خلیج کو پار کیا اور اہل الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ سے ان کے دروازے پر جنگ کی

امام بخاری صحیح میں باب ما قیل فی قتال الروم میں روایت بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[11]

أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ

میری امّت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر (الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ) پر حملہ کرے گا وہ مغفور ہے

بخاری کے شارح الْمُهَلَّبُ کہتے ہیں کہ

قَالَ الْمُهَلَّبُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مَنْقَبَةٌ لِمُعَاوِيَةَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ غَزَا الْبَحْرَ وَمَنْقَبَةٌ لِوَلَدِهِ يَزِيدَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ غَزَا مَدِينَةَ قَيْصَرَ – بحوالہ فتح الباری از ابن الحجر

الْمُهَلَّبُ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں منقبت ہے معاویہ کی کیونکہ ان کے دور میں بحری حملہ ہوا اور منقبت ہے ان کے بیٹے کی کہ انہوں نے سب سے پہلے قیصر کے شہر پر حملہ کیا

---

11 یہ روایت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ تعالی عنہا کی ہے اور ام حرام ، انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کی خالہ اور عُبَادَةَ بنِ الصَّامت رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی ہیں. مدینہ کی رہنے والی تھیں. یہ شامی نہیں ہیں . مسلمانَ فتوحات کی وجہ سے بہت علاقوں میں پھیل گئے تھے- روایت کے دوسرے راوی ثور بن یزید کے لئے احمد کہتے ہیں کہ : وكان من أهل حمص اور یہ اہل حمص میں سے تھے - ابن معین کہتے ہیں أزهر الحرازي اورأسد بْن وداعة علی کو گالیاں دتیے تھے و کان ثور بن یزید لا یسب علیا اور ثور بن یزید علی کو گالیاں نہیں دیتے تھے بحوالہ الكامل في ضعفاء الرجال از ابن عدی- اس روایت میں شامیوں کا تفرد نہیں. اس کے ایک راوی خالد بن معدان بن أبي كرب الكلاعِي بھی ہیں- الأعلام الزركلي کے مطابق : خالد بن معدان بن أبي كر ب الكلاعي، أبو عبد الله: تابعي، ثقة، ممن اشتهروا بالعبادة. أصله من اليمن، وإقامته في حمص (بالشام) خالد بن معدان بن أبي كرب الكلاعي، أبو عبد الله یمنی تھے لیکن حمص شام میں رہتے تھے

بیعت یزید سے خلافت تک

حسن رضی اللہ عنہ کی سن ۵۰ ھجری میں وفات ہوئی۔سن ۵۱ ہجری میں یزید بن معاویہ نے الْقُسْطَنْطِينِيَّةِپر حملہ کر کے امتّ میں اپنی امیر کی صلاحیتوں کو منوالیا۔اس حملے میں جلیل القدر اصحاب رسول بھی ساتھ تھے۔سن ۵۱ ھجری میں معاویہ رضی اللہ عنہ نےیزید کی بیعت کی طرف لوگوں کو دعوت دی

بخاری نے سورہ الاحقاف کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ

باب {وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِي وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ (17)} [الأحقاف: 17]

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ قَالَ كَانَ مَرْوَانُ عَلَى الْحِجَازِ اسْتَعْمَلَهُ مُعَاوِيَةُ، فَخطَبَ فَجَعَلَ يَذْكُرُ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ، لِكَيْ يُبَايعَ لَهُ بَعْدَ أَبِيهِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ شَيْئًا، فَقَالَ خُذُوهُ. فَدَخَلَ بَيْتَ عَائِشَةَ فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْوَانُ إِنَّ هَذَا الَّذِى أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ {وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا أَتَعِدَانِنِي}. فَقَالَتْ عَائِشَةُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِينَا شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ إِلاَّ أَنَّ اللهَ أَنْزَلَ عُذْرِى.

مروان جو معاویہ رضی اللہ تعالیٰ کی جانب سے حجاز پر (گورنر) مقرر تھے انہوں نے معاویہ کے بعد يَزِيدَبْنَ مُعَاوِيَةَکی بیعت کے لئے خطبہ دیا۔پس عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍنے کچھ بولا۔جس پر مروان بولے اس کو پکڑو اور عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍعائشہ رضی اللہ تعالیٰ کے گھر میں داخل ہوگئے۔اس پر مروان بولے کہ یہی وہ شخص ہے جس کے لئے نازل ہوا ہے{وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَكُمَا أَتَعِدَانِنِي}۔اس پر عائشہ رضی اللہ تعالیٰ نے پردے کے پیچھے سے فرمایا کہ ھمارے لئے قرآن میں سوائےبرات کی آیات کے کچھ نازل نہ ہوا

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات ۵۷ ھجری کی ہے لہٰذا یہ واقعہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کم از کم تین سال پہلے کا ہے

إبو عمرو خلیفۃ بن خیاط (المتوفی: 240ھ) اپنی کتاب تاریخ خلیفۃ بن خیاط میں لکھتے ہیں کہ

فِي سنة إِحْدَى وَخمسين وفيهَا غزا يَزِيد بْن مُعَاوِيَة أَرض الرّوم وَمَعَهُ أَبُو أَيُّوب الْأَنْصَارِيّ وفيهَا دَعَا مُعَاوِيَة بْن أَبِي سُفْيَان أهل الشَّام إِلَى بيعَة ابْنه يَزِيد بْن مُعَاوِيَة فأجابوه وَبَايَعُوا

اور سن ۵۱ ھجری میں یزید بن معاویہ نے رومی سرزمین پر جہاد کیا اور ان کے ساتھ تھے أَبُو أَيُّوب الْأَنْصَارِيّ اور اسی سال مُعَاوِيَة بْن أَبِي سُفْيَان نے اہل شام کو یزید بن معاویہ کی بیعت کی دعوت دی جس کو انہوں نے قبول کیا اور بیعت کی

خروج حسین اور اہل کوفہ کا خروج

کوفیوں نے حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ورغلایا اور کوفہ آنے کی دعوت دی حسین اپنے خاندان والوں کو لے کر کوفہ گئے راستے میں حسین نے مسلم بن عقیل بن ابی طالب کو کوفہ بھیجا۔ مسلم نے کوفہ میں حسین کی اجازت سے پہلے خروج ظاہر کر دیا اور بیت المال لوٹا جس کی پاداش میں بصرہ کے گورنر عبید اللہ ابن زیاد نے مسلم بن عقیل کا سر تن سے جدا کر دیا۔ اس کی خبر حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہو گئی اور وہ زور اور قوت جس کا دعویٰ کوفیوں نے کیا تھا اس کی قلعی کھل گئی۔ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حامی کوفہ والے بھگوڑے نکلے اور عین موقعہ پر بھاگ نکلے۔

حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا راستہ کوفہ سے بدل لیا اور نا معلوم سمت کا رخ کیا[12]۔ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خروج کے حوالے سے موقف بدل چکا تھا اور وہ کوفہ سے دور جا رہے تھے — کوفہ کے بلوائیوں کو پتا تھا کہ اگر حسین کے پاس سے وہ خطوط حکومت تک پہنچ گئے تو ان کی شامت آ جائے گی

---

12 شیعوں نے اس حوالے سے غلو کا عقیدہ اختیار کیا کہ حسین رضی اللہ عنہ تو پیدا ہی شہید ہونے کے لئے ہوئے تھے اور ان کو پتا تھا کہ کربلا میں قتل ہوں گے لہذا اس طرف رخ کیا یہ عقیدہ عیسائیت سے ملتا جلتا ہے جس کے مطابق عیسی علیہ السلام کی پیداش ہی صلیب پر جان دینے کے لئے ہوئی تھی

لہذا خط تلف کرنے کی غرض سے حسینی قافلے کا پیچھا کیا گیا اور خیموں کو آگ لگا دی گئی۔اس بلوے میں علی بن حسین اور کچھ خواتین بچ گئیں لیکن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے۔علی بن حسین اور خواتین کو حکومت نے دمشق پہنچا دیا گیا کیونکہ ان کی حفاظت ضروری تھی۔اگر خلیفہ وقت کا ان کو قتل کرنا ہی مقصود ہوتا تو راستہ میں ہی سب کو چن چن کر موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا لیکن نہ صرف وہاں ان کو عزت و تکریم سے رکھا گیا بلکہ واپس مدینہ پہنچا دیا گیا

بخاری بَابُ مَنَاقِبِ الحَسَنِ وَالحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا میں بیان کرتے ہیں کہ

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أُتِيَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ، فَجَعَلَ يَنْكُتُ، وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا، فَقَالَ أَنَسٌ: «كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالوَسْمَةِ

عبید اللہ ابن زیاد کے پاس صحابی رسول انس بن مالک بھی موجود تھے اور حسین کا سر اک طشت میں رکھا گیا تو عبید اللہ ابن زیاد نے سوچ میں غرق (زمین) کریدتے ہوئے حسین کے حسن کے بارے میں کچھ کہا جس پر انس رضی اللہ تعالیٰ بولے کہ یہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہیں اور حسین نے بالوں کو خضاب دیا ہوا تھا

صحابی رسول انس بن مالک کی عبید اللہ ابن زیاد کے پاس موجودگی اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ عبید اللہ ابن زیاد کا حسین کو قتل کرنے کا ارادہ نہ تھا ورنہ وہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف بالکل نہ کرتا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ ،یزید بن معاویہ کو حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا ذمہ دار نہیں سمجھتے تھے بخاری بَابُ مَنَاقِبِ الحَسَنِ وَالحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا میں **روایت کرتے ہیں کہ**

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نُعْمٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، وَسَأَلَهُ عَنِ المُحْرِمِ؟ قَالَ: شُعْبَةُ أَحْسِبُهُ يَقْتُلُ الذُّبَابَ، فَقَالَ: أَهْلُ العِرَاقِ يَسْأَلُونَ عَنِ الذُّبَابِ، وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن ابی نُعْمٍ کہتے ہیں میں نے عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ کو سنا جب ان سے محرم کے بارے میں سوال ہوا کہ اگر محرم (احرام) کی حالت میں مکھی قتل ہو جائے تو کیا کریں پس انہوں نے کہا أَهْلُ العِرَاقِ مکھی کے بارے میں سوال کرتے ہیں اور انہوں نے رسول اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے نواسے کا قتل کیا

بخاری نے ابن عمر کی یہ روایت بیان کر کے قتل حسین کا بوجھ أَهْلُ العِرَاقِ پر بتایا اور أَهْلُ الشام کو اس کا ذمہ دار قرار نہ دی

تاریخ کے مطابق حسین رضی اللہ تعالیٰ مدینہ سے کوفہ جا رہے تھے لیکن شہید کربلا میں ہوئے۔ اگر مدینہ سے سفر کیا جائے تو کربلا کوفہ کے بعد آتا ہے۔ زمینی حقائق کو جھٹلانا مشکل ہے۔ کربلا سے کوفہ کا فاصلہ ۴۰ میل ہے گویا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ کو چھوڑ کر کربلا میں ۴۰ میل دور شہید ہوئے بعض لاعلم لوگ کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے لہ حسین رضی اللہ عنہ اس رستے سے کوفہ گئے ہوں جو مدینہ سے کربلا ہوتا ہوا جاتا ہے لیکن یہ ان کی لاعلمی ہے ابن کثیر کی البدایہ والنہایہ اور شیعہ کتب میں یہ موجود ہے کہ حسین نے کون سا رستہ اختیار کیا اور بیچ رستے ہیں اپنا رخ کوفہ سے کربلا کی طرف تبدیل کیا۔

اس واقعہ کے ۱۰۰ سال بعد ابو مخنف لوط بن یحیٰی نے جو اپنے زمانے میں آگ لگانے والا شیعہ مشہور تھا اور اک قصہ گو تھا اس نے گھڑ کر مختلف قصے اس واقعہ سے متعلق مشہور کیے جن کو ذاکرین اب شام غریباں میں بیان کرتے ہیں جو نہایت عجیب اور محیر العقول ہیں مثلا حسین کا اک اک کر کے اپنے رشتہ داروں کو شہید ہونے بھیجنا۔ ان کے قتل کے وقت آسمان سے خون کی بارش ہونا۔ آسمان سے ھاتف غیبی کا پکارنا۔ قبر نبی سے سسکیوں اور رونے کی آواز آنا۔ حسین کے کٹے ہوئے سر کا نوک نیزہ پر تلاوت سورہ کہف کرنا۔ وغیرہ

حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ صرف ان کے خاندان والے تھے سارے اہلبیت بھی نہیں تھے (مثلا حسین کے بھائی محمد بن (علی) حنفیہّ بن ابی طالب اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔

یزید بن معاویہ کے خلاف اہل مدینہ کی بغاوت

تاریخ الطبری دار التراث –بیروت ج ۵ ص ۴۸۰ کے مطابق کچھ لوگوں نے خلیفہ یزید کے بارے میں عجیب باتیں کیں[13] مثلا

قَالَ لوط[14]: وَحَدَّثَنِي أَيْضًا مُحَمَّد بن عَبْدِ الْعَزِيزِ بن عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عوف ورجع المنذر من عِنْدَ يَزِيد بن مُعَاوِيَة، فقدم عَلَى عُبَيْد اللَّهِ بن زياد الْبَصْرَة... فأتى أهل الْمَدِينَة، فكان فيمن يحرض الناس عَلَى يَزِيد، وَكَانَ من قوله يَوْمَئِذٍ: إن يَزِيد وَاللَّهِ لقد أجازني بمائة ألف درهم، وإنه لا يمنعني مَا صنع إلي أن أخبركم خبره، وأصدقكم عنه، وَاللَّهِ إنه ليشرب الخمر، وإنه ليسكر حَتَّى يدع الصَّلاة

13

أبو عمرو خليفة بن خياط بن خليفة الشيباني العصفري البصري (المتوفى: 240هـ) تاريخ میں لکھتے ہیں

وَفَاة يزِيد بن مُعَاوِيَة قرئ عَلَى ابْن بكير وَأَنا أسمع عَن اللَّيْث قَالَ توفّي أَمِير الْمُؤمنِينَ يزِيد فِي سنة أَربع وَستّين لَيْلَة الْبَدْر فِي شهر ربيع الأول

وَفَاة يزِيد بن مُعَاوِيَة ، عَلَى ابْن بكير نے بیان کیا اور میں سن رہا تھا کہ لیث نے کہا أَمِير الْمُؤمنِينَ يزِيد کی وفات ٦٤ ھ البدر (مکمل چاند) کی رات ہوئی ربيع الأول کے مہینے میں

اس پر ابوبکرابن العربی (المتوفی: ٥٤٣) کتاب العواصم من القواصم میں لکھتے ہیں

فإن قيل. كان يزيد خماراً. قلنا: لا يحل إلا بشاهدين، فمن شهد بذلك عليه بل شهد العدل بعدالته.

فروى يحيى بن بكير، عن الليث بن سعد، قال الليث: توفي أمير المؤمنين يزيد في تاريخ كذا فسماه الليث أمير المؤمنين بعد ذهاب ملكهم وانقراض دولتهم، ولولا كونه عنده كذلك ما قال إلا توفي يزيد

اگرکہاجائے کہ یزید شرابی تھا تو ہم کہتے ہیں کہ بغیردوگواہ کے یہ بات ثابت نہیں ہوسکتی تو کس نے اس بات کی گواہی دی ہے؟ بلکہ عادل لوگوں نے تو یزید کے عدل کی گواہی دی ہے۔چنانچہ یحیی بن بکیرنے روایت کیا کہ امام لیث بن سعد نے کہا: امیرالمؤمنین یزید فلاں تاریخ میں فوت ہوئے ۔تو یہاں پراما م لیث نے یزید کو امیرالمؤمنین کہا ہے ان کی حکومت اور ان کا دور ختم ہونے کے بعد ۔اگران کے نزدیک یزید اس درجہ قابل احترام نہ ہوتا تو یہ صرف یوں کہتے کہ یزید فوت ہوئے

14

أبو مخنف، لوط بن يحيى بن سعيد بن مخنف الكوفي ہے متروک راوی ہے - قال الدارقطني: ضعيف،

وقال يحيى بن معين: ((ليس بثقة)). وقال مرةً أخرى: ((ليس بشيء)). ثقه نہیں ، کوئی چیز نہیں

وقال ابن عدي: ((شيعي محترق، صاحب أخبارهم)) اگ لگانے والا شیعہ ہے

منذر بن الزبیر اہل مدینہ کے پاس آئے تو یہ ان لوگوں میں سے تھے جو لوگوں کو یزید بن معاویہ کے خلاف بھڑکا رہے تھے۔ اور یہ اس دن کہتے تھے: اللہ کی قسم! یزید نے مجھے ایک لاکھ درہم دیئے، لیکن اس نے مجھ پر جو نوازش کی ہے وہ مجھے اس چیز سے نہیں روک سکتی کہ میں تمہیں اس کی خبر بتلاؤں اور اس کے متعلق سچ بیان کردوں۔ پھر انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! یزید شرابی ہے اور شراب کے نشے میں نماز بھی چھوڑ دیتا ہے

الطبقات الکبری از ابن سعد، دار الکتب العلمیۃ – بیروت، ج ۵ ص ۴۹ میں ہے

خبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ[15] قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: وَأَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَسَّانَ قَالَ: وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَعَنْ غَيْرِهِمْ أَيْضًا. كُلٌّ قَدْ حَدَّثَنِي. قَالُوا: لَمَّا وَثَبَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيَالِيَ الحرة فأخرجوا بَنِي أُمَيَّةَ عَنِ الْمَدِينَةِ وَأَظْهَرُوا عَيْبَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَخِلافَهُ أَجْمَعُوا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ فَأَسْنَدُوا أَمْرَهُمْ إِلَيْهِ فَبَايَعَهُمْ عَلَى الْمَوْتِ وَقَالَ: يَا قَوْمُ اتَّقُوا اللَّهَ وَحْدَهُ لا شريك له. فو الله مَا خَرَجْنَا عَلَى يَزِيدَ حَتَّى خِفْنَا أَنْ نُرْمَى بِالْحِجَارَةِ مِنَ السَّمَاءِ. إِنَّ رَجُلا يَنْكِحُ الأُمَّهَاتِ وَالْبَنَاتَ وَالأَخَوَاتِ وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ وَيَدَعُ الصَّلاةَ

جب اہل مدینہ نے حرہ کے موقع پر فساد کیا، بنو امیہ کو مدینہ سے نکال دیا گیا، یزید کے عیوب کا پرچار اس کی مخالفت کی تو لوگوں نے عبد اللہ بن حنظلہ کے پاس آکر اپنے معاملات انہیں سونپ دیئے۔ عبد اللہ بن حنظلہ نے ان سے موت پر بیعت کی اور کہا: اے لوگو! اللہ وحدہ لاشریک سے ڈرو! اللہ کی قسم ہم نے یزید کے خلاف تبھی خروج کیا ہے جب ہمیں یہ خوف لاحق ہوا کہ ہم پر کہیں آسمان سے

---

15 اس کی سند میں أبو عبد الله، محمد بن عمر بن واقد، الواقدي ، الأسلمي مولاهم، المدني ہیں. الواقدی قاضي بغداد تھے عبد الله بن بريدة، الأسلمي کے آزاد کردہ غلام تھے سن ۲۰۷ ھ میں وفات ہوئی انکو محدثین متروك مع سعة علمه یعنی اپنی علمی وسعت کے باوجود متروک ہیں کہتے ہیں- الواقدي کٹر شیعہ ہیں اس وجہ سے انکی روایت نہیں لی جا سکتی ورنہ تاریخ اور جرح و تعدیل کی کتابوں میں انکے اقوال راویوں کی وفات کے حوالے سے قابل قبول ہیں اگر یہ کسی کو شیعہ کہیں تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ وہ بھی کٹر شیعہ ہے

پتھروں کی بارش نہ ہو جائے کہ ایک آدمی ماؤں، بیٹیوں اور بہنوں سے نکاح کرتا ہے، شراب پیتا ہے اور نماز چھوڑتا ہے

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ زِيَادٍ الأَشْجَعِيُّ[16] عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... أَنْ ذَكَرَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ. فَقَالَ: إِنِّي خَرَجْتُ كَرْهًا بِبَيْعَةِ هَذَا الرَّجُلِ. وَقَدْ كَانَ مِنَ الْقَضَاءِ وَالْقَدَرِ خُرُوجِي إِلَيْهِ. رَجُلٌ يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَيَنْكِحُ الْحُرُمَ

معقل بن سنان نے یزید بن معاویہ بن ابی سفیان کا ذکر کیا اور کہا: میں اس شخص کی بیعت سے کراہت کی وجہ سے نکلا ہوں، اور اس کی طرف جانا، قضا و قدر میں تھا- یہ ایسا آدمی ہے جو شراب پیتا ہے، محرمات سے نکاح کرتا ہے

بخاری بیان کرتے ہیں کہ باب إِذَا قَالَ عِنْدَ قَوْمٍ شَيْئًا، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ بِخِلاَفِهِ

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَمَّا خَلَعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ حَشَمَهُ وَوَلَدَهُ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ – صلى الله عليه وسلم – يَقُولُ «يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». وَإِنَّا قَدْ بَايَعْنَا هَذَا الرَّجُلَ عَلَى بَيْعِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَإِنِّي لاَ أَعْلَمُ غَدْرًا أَعْظَمَ مِنْ أَنْ يُبَايَعَ رَجُلٌ عَلَى بَيْعِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، ثُمَّ يُنْصَبُ

نافع کہتے ہیں کہ جب مدینہ والوں نے یَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ کی بیعت توڑی تو عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خاندان والوں کو جمع کیا اور کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ہر دغا باز کے لئے قیامت کے دن اک جھنڈا گاڑھا جائے گا— اور بے شک میں نے اس آدمی کی بیعت کی ہے اللہ

16

اسکی سند میں عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ زِيَادٍ ہے جو مجهول ہے دوسرے الواقدی شیعہ بھی ہے

اور اس کے رسول (کی اتباع پر) اور میں کوئی ایسا بڑا عذر نہیں جانتا کہ کسی کی اللہ اور رسول کے لئے بیعت کی جائے اور پھر توڑی جائے

یزید نے اہل مدینہ کو بیعت پر مجبور کرنے کے لیے مسلم بن عقبہ کو دس ہزار فوجیوں کے ساتھ حجاز روانہ کیا۔ اہل مدینہ نے شامی افواج کا مقابلہ کیا مگر تین دن کی جنگ کے بعد شکست کھائی۔ اس بغاوت کو سختی سے کچل دیا گیا- سن ٦٤ ھ میں یزید بن معاویہ کی وفات ہوئی ان کے بیٹے خلیفہ ہوئے لیکن انہوں نے اس کار کی عظیم ذمہ داری کو اٹھانے سے معذرت کی اور مروان بن الحکم کے حق میں خلافت دستبردار ہو گئے- اس کے خلاف ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے خروج کیا

عمرو بن العاص المتوفی ٦٣ ھ کی یزید بن معاویہ کے دور میں وفات ہوئی۔

ابن زبیر رضی اللہ عنہ اور بغاوت

ابن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ مکہ والے تھے- ابن زبیر کی شخصیت اس وقت تمام عالم اسلام میں محترم تھی۔ ان کے داعیوں اور ساتھیوں نے عراق مصر و عراق کا رخ کیا اور سوائے شام کے باقی سب نے عبداللہ بن زبیر کو اپنی وفاداریاں سونپ دیں۔ عراقیوں نے بھی عبداللہ ابن زبیر کی خلافت کو تسلیم کر لیا، بصرہ پر ان کے بھائی مصعب ابن زبیر کا قبضہ تھا۔ اس طرح ابن زبیر کی خلافت کی حدود حجاز کے علاوہ عراق اور مصر تک وسیع ہو گئیں۔

ادھر شام میں مروان بن الحکم کی خلافت قائم ہو چکی تھی- قبیلہ بنو قیس نے امویوں کے اس فیصلہ کو تسلیم کرنے سے انکار کر کیا اور ابن زبیر کے ساتھ مل گیا- مروان اور حامیان عبداللہ بن زبیر (بنو قیس) کے درمیان معرکہ مرج راہط پیش آیا جس میں بنو قیس کو شکست ہوئی اور اس طرح عبداللہ ابن زبیر کی قوت کو کاری ضرب لگی۔

ابن زبیر عراق میں خوارج سے الجھ گئے- خوارج کے سردار نافع بن ارزق نے عراق میں بڑی سخت بدامنی اور شورش برپا کی۔ عبداللہ بن حارث والئی بصرہ کے ساتھ مقابلہ میں نافع مارا گیا لیکن خوارج

کی مزاحمت میں کوئی کمی نہ آئی۔ لٰ ابن زبیر نے مہلب بن ابی صفرہ کو خارجیوں کا قلع قمع کے لیے روانہ کیا۔ جس نے بڑے خونریز معرکوں کے بعد ان کی طاقت کو کچل دیا۔ اس دوران عبد الملک بن مروان شام میں خلیفہ ہوا- عبدالملک بن مروان کسی صورت بھی یہ.برداشت نہ کر سکتا تھا کہ عراق پر ابن زبیر کا قبضہ بدستور بحال رہے۔ لہٰذااس نے ایک زبردست لشکر کے ساتھ عراق پر حملہ کر دیا۔ مصعب بن زبیر جو ایک بہادر اور نڈر سپاہی تھے.بڑی جانبازی اور شجاعت سے لڑے مگر عراقیوں نے پھر بے وفائی کی اور ان کے بڑے.بڑے سردار عبدالملک سے مل گئے۔ ان سے اگرچہ مصعب کی قوت کمزور ہو گئی مگر انھوں نے مقابلہ جاری رکھا۔ ابراہیم بن مالک جو اس جنگ میں مصعب کے دست راست تھے کام آئے۔ اس کے بعد مصعب خود بھی لڑتے ہوئے مارے گئے۔ مصعب کی افواج کو شکست ہوئی اور وہ میدان سے فرار اختیار کر گئیں۔ اب عراق عبدالملک کے قبضہ میں تھا[17]۔

عبدالملک کے لیے ابن زبیر سے نمٹنا ضروری تھا چنانچہ حجاج بن یوسف کو ابن زبیر کے خلاف مہم کا انچارج بنا کر روانہ کیا گیا۔ حجاج نے مکہ کا محاصرہ کر کے شہر پر سنگباری شروع کر دی اور یہ جنگ ابن زبیر کی شہادت پر منتج ہوئی- ان کو سولی دی گئی اور لاش کو عبرت کے لئے صلیب پر چھوڑ دیا گیا-

صحیح مسلم کی حدیث ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سولی پر لاش سے کلام کیا

عبدالله بن عمر فوقف عليه فقال السلام عليك أبا خبيب السلام عليك أبا خبيب السلام عليك أبا خبيب أما والله لقد كنت أنهاك عن هذا أما والله لقد كنت أنهاك عن هذا أما والله لقد كنت أنهاك عن هذا

17 بحوالہ وکی پیڈیا

سلام ہو تم پر اے ابا خبیب ! سلام ہو تم پر اے ابا خبیب ! سلام ہو تم پر اے ابا خبیب ! اللہ کی قسم میں نے تم کو اس سے منع کیا تھا، اللہ کی قسم میں نے تم کو اس سے منع کیا تھا، اللہ کی قسم میں نے تم کو اس سے منع کیا تھا

اس اجتہادی غلطی کی وجہ سے امت کو جو غم ملا وہ انتہائی شدید تھا اور الفاظ شاید اس کو بیان نہیں کر سکتے لیکن افسوس اتنی جلیل القدر ہستیوں کو کون سمجھا سکتا تھا، یہ تو کر گزرنے والا فعل تھا جس کا نتیجہ اللہ پر چھوڑ دیا گیا تھا. اس میں جذبات زیادہ تھے اور اسی لئے آج تک امت کا اس واقعہ سے جذباتی لگاو ہے جس کو قیامت تک ختم نہیں کیا جا سکتا.

حسین یا ابن زبیر سے کیا بنیادی غلطی ہوئی؟ اگر ہم اس پر غور کریں تو صرف ایک چیز ہے کہ ان دونوں کو وہ عصبیت یا سپورٹ حاصل نہ تھی جو دوسروں کو حاصل تھی- دوسرے اس وقت کے صحابہ کرام نے ان دونوں کے خروج سے اپنے آپ کو الگ کیا اور کسی صحابی کی حسین رضی اللہ عنہ اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہادت نہیں ہوئی-

شاید ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا گمان ہو کہ مکّہ میں انکی خلافت اور باقی جگہ یزید کی خلافت قائم ہو سکتی ہے. اسی طرح حسین رضی اللہ تعالی عنہ کا گمان ہو گا کہ کوفہ میں میری خلافت اور شام میں یزید کی خلافت قائم رہ سکتی ہے لیکن انہوں نے اندازہ نہیں لگایا کہ صرف خلافت کا اعلان و قیام ہی ضروری نہیں بلکہ اس کا استحکام بھی ضروری ہے جس کے لئے عصبیت درکار ہے جو مفقود ہے

معروف اصحاب رسول نے حکومت کے خلاف کسی بھی خروج کا ساتھ نہیں دیا- ابن عمر رضی اللہ عنہ المتوفی ۷۴ ھ کی وفات مکہ میں ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ہوئی – لیکن کسی روایت سے بھی یہ ثابت نہیں ہوتا ہے مروان بن الحکم کی انہوں نے مخالفت کی ہو بلکہ ابن زبیر کو منع کیا- عبد الملک کا دور ۶۵ سے ۸۶ ھ تک کا ہے –اسی دور میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ المتوفی ۷۸ ھ ، ابن عبّاس المتوفی ۶۸ ھ کی وفات ہوئی لیکن ان اصحاب رسول نے عبد الملک بن مروان کے خلاف

خروج نہیں کیا۔ ابن عبّاس رضی اللہ عنہ کا ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے اختلاف رائے ہوا اور انہوں نے الطائف میں سکونت اختیار کی اور وہیں ان کی وفات ہوئی۔

بنو امیہ کا اقتدار ابن زبیر کی شہادت کے بعد زور پکڑ چکا تھا اور ان کے اقتدار کو ختم کرنا اب تقریبا نا ممکن تھا۔

عرب کی بنجر زمین میں عجیب و غریب عقائد کی بہار

اگرچہ بنو امیہ سیاسی میدان میں اپنے مخالفین کو مات دے چکے تھے لیکن ساتھ ہی غالی شیعہ فرقوں کے کے یہ زمین بڑی زرخیز تھی۔ گمراہ فرقے برساتی مینڈکوں کی طرح نمودار ہو رہے تھے اور ان کی جولانی طبع عقائد میں عجیب گل کھلا رہی تھی مثلا مختار الثقفی المتوفی ٦٧ھ نے دعوی کیا کہ علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے محمد بن الحنفیہ اب امام ہیں اس فرقہ کو کیسانیہ کہا جاتا ہے جو اب معدوم ہے۔ ان کا دعوی تھا کہ محمّد رضوی کے پہاڑیوں میں چھپ گئے ہیں اور زندہ ہیں حتی کہ حکومت کے خلاف خروج کریں اس سے غیبت امام کے عقیدے نے جنم لیا۔ مختار الثقفی نے بدا کا عقیدہ نکالا کہ اللہ اپنے وعدے کو بدل سکتا ہے اس کی ضرورت یوں پیش آئی کہ جب کامیابی کے سارے دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے اور کوئی کامیابی نہ ہوئی

المغیرہ بن سعید المتوفی ۱۱۹ھ نے خلیفہ ہشام بن عبد الملک کے دور میں گمراہ عقائد کا پرچار کیا۔ یہ کوفہ میں رہتا تھا۔ اس کو خالد بن عبداللہ کے احکامات پر زندہ جلا دیا گیا تھا۔ المغیرہ نے کہا کہ اس کا رب ایک جوان (نعوذ باللہ) ہے اور اس کے جسم کے اعضا ابجد یعنی عربی حروف تہجی کی تعداد کے برابر ہیں۔ مشہور جھوٹا ضعیف راوی جابر بن یزید الجعفی، المغیرہ کے بعد اس کا خلیفہ ہوا۔ المغیرہ اپنے پیروکاروں کو شیعہ کے رہنما، محمد بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب کے انتظار کا حکم دیا اس کے مطابق جبریل و میکائیل نے رکن اور مقام کے درمیان ان کی بعیت کی ہے۔ المغیرہ نے

تاویل کو ایجاد کیا اور دعویٰ کیا کہ قرآن میں العدل (انصاف) سے مراد علی اور رشتہ داروں سے مراد حسن اور حسین اور بے حیائی اور فحاشی سے مراد ابو بکر اور عمر ہیں[18]

ابو المنصور العجلی المتوفی ۱۱۹ ھ نے دعوی کیا ہے اللہ نے سب سے پہلے عیسیٰ ابن مریم کو خلق کیا پھر علی بن ابی طالب کو- اس نے دعوی کیا کہ نبوت ختم نہیں ہوئی اس کے پیروکار، مخالف کو گلا گھونٹ کر ہلاک کرتے ہیں اور اس کو توقف کہتے ہیں لیکن جب امام کا خروج ہو گا تو پتھروں سے قتل کریں گے اور الخشبیہ لاٹھیوں سے قتل کریں گے- ان کے ایک گروہ نے دعوی کیا کہ محمد بن عبد اللہ اب امام ہیں[19]-

گمراہ فرقے عبد ابن سبا کی طرح یہودی تصوف کے عقائد اسلام میں شیعیت کے بھیس میں پھیلا رہے تھے گویا ان حکومت مخالف فرقوں کا حملہ اب اعتقادی تھا[20]-

بنو عبد المطلب کا خروج

سیاسی میدان میں بنو عبد المطلب کئی گروہوں میں بٹ گئے

خاندان حسین رضی اللہ عنہ سے

۱. زید بن علی زین العابدین (حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے، محمد الباقر کے بھائی)
۲. جعفر بن محمد الباقر بن زین العابدین المعروف جعفر الصادق (حسین رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے)

---

18 الفصل فی الملل و النحل از ابن حزم اور الملل و النحل از الشھرستانی

19 الفصل فی الملل و النحل از ابن حزم اور الملل و النحل از الشھرستانی

20 جو چیز قابل اہم ہے ابو منصور العجلی اور المغیرہ بن سعید دونوں محمد بن عبد اللہ بن حسن بن حسن کو امام مانتے ہیں اور دونوں کو ۱۱۹ ھ میں قتل کیا گیا جبکہ محمد کی بیعت سن ۱۲۵ میں ہوئی جس کا ذکر اگے آ رہا ہے-

خاندان حسن رضی اللہ عنہ سے

۳. محمّد بن عبد اللہ بن حسن بن حسن بن علی (حسن رضی اللہ عنہ کے پڑ پوتے)

خاندان عبد اللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہ سے

۴. ابراہیم بن محمد بن علی بن عبد للہ بن عبّاس، المتوفی ۱۳۰ھ (عبد اللہ بن عبّاس کے پڑ پوتے)

زید بن علی، شیخین (ابو بکر اور عمر) کے بارے میں ایک غیر متشدد موقف رکھتے تھے- تاریخ ابن خلدون ج ۲ ص ۲۹۹ کے مطابق رفض کا لفظ زید بن علی (المتوفی ۱۲۲ھ) نے سب سے پہلے شیعوں کے لئے استعمال کیا. شیعوں نے زید بن علی سے پوچھا کہ آپ کی ابو بکر اور عمر کے بارے میں کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم ان سے زیادہ امارت کے حقدار تھے لیکن یہ حق ہم سے چھین لیا گیا، لیکن یہ کام کفر تک نہیں پہنچتا!

اس پر متعصب شیعوں نے ان کو برا بھلا کہا اور جانے لگے. زید نے کہا

رفضونی تم نے مجھے چھوڑ دیا

اسی وقت سے شیعہ رافضیہ کے نام سے موصوف ہوئے

زید بن علی سے شیعوں کا زیدیہ فرقہ منسوب ہے-زید نے ہشام بن عبد الملک کی حکومت کے خلاف خروج کیا لیکن شکست ہوئی- ان کو ۱۲۲ھ یا ۱۲۱ھ میں صلیب دی گئی- ان کے بیٹے یحیٰی بن زید بن علی اپنے باپ کے فوت ہونے کے بعد اوّل نینوا کی طرف جا کر روپوش رہے؛ پھر موقع پا کر خراسان چلے

گئے- انہوں نے خراسان میں ۱۲۵ھ میں ولید بن یزید بن عبد الملک [21] کے دور میں خروج کیا لیکن اموی کمانڈر نصر بن سیّار سے لڑتے ہوئے قتل ہوئے-

---

[21] ولید بن یزید ۱۲۵ سے ۱۲٦ ھ تک خلیفہ تھے اور ہشام کے بعد خلیفہ ہوئے
مستدرک الحاکم کی کتاب الفتن و الملاحم کی روایت ہے جس کو الذہبی تعلیق میں صحیح کہتے ہیں
أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: وُلِدَ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ غُلَامٌ فَسَمَّوْهُ الْوَلِيدَ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «سَمَّيْتُمُوهُ بِأَسَامِي فَرَاعِنَتِكُمْ، لَيَكُونَنَّ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْوَلِيدُ، هُوَ شَرٌّ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ مِنْ فِرْعَوْنَ عَلَى قَوْمِهِ» قَالَ الزُّهْرِيُّ: «إِنِ اسْتُخْلِفَ الْوَلِيدُ بْنُ يَزِيدَ فَهُوَ هُوَ، وَإِلَّا فَالْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ " قَالَ الْحَاكِمُ: «هُوَ الْوَلِيدُ بْنُ يَزِيدَ بِلَا شَكٍّ وَلَا مِرْيَةٍ»
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ ام سلمہ کے بھائی کے ہاں بیٹا پیدا ہوا انہوں نے اس کا نام الولید رکھا پس اس کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا اپ نے فرمایا تم نے اپنے فرعونوں کے نام پر نام رکھا، اس امت میں ایک شخص ہو گا جس کو الولید کہا جائے گا اس امت پر وہ شر ہو گا جیسا فرعون اپنی قوم پر تھا الزہری نے کہا اگر الولید بن یزید خلیفہ ہوا تو وہی ہے ، اور اگر نہیں تو ولید بن عبد الملک ہے - امام الحاکم کہتے ہیں یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کی تخریج نہیں کی اور وہ یزید بن ولید ہی ہے بغیر کسی ریب و شک کے
الولید بن یزید ۱۲۵ سے ۱۲٦ تک خلیفہ ہوئے اور ولید بن عبد الملک ۸٦ سے ۹٦ تک خلیفہ ہوئے-
اس روایت کو الذہبی کتاب تاریخ الاسلام میں بھی لائے ہیں اور لکھتے ہیں هَذَا ثَابِتٌ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَمَرَاسِيلُهُ حُجَّةٌ عَلَى الصَّحِيحِ یہ ابن المسیب سے ثابت ہے اور ان کی مراسیل صحیح ہیں
اس کی ایک سند مسند احمد میں اس کو عمر رضی اللہ کا قول کہا گیا ہے
حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، وَغَيْرُهُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: وُلِدَ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ وَلَدٌ، فَسَمَّوْهُ الْوَلِيدَ، فَقَالَ النَّبِيُّ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-: (سَمَّيْتُمُوهُ بِأَسْمَاءِ فَرَاعِنَتِكُم، لَيَكُوْنَنَّ فِي هَذِهِ الأُمَّةِ رَجُلٌ، يُقَالُ لَهُ: الوَلِيْدُ، لَهُوَ أَشَدُّ لِهَذِهِ الأُمَّةِ مِنْ فِرْعَوْنَ لِقَوْمِهِ
الذہبی کی کتاب سیر الاعلام النبلاء ج ۲ ص ۲۴۵ پر تعلیق میں محمد أيمن الشبراوي لکھتے ہیں
قلت: نعيم بن حماد كثير الخطأ، والوليد بن مسلم يدلس تدليس التسوية وقد عنعنه، ومتن الحديث باطل
میں کہتا ہوں نعیم بن حماد بہت غلطیاں کرتا ہے اور الولید بن مسلم ، تدلیس التسویۃ اور عنعنہ سے روایت کرتا ہے اور حدیث کا متن باطل ہے
الذہبی کی کتاب سیر الاعلام النبلاء ج ۵ ص ۳۷۱ پر تعلیق میں دکتور الشیخ شعیب الأرناؤوط لکھتے ہیں
وإسناده ضعيف لانقطاعه وسوء حفظ أبي بكر بن عياش، وقد حكم عليه الحافظ العراقي بالوضع

متحدہ محاذ

زید بن علی کی ہلاکت پر بنوامیہ کے خلفاء کے خلاف بنرد آزما گروپوں میں یہ سوچ پیدا ہوئی کہ حکومت گرانے کا کام مل کر ہی ممکن ہے۔
چناچہ یہ گروہ مدینہ میں جمع ہوئے اور مستقبل کے ایک متفقہ رہنما کے لئے عزم کا اظہار کیا. ان گروہوں نے محمد بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی کو منتخب کیا اور ان کی بیعت کی گئی.
دوسرے عباسی خلیفہ ابو جعفر المنصور نے بھی ان کی بیعت کی اور وعدہ کیا کہ کامیابی کی صورت میں،

اس کی سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے اور ابو بکر بن عیاش کے برے حافظے کی وجہ سے، اور حافظ العراقی اس روایت پر گھڑی ہوئی ہونے کا حکم لگاتے ہیں
ابن حبان اس کو المجروحين میں ذکر کرتے ہیں کہتے ہیں هذا خبر باطل ما قَالَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هذا، ولا عمر رواه، ولا سعيد حدث به، ولا الزهري رواه، ولا هو من حديث الأوزاعي بهذا الإسناد
یہ خبر باطل ہے- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کہا- نہ عمر نے روایت کیا نہ سعید نے تحدث کی اور نہ الزہری نے روایت کیا اور نہ ہی یہ الأوزاعي نے ان اسناد سے روایت کیا
ابن الجوزی نے کتاب الموضوعات میں اس کو لا کر اس کی حیثیت واضح کی
پس اس روایت کو متقدمین محدثین نے رد کیا لیکن آٹھویں صدی میں آ کر یہ روایت پھر زور پکڑ گئی

حاکم کا تساہل محدثین کے نزدیک ایک مسلمہ امر ہے۔ بدر الدین عینی حنفی نے اس حقیقت کی نشاندہی ان الفاظ میں کی ہے
لاريب أن في المستدرك أحاديث كثيرة ليست على شرط الصحة بل فيه أحاديث موضوعة شان المستدرك بإخراجها فيه
بلاشبہ المستدرک میں بکثرت ایسی احادیث موجود ہیں جوصحیح حدیث کی شرط کے مطابق نہیں بلکہ اس میں موضوع احادیث بھی ہیں جن کا تذکرہ مستدرک پر ایک دھبہ ہے۔

ابن حجر نے امام حاکم کے اس تساہل اور تناقض کی وجہ یہ ذکر کی ہے کہ مستدرک کی تصنیف کے وقت ان کے حافظے میں فرق آگیا تھا، اس کی دلیل یہ ہے کہ اُنہوں نے رواة کی ایک کثیر تعداد کو اپنی کتاب الضعفاء میں ذکر کیا ہے اور ان سے استدلال کو ممنوع قرار دیا ہے ، لیکن اپنی کتاب مستدرک میں خود اُنہیں سے روایات نقل کی ہیں اور اُنہیں صحیح قرار دیا ہے

محمد بن عبداللہ خلیفہ ہوں گے- اس طرح اس اسٹریٹجک اقدام کے ساتھ بنو حسن اور بنو عباس اموی خاندان کے خلاف جمع ہوئے . یہ واقعہ ۱۲۵ھ میں پیش آیا-اس واقعہ میں جعفر الصادق اور عبد اللہ بن حسن بھی شریک ہوئے-

پورا واقعہ مقاتل الطالبین میں نقل ہوا ہے جس کے مطابق بحث کے اختتام پر عبد اللہ بن حسن اٹھے اور اپنے بیٹے کے لئے کہا

فهلم نبايع محمداً، فقد علمتم أنه المهدي

پس اٹھو محمد کی بیعت کرو تم کو پتا ہے یہ المہدی ہیں

محمد بن عبد اللہ، اسلامی تاریخ کے وہ پہلے فرد ہیں جن کو المہدی کہا گیا-انہی کو النفس الزکیہ بھی کہا جاتا ہے- اور علوی اور عباسی خاندان ان کی سیاسی امارت پر متفق ہو گئے-

مقاتل الطالبین ج ۱ ص ۶۳ کے مطابق

حتى لم يشك أحد أنه المهدي، وشاع ذلك له في العامة؛ وبايعه رجال من بني هاشم جميعاً، من آل أبي طالب، وآل العباس، وساير بني هاشم؛ ثم ظهر من جعفر بن محمد قول في أنه لا يملك، وأن الملك يكون في بني العباس

کسی کو شک نہ رہا کہ محمد (بن عبد اللہ) ہی المہدی ہیں اور یہ بات عام مشہور ہوئی اور بنی ہاشم کے مردوں نے بھی ان کی بیعت کی، ال ابو طالب سے، ال عبّاس سے، اور سارے بنو ہاشم نے- پھر (امام) جعفر بن محمد کا قول آیا کہ اس کو حکومت نہیں ملے گی اور بادشاہ بنو عبّاس میں سے ہوں گے

پہلے عباسی خلیفہ السفاح اور محمد بن عبد اللہ میں نہایت اچھے مراسم تھے - یہاں تک کہ محمد بن عبد اللہ المہدی نے اپنی بیٹی زینب بنت محمد بن عبد اللہ المہدی پہلے عباسی خلیفہ ابو العباس عبد اللہ السفاح کے بیٹے سے بیاہ دی تھی- اس طرح محمد بن عبد اللہ المہدی اور السفاح دونوں سمدھی تھے

دوسری طرف ۱۲۵ھ سے ۱۳۳ھ تک بنوامیہ بھی اپس کے جھگڑوں میں پڑ کر کافی کمزور ہو چکے تھے۔ مسلم دنیا میں عوام تبدیلی چاہتے تھے اور وہ بنو عباس کی فوجوں کے خلاف کھڑے نہیں ہوئے۔ اپنے آپ کو بچانے کے لئے خاندان بنوامیہ کے لوگ دمشق سے محفوظ مقامات کی طرف چلے گئے۔ اموی خاندان کے خلاف مخالفین نے سیاہ لباس پہنا اور سیاہ پرچم لہرایا۔ بنو عباس کی معاون فوج مشرق سے خرسان سے کالے جھنڈیوں کے ساتھ آئی اور دمشق پر حملہ آور ہوئی ــ اس نے شہر کو تباہ کر دیا اور اموی خاندان کے باقی ماندہ تمام افراد ہلاک کر دے گئے۔

ابوالعباس السفاح، (بنو عباس کے رہنما) نے محمد بن عبداللہ کی بجائے خود کو خلیفہ قرار دیا اور ایک نیا تصادم شروع ہوا جس پر ہم المہدی کی روایات پر بحث میں تبصرہ کریں گے

ജരുജരു

باب ۲: روایات کا سیاسی پہلو

آمد المہدی لا ریب ہے

مسند امام احمد، سنن ابی داود، مستدرک الحاکم کی روایت ہے[22]

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ – رضى الله تعالى عنه – عَنِ النَّبِيِّ –صلى الله عليه وسلم– قَالَ « لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ إِلاَّ يَوْمٌ لَبَعَثَ اللَّهُ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلأُهَا عَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا

فِطْر بن خلیفه ، الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ سے وہ أَبِي الطُّفَيْلِ سے وہ علی رضی الله عنه سے روایت کرتےہیں که نبی صلی الله علیه وسلم نے فرمایا اگر زمانه (دنیا ختم ہونے) میں ایک بھی دن باقی رہ جائے، تو الله میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی کو بھیجے گا جو اس کو عدل سے بھر دے گا جس طرح یه ظلم سے بھری ہے

اس کی سند میں فطر بن خلیفه المتوفی ۱۳۵ھ ہے- میزان الاعتدال از الذھبی کے مطابق

قال الدارقطنی: لا يحتج به، نہ قابل احتجاج

[22] اس کی تخریج ابن أبي شيبة 15/ 198، مسند أحمد (773)، مسند البزار (493) اور ابن قانع کی "معجم الصحابة" 2/ 259، اور أبو عمرو الداني کی "الفتن" (561)، اور البيهقي کی "الاعتقاد" ص 216، اور البغوي کی "شرح السنة" (4279) میں فطر بن خلیفة کے طرق سے ہوئی ہے
العلامة العظیم آبادي: سنده حسن قوي. شعيب الأرنؤوط کہتے ہیں إسناده صحيح

وقال الجوزجاني: زائغ غير ثقة، راہ سے ہٹا ہوا، غیر ثقہ
وقال احمد خشبي، یہ خشبی تھا

الخشبیہ شیعوں کا گمراہ فرقہ تھا-امام احمد کے مطابق یہ انہی میں سے تھا—یہ لوگ لاٹھیوں سے مخالف کو قتل کرتے تھے-

مسند احمد اور ترمذی[23] کی روایت ہے

23

امام الترمذی اس کی تحسین کرتے ہیں - الذھبی میزان الا عتدال میں کثير بن عبد الله بن عمرو بن عوف بن زيد المزني المدني کے ترجمے میں کہتے ہیں
لا يعتمد العلماء على تصحيح الترمذي.
علماء الترمذی کی تصحیح پر اعتماد نہیں کرتے

ایک روایت کو الترمذی تحسین کہتے ہیں، اس پر الذھبی کہتے ہیں
حسّنه الترمذي، وفي سنده ثلاثة ضعفاء، فعند المحاققه غالب تحسينات الترمذي ضعاف.
الترمذی نے اس کو حسن قرار دیا ہے اور اس کی سند میں تین راوی ضعیف ہیں پس تحقیق والوں کے نزدیک الترمذی کی تحسنات میں اکثر ضعیف ہیں
ابن رجب شرح علل الترمذي میں کہتے ہیں
اعلم أن الترمذي خرج في كتابه الصحيح والحسن والغريب. والغرائب التي خرجها فيها بعض المنكر، ولا سيما في كتاب الفضائل، ولكنه يبيِن ذلك غالباً، ولا أعلم أنه خرج عن متهم بالكذب، متفق على اتهامه بإسناد منفرد، نعم قد يخرج عن سيئ الحفظ، ومن غلب على حديثه الوهن، ويبيِن ذلك غالباً، ولا يسكت عنه
جان لو کہ الترمذی نے اپنی کتاب میں صحیح ، حسن، اور غریب روایات کی تخریج کی ہے اور بعض غرائب اس میں منکر ہیں ... لیکن ان کی انہوں نے وضاحت کی ہے اور میں نہیں جانتا کہ انہوں نے کسی متہم بالکذب راوی سے تخریج کی ہو جس پر اسناد میں انفردیت کے الزام پر اتفاق ہو ہاں انہوں نے خراب حافظے والوں سے تخریج کی ہے اور اس کی وجہ سے حدیث میں کمزوری پر انہوں نے اکثر وضاحت بھی کی ہے اور اس پر خاموش نہیں رہے ہیں

بہت سے علماء حسن حدیث پر اعتراض کرتے ہیں مثلا غازی عزیر کتاب ضعیف احادیث کی معرفت اور ان کی شرعی حثیت میں صفحہ ۵۸ ، ۸۹ پر لکھتے ہیں

حدثنا عبد الله حدثني أبي حدثنا عمر بن عبيد الطنافسي عن عاصم بن أبي النجود عن زر بن حبيش عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : لا تنقضي الأيام ولا يذهب الدهر حتى يملك العرب رجل من أهل بيتي يواطئ اسمه اسمي

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ؛ کہ دن پورے نہیں ہوں گے نہ زمانہ ختم ہو گا ، یہاں تک کہ میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص عرب پر حکومت کرے ،جس کا نام وہی ہو گا جو میرا ھے

سنن ابی داود میں یہ بھی ہے کہ میرے اھلِ بیت میں سے ایک شخص اٹھے گا
مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي

جس کا نام وہی ہو گا جو میرا ھے اور اس کے باپ کا نام بھی وہی ہو گا جو میرے باپ کا ھے

اس کی سند میں عاصم بن بهدلة بن أبي النجود الأسدي المتوفی ۱۲۸ھ ہیں[24]. کتاب میزان الاعتدال از الذہبی کے مطابق

محض تعدد طرق کی بنیاد پر ضعف کی نوعیت کی تقید کے بغیر ایسا کوئی بھی دعوی کرنا کہ اگر کوئی حدیث متعدد طرق سے آئی ہو تو اس کا ہر طرق دوسرے طرق کو تقویت پہنچاتا ہے یا بحثیت مجموعی وہ ضعیف کے درجہ سے اوپر اٹھ کر حسن کے مرتبہ کو پہنچ جاتی ہے جو عند المحدثین مقبول اور معمول بہ ہوتا ہے انتہائی غیر محتاط بلکہ مہلک بات ہے - علمائے متاخرین میں سے بیشتر مولفین نے اسی بارے میں ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی خطا کی ہے - کیونکہ اگر کوئی حدیث راوی کے کذب یا فسق کے سبب ضعیف ہو تو خواہ اس سے مماثلت رکھنے والے کتنے ہی طرق کیوں نہ موجود ہوں وہ قوت ضعف کے باعث ایک دوسرے کے لئے تقویت کا باعث نہیں ہوتے بلکہ ضعف کو مزید مؤکد کرتے ہیں

[24] حدیث میں ان کا مقام کچھ یوں ھے کہ ابن عدی کامل میں اور ذھبی میزان الاعتدال میں رقمطراز ھیں کہ ' عاصم قرات میں تو مسلم ھیں مگر حدیث میں قابلِ تسلیم نہیں اگرچہ یہ سچے ھیں مگر حدیث میں انہیں وھم ھوتا ھے، ابن خراش کہتے ھیں ان کی احادیث منکر ھوتی ھیں، امام الرجال یحی القطان فرماتے ھیں مین نے جتنے بھی عاصم نام کے افراد دیکھے ھیں ان سب کا حافظہ خراب پایا، امام ذھبی فرماتے ھیں،،ا گرچہ امام بخاری و مسلم نے بھی ان سے روایتیں لی ھیں مگر سب استشہاد کے طور پر،،دلیل کے طور پر کوئی بھی نقل نہیں

ابن علیہ کہتے ہیں كل من كان اسمه عاصم سيء الحفظ ہر عاصم نام کا شخص برے حافظے کا مالک ہے، ابن خراش کہتے ہیں حديثه نكرة ان کی حدیث میں نکارت ہے، دارقطنی کہتے ہیں في حفظه شيء ان کا حافظہ میں کوئی چیز (خراب) ہے- تہذیب التہذیب کے مطابق، ابن سعد کہتے ہیں كان ثقة إلا أنه كان كثير الخطأ یہ ثقہ تھے لیکن بہت غلطیاں بھی کرتے تھے-

کتاب الکواکب النیرات فی معرفة من الرواة الثقات از ابن الکیال (المتوفى: 929ھ) کے مطابق

قال ابن قانع: قال حماد بن سلمة: خلط عاصم في آخر عمره

ابن قانع کہتے ہیں: حماد بن سلمة کہتے ہیں: عاصم آخری عمر میں اختلاط میں مبتلا تھے

عاصم آخری عمر میں اختلاط کا شکار تھے- سن ۱۴۵ھ میں محمد بن عبد اللہ بن حسن کی بیعت مدینہ میں ہوئی تھی لگتا ہے عاصم کو حالت اختلاط میں یہ خبر پہنچی اور مدینہ کی ہیڈ لائن خبر حدیث رسول بن گئی- زر بن حبیش سے یہ روایت صرف عاصم ہی روایت کرتے ہیں-

سنن ابو داود[25] میں ہے

فرمائی،ابن سعد کہتے ھیں اگرچہ ثقہ ھیں مگر حدیث مین غلطیاں کرتے ھیں، امام ابو حاتم رازی لکھتے ھیں وہ اس لائق نہیں کہ انہیں ثقہ کیا جائے،میزان الاعتدال،غالباً یہی وجہ ھے کہ امام بخاری و مسلم نے ان سے یہ روایت نہیں لی ورنہ عاصم کے علاوہ اس کے سارے راوی ثقہ ھیں،،اس لیئے یہ روایت محدثین کے معیار پر پوری نہیں اترتی،، بلکہ بقول ابن خراش منکر حدیث ھے اور بقول ابی حاتم ضعیف ھے
عبد العليم البستوي نے كتاب الاحاديث الواردة في المهدي في ميزان الجرح والتعديل میں ترمذی کی سند کو حسن روایت قرار دیا ہے اور ابو داود کو صحیح لغیرہ قرار دیا ہے جبکہ دونوں کا دارومدار عاصم پر ہے

25 کہا جاتا ہے کہ ابو داود نے رسالة أبي داود إلى أهل مكة وغيرهم في وصف سننه (اہل مکہ کے لئے اپنے خط) میں کہا تھا
وَمَا كَانَ فِي كتابي من حَدِيث فِيهِ وَهن شَدِيد فقد بَينته
پس میری کتاب میں جس حدیث میں شدید کمزوری ہے اس کی میں نے وضاحت کر دی ہے
چونکہ انہوں نے المہدی کی روایات پر وضاحت نہیں کی لہذا وہ صحیح ہیں – لیکن علماء نے ان کی بات غیر واضح ہونے پر قبول نہیں کی اور البانی صاحب نے باقاعدہ ضعیف سنن ابی داود

قَالَ أَبُو دَاوُدَ حُدِّثْتُ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ – رضى الله عنه – وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ –صلى الله عليه وسلم– وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ يُشْبِهُهُ فِى الْخُلُقِ وَلاَ يُشْبِهُهُ فِى الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً يَمْلأُ الأَرْضَ عَدْلاً

أَبِي إِسْحَاقَ کہتے ہیں علی نے کہا، اور اپنے بیٹے حسن کی طرف دیکھا، پس کہا میرا یہ بیٹا سردار ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام رکھا اور جلد اس کے صلب سے ایک آدمی نکلے گا جس کا نام نبی کے نام پر ہو گا اور اخلاق میں ان کے مشابہ ہو گا لیکن تخلیق میں الگ، پھر زمین کو عدل سے بھرنے کا قصہ ذکر کیا

المزی کتاب تہذیب الکمال میں ابی اسحاق السبیعی کے ترجمہ میں کہتے ہیں

وعلي بن أبي طالب د وقيل لم يسمع منه وقد رآه

کے نام سے کتاب تالیف کی - کتاب سير أعلام النبلاء (13/ 214 _ 215) از الذہبی اور توضيح الأفكار لمعاني تنقيح الأنظار کے مطابق ابو داود نے

ثم يليه ما ضعف إسناده لنقص في حفظ راويه فمثل هذا يمشيه أبو داود ويسكت عنه غالبا
ان سے بھی روایت کی ہے جن کے حافظے میں نقص ہے لیکن ابو داود سکوت کر گئے ہیں
ابو غدہ عبد الفتاح ، تعلق رسالة أبي داود إلى أهل مكة وغيرهم في وصف سننه، مکتبہ مطبوعات الاسلامیہ میں لکھتے ہیں کہ ابو داود متروک سے روایت کر کے بھی خاموشی سے گزر جاتے ہیں ، مبہم راوی پر بھی سکوت کرتے ہیں بعض دفعہ راوی پر جرح مشہور ہوتی ہے اس پر بھی سکوت کرتے ہیں اور بعض دفعہ شاید بھول جاتے ہیں-

مصنف کی تحقیق
حیرت کی بات ہے کہ بہت سے راوی ہیں جن سے روایت لینے سے وہ اپنے شاگرد الاجری کو منع کرتے ہیں لیکن خود سنن میں اس سے روایت کرتے ہیں اور سکوت بھی ! مثلا محمد بن یوسف الکدیمی ، ابان بن ابی عیاش ، شعیب بن ایوب، حسین بن علی بن الاسود ، محمد بن عاید الدمشقی، ہشام بن عبد الملک، ابراہیم بن العلاء الضحاک. ان راویوں میں سے صرف ایک دفعہ ہاشم بن عبد الملک کی ایک روایت پر وضاحت کرتے ہیں- دیکھیے سوالات الاجری للامام ابی داود

علی بن ابی طالب (ابی داود میں روایت) اور کہا جاتا ہے انہوں نے صرف علی کو دیکھا
عون المعبود کے مطابق

قال المنذري هذا منقطع أبو إسحاق السبيعي رأى عليا عليه السلام رؤية

المنذری کہتے ہیں یہ منقطع ہے ابو اسحاق السبیعی نے علی علیہ السلام کو دیکھا

ان دونوں روایات میں واضح طور پر المہدی کا نام محمد بن عبد اللہ کہا گیا ہے، جو محمد بن عبد اللہ بن حسن بن حسن بن علی کی طرف اشارہ ہے - دونوں متکلم فیہ راوی عاصم بن بھدلہ اور فطر بن خلیفہ نے ان کا زمانہ پایا ہے - دائرۂ معارف الاسلامی ترجمہ محمد بن عبد اللہ، ص ۳۳۱ کے مطابق محمد بن عبد اللہ دراز قد، تنومند اور سانولے تھے اور خلیفہ ابو جعفر المنصور طنزاً ان کو سیاہ فام کہتا تھا - اسی لئے کہا جا رہا ہے کہ ان کا نام نبی کے نام جیسا ہو گا لیکن ان کی تخلیق الگ ہو گی ـ

المہدی کا نسب

ابن ماجہ کی روایت ہے[26]

حَدَّثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّىُّ حَدَّثَنا أَبُو الْمَلِيحِ الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ عَنْ زِيَادِ بْنِ بَيَانٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ –صلى الله عليه وسلم– يَقُولُ « الْمَهْدِىُّ مِنْ عِتْرَتِى مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ ». قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَسَمِعْتُ أَبَا الْمَلِيحِ يُثْنِى عَلَى عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ وَيَذْكُرُ مِنْهُ صَلاَحًا.

سعید بن مسیب کہتے ہیں میں ام سلمه رضی الله عنہا کے پاس تھا که امام مہدی کا ذکر آیا تو ام سلمه نے فرمایا :میں نے رسول الله صلی الله علیه وسلم سے سنا ہے که آپ نے فرمایا که مہدی فاطمه کی اولاد میں سے ہوگا

---

[26]

عبد العليم البستوي كتاب الاحاديث الواردة في المهدي في ميزان الجرح والتعديل میں اس کا ذکر کر کے اس کو حسن کہتے ہیں اور دعوی کرتے ہیں کہ محدثین کو
لم يجدوا علةً قادحةً واضحةً في هذا الحديث
اس حدیث میں کوئی واضح قابل ضرب علت نہیں ملی
البستوي کی تحقیق کی بنیاد پر کتاب مہدی علیہ السلام سے متعلق صحیح عقیدہ میں عبد الہادی عبد الخالق مدنی روایت پیش کرتے ہیں اور حسن قرار دیتے ہیں
ابن قیم (المنار المنيف) میں لکھتے ہیں کہ : یہ حدیث حسن ہے ، اور اس جیسی اسناد کی حدیث کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ یہ صحیح ہے
ورواه الإمام أحمد باللفظين ورواه أبو داود من وجه آخر عن قتادة عن أبي الخليل عن عبد الله بن الحارث عن أم سلمة نحوه ورواه أبو يعلى الموصلي في مسنده من حديث قتادة عن صالح أبي الخليل عن صاحب له وربما قال صالح عن مجاهد عن أم سلمة والحديث حسن ومثله مما يجوز أن يقال فيه: "صحيح
سنن ابو داوود 373/11سنن ابن ماجہ 2/ 1368 البانی نے اسے صحیح الجامع میں صحیح قرار دیا ہے۔ حدیث نمبر 6734۔ دے دیا ہے
اس کے برعکس متقدمین و سلف کے محدثین نے تو یہ یہ کہا ہے
قال البخاري [التاريخ الكبير 1171]: ((في إسناده نظر)). اهـ وقال العقيلي في حديث علي بن نفيل هذا [الضعفاء الكبير 1257]: ((لا يتابع عليه ولا يعرف إلاَّ به)). اهـ وقال ابن عدي [الكامل 697]: ((والبخاري إنما أنكر من حديث زياد بن بيان هذا الحديث، وهو معروفٌ به)). اهـ وقال الجورقاني [الأباطيل 298]: ((هذا حديث منكر)). اهـ وقال ابن الجوزي [العلل المتناهية 379/2]: ((وهو كلام معروف من كلام سعيد بن المسيب، والظاهر أن زياد بن بيان وهم في رفعه)). اهـ وقال الذهبي [ميزان الاعتدال 2927]: ((زياد بن بيان لم يصح حديثه)).

اس روایت میں ہے محمد بن عبد اللہ المہدی کا فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسل سے ہو گا–یہ روایت بھی ساری نگاہیں النفس الزکیہ محمد بن عبد اللہ المہدی کی طرف مرتکز کرتی ہیں، کیونکہ وہ حسن رضی اللہ عنہ کی نسل سے ہیں- حسن، فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے تھے-

اس کی سند میں زِیَادِ بْنِ بَیَان ہے جو ضعیف ہے- ابن حبان المجروحین ج ۱ ص ۳۰۷ پر لکھتے ہیں

زياد بن بيان سمع علي بن نفيل في إسناده نظر.

زیاد بن بیان نے علی بن نفیل سے سنا اس کی سند محل نظر ہے

امام بخاری تاریخ الکبیر میں زِیَادِ بْنِ بَیَان کے لئے کہتے ہیں

سمع علي بن نفيل جد النفيلي سمع سعيد بن المسيب عن ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم: المهدى حق وهو من ولد فاطمة، قال أبو عبد الله: في اسناده نظر

اس نے علی بن نفیل جد النفیلی سے سنا، سعید بن المسیب سے سنا، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ام سلمہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا المہدی حق ہے فاطمہ کی اولاد میں سے –امام بخاری کہتے ہیں اس کی سند محل نظر ہے[27]

---

[27] كتاب من قال فيه البخاري فيه نظراز أبو ذر عبد القادر بن مصطفى بن عبد الرزاق المحمدي کے مطابق السيوطی كتاب تدريب الراوي میں وضاحت کرتے ہیں
تنبيهات الأول البخاري يطلق فيه نظر وسكتوا عنه فيمن تركوا حديثه پہلی تنبیہ بخاری اگرکسی راوی پر فيه نظر کا اطلاق کریں اور سكتوا عنه کہیں تو مراد حدیث ترک کرنا ہے
كتاب التنكيل از الشيخ المعلمي کے مطابق وكلمة فيه نظر معدودة من أشد الجرح في اصطلاح البخاري، اور کلمہ فیہ نظر بخاری کی شدید جرح کی چند اصطلاح میں سے ہے
اللكنوي كتاب الرفع والتكميل في الجرح والتعديل میں اس پر کہتے ہیں
فيه نظر: يدل على أنه متهم عنده ولا كذلك عند غيره
فیہ نظر دلالت کرتا ہے کہ راوی بخاری کے نزدیک متہم ہے اور دوسروں کے نزدیک ایسا نہیں
عبد العليم البستوي نے كتاب الاحاديث الواردة في المهدي في ميزان الجرح والتعديل میں اس کو حسن قرار دیا ہے

چونکہ یہ خطرہ پیش نظر تھا کہ کہیں بنو عباس اقتدار پر قبضہ نہ کر لیں وضاحت ضروری تھی کہ وہ کسی بھی طرح قابل قبول نہیں چناچہ یہ روایت دیکھیں

ابن ماجہ کی روایت ہے

حَدَّثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ الْيَمَامِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ –صلى الله عليه وسلم– يَقُولُ نَحْنُ وَلَدَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَنَا وَحَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَجَعْفَرٌ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِىُّ

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہم عبد المطلب کی اولاد اہل جنت کے سردار ہیں میں ، حمزہ، علی ، جعفر ، حسن ، حسین اور المہدی

اس روایت کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس اور ان کی اولاد کو جنت کے سرداروں کی لسٹ سے نکال دیا- یہ پیش بندی اس لئے کی گئی کہ کہیں بنو عباس اقتدر پر خود قبضہ نہ جما لیں-

اس روایت کی سند میں عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ الْيَمَامِيِّ ہے- الذھبی کتاب میزان الاعتدال میں اس کے لئے کہتے ہیں لا يدرى من هو میں نہیں جانتا کون ہے—ابن حجر تقريب التہذيب میں کہتے ہیں

علي بن زياد اليمامي عن عكرمة بن عمار عن إسحاق بن عبدالله بن أبي طلحة عن أنس حديث نحن ولد عبدالمطلب سادة أهل الجنة الحديث روى حديثه ابن ماجة عن هدبة بن عبد الوهاب عن سعد بن عبدالحميد بن جعفر عنه والصواب أنه عبدالله بن زياد فقد ذكره البخاري

علی بن زیاد الیمامی، عکرمہ بن عمار سے وہ إسحاق بن عبداللہ بن إبی طلحہ سے وہ إنس سے روایت کرتے ہیں کہ ہم اہل جنت کے سردار ہیں حدیث ابن ماجہ روایت کرتے ہیں… اور صواب ہے کہ یہ عبد اللہ بن زیاد ہے پس اس کا امام بخاری نے ذکر کیا ہے

اس کے بعد ابن حجر کہتے ہیں

قلت: هو أبو العلاء عبدالله بن زياد فلعله كان في الاصل ثنا أبو العلاء بن زياد فتغيرت فصارت علي بن زياد وعبد الله بن زياد هذا ذكره البخاري فقال منكر الحديث ليس بشيء ولم يذكر ابن أبي حاتم فيه جرحا وذكره ابن حبان في الطبقة الرابعة من الثقات وروى أيضا عن علي بن زيد بن جدعان وهشام بن عروة وغيرهما وروى عنه أيضا صالح بن عبد الكبير الحبحابي وغيره وذكره العقيلي في الضعفاء

میں کہتا ہوں یہ ابو العلاء عبد اللہ بن زیاد اور ہو سکتا ہے کہ اصل میں ہو ثنا ابو العلاء بن زیاد جو بدل کر علی بن زیاد ہو گیا اور عبد اللہ بن زیاد کا بخاری نے ذکر کیا ہے جو منکر الحدیث ہے کوئی شے نہیں اور ابن ابی حاتم نے اس پر کوئی جرح نہیں کی اور اس کا ابن حبان نے ذکر کیا ہے چوتھے طبقہ میں ثقات میں اور... اس کا ذکر العقیلی نے الضعفاء میں کیا ہے

تہذیب الکمال از المزی کی روایت ہے

وَقَال داود بْن عَبد اللَّه الجعفري، عن الدَّراوَرْدِيّ، عن ابن أخي الزُّهْرِيِّ: تجالسنا بالمدينة أنا وعبد اللَّه بْن حسن فتذاكرنا المهدي، فقال عَبد اللَّه بْن حسن: المهدي من ولد الْحَسَن بْن علي. فقلت: يأبى ذاك علماء أهل بيتك. فقال عَبد اللَّه: المهدي والله من ولد الْحَسَن بْن علي ثم من ولدي خاصة.

ابن أخي الزُّهْرِيِّ نے کہا: ہم اور عبد اللہ بن حسن مدینہ میں ایک مجلس میں بیٹھے تھے ہم نے المہدی کا ذکر کیا پس عبد اللہ بن حسن نے کہا المہدی اولاد حسن بن علی میں سے ہے—میں نے کہا: یہ علماء رد کرتے ہیں کہ وہ اپ کے اہل بیت میں سے ہے- پس عبد اللہ نے کہا اللہ کی اسم المہدی اولاد حسن بن علی میں سے ہے خاص کر میرے والد سے ہے

قابل غور ہے کہ مدینہ کے علماء اس کے انکاری تھے کہ مہدی حسن رضی اللہ عنہ کے خاندان سے ہے یا اہل بیت میں سے ہے

المہدی کی رات میں اصلاح

ابن ماجہ اور مسند احمد کی روایت ہے

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا يَاسِينُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ –صلى الله عليه وسلم– الْمَهْدِىُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللَّهُ فِى لَيْلَةٍ

إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ اپنے باپ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ سے روایت کرتےہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا المہدی ہمارے اہل بیت سے ہیں، اللہ ان کی اصلاح رات میں کرے گا[28]

اس روایت کی سند میں یاسین بن شیبان العجلی ہے- ابن حبان کتاب المجروحین میں کہتے ہیں

ياسين العجلى: شيخ من أهل الكوفة يروى عن إبراهيم بن محمد بن الحنفية، روى عنه أهل الكوفة، منكر الحديث

یاسین العجلی ایک کوفی بڈھا،ابراہیم بن محمد بن الحنفیۃ سے روایت کرتا ہے اور اس سے کوفہ والے، منکر الحدیث ہے

الکامل از ابن عدی میں بھی یہ روایت بیان ہوئی ہے

قال بن يمان سمعت سفيان يسأل ياسين عن هذا الحديث وياسين العجلي هذا يعرف بهذا الحديث المهدي

ابن یمان کہتے ہیں میں نے سفیان سے سنا، یاسین کی اس روایت پر اس سے سوال کرتے اور یاسین اس روایت سے جانا جاتا تھا

---

28 ابن كثير كا بيان ہے كہ: يعنى الله تعالى اس كى توبہ قبول كرے گا اور اسے توفيق دے گا اور اسے الہام اور رشد وہدايت سے نوازے گا پہلے وہ اس طرح نہ تھا۔ (كتاب النہاية الفتن والملاحم 29/1 تحقيق طہ زينى)

بخاری اس روایت کو تاریخ الکبیر میں بیان کر کے کہتے ہیں فیہ نظر یہ محل نظر ہے- ابن الجوزی اس روایت کو العلل المتناہیۃ فی الأحادیث الواہیۃ میں ذکر کرتے ہیں اور اس طرح ایک واہیات روایت قرار دیتے ہیں-[29]

مختار الثقفی کا فرقہ جو المختاریہ یا کیسانیہ کہلاتا ہے مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ کی امامت کا اور ان کے المہدی ہونے کا قائل تھا- ان کے مطابق محمد، مدینہ کے پاس الرضوی[30] کے پہاڑوں میں چھپے ہیں - محمد بن الحنفیہ، علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے اور ان کی بیوی الحنفیہ کے بطن سے تھے لہٰذا بنی فاطمہ میں سے

29

قال ابن عدي: ((وياسين العجلي هذا يُعرف بهذا الحديث)). وقال الدارقطني [تعليقاته على المجروحين 414]: ((ولا أعلم له مسنداً غيره)). وقال المزي: ((ولا أعلم له حديثاً غير هذا))
ابن عدی نے کہا – یاسین اس حدیث کی وجہ سے جانا جاتا ہے اور دارقطنی نے کہا : میں اس کی اس کے علاوہ کوئی مسند روایت نہیں جانتا اور المزی نے کہا میں اس حدیث کے سوا اس کی کوئی حدیث نہیں جانتا
مسند احمد 58/2 حدیث نمبر 645 تحقیق احمد شاکر کا کہنا ہے کہ:اس کی سند صحیح ہے، سنن ابن ماجہ 1367/2 البانی نے صحیح الجامع الصغیر میں صحیح کہا ہے حدیث نمبر 6735
عبد الهادی عبد الخالق مدنی نے کتاب مہدی علیہ السلام سے متعلق صحیح عقیدہ میں اس کو حسن لذاتہ قرار دیا ہے - راقم کہتا ہے یہ دھوکہ ہے یہ روایت ضعیف ہے حسن نہیں اور کتاب کا عنوان کیسا ہے اہل سنت کے نزدیک تو انبیاء کے ناموں کے ساتھ سلام لکھا جاتا ہے – مہدی کے نام کے ساتھ سلام لکھا شیعیت کا اظہار ہے
عبد العليم البستوي كتاب المهدي المنتظر في ضوء الأحاديث والآثار الصحيحة میں اس کو صحیح /حسن قرار دیا ہے اور امام بخاری کی مشہور جرح فيه نظر کو جرح غیر مفسر کہا ہے ! یہ علم جرح و تعدیل میں کسی دھماکے سے کم نہیں
البستوی کہتے ہیں :
ومع ذلك فهو جرحٌ غير مفسّر، ولم أجد مَن فسّر وجهة نظره. فلا يمكن تضعيف الحديث من أجله
اور اس کے ساتھ یہ جرح غیر مفسر ہے مجھے اس کی تفسیر نہیں ملی پس اس بنا پر اس حدیث کی تضعیف ممکن نہیں
راقم کہتا ہے یہ دھوکہ ہے – دجل ہے

30

رضوی ، تهامة کے پہاڑوں میں سے مکّہ سے مدینے کے رستے میں آتا ہے

نہیں تھے۔اس روایت میں کہا جا رہا ہے کہ انہوں نے اپنے منہ سے اپنے مہدی ہونے کا انکار کیا کیونکہ انہوں نے خود کہا مہدی اہل بیت میں سے ہے ورنہ کہتے میں مہدی ہوں۔

محمد بن عبد اللہ المہدی ہکلا تھا

کتاب الفتن از نعیم بن حماد کی روایت ہے

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، وَرِشْدِينُ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَ الْمَهْدِيَّ فَذَكَرَ ثِقْلًا فِي لِسَانِهِ، وَضَرَبَ بِفَخِذِهِ الْيُسْرَى بِيَدِهِ الْيُمْنَى إِذَا أَبْطَأَ عَلَيْهِ الْكَلَامُ، «اسْمُهُ اسْمِي، وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمُ أَبِي»

أبي الطُّفَيْلِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے المہدی کا وصف بیان کیا تو اس کی زبان میں ثقل کا ذکر کیا کہ یہ اپنی بائیں ران پر سیدھے ہاتھ سے ضرب لگاتا ہو گا جب اس پر کلام ادا کرنا مشکل ہو اس کا نام میرے نام پر اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہو گا

مقاتل الطالبین از کی روایت ہے

أخبرني عمر بن عبدالله، قال: حدثنا عمر بن شبة، قال: حدثني عبدالله بن نافع، قال: حدثني إبراهيم بن علي الرافعي من ولد أبي رافع، قال: كان محمد تمتاما، فرأيته على المنبر يتلجلج الكلام في صدره فيضرب بيده عليه يستخرج الكلام.

ابي رافع کی اولاد میں سے إبراہیم بن علی الرافعی نے خبر دی کہ محمد بن عبد اللہ.. کو منبر پر دیکھا اس پر کلام ادا کرنا مشکل ہوتا تھا پس وہ سینے پر ہاتھ مارتا کہ کلام باہر نکلے

یعنی محمّد بن عبد اللہ ہکلاتا تھا اور جسم کے حصوں پر ہاتھ مارتا جب وہ صحیح بول نہ پاتا

المھدی کا حلیہ مبارک

تاریخ طبری کے مطابق: إخبرني عمر بن عبداللہ قال. حدثنا عمر بن شبۃ قال. حدثنا علی بن إسماعیل المیثمی قال طیف براس محمد فی طبق إبیض، فرایتہ آدم إرقط.

علی بن إسماعیل المیثمی نے کہا محمد کا سر ایک سفید طبق میں دیکھا تو میں نے دیکھا وہ کالا (یا منہ پر نشانوں والا) آدمی تھا

طبقات ابن سعد کے مطابق

وكان رجلا أحزم، قد أثر الجدري في وجهه

محمد مستقل مزاج تھے اور ان کے چہرے پر چیچک کے نشان تھے

مستدرک الحاکم اور ابو داود کی روایت ہے[31]

حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ تَمَّامِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ –صلى الله عليه وسلم– « الْمَهْدِىُّ مِنِّى أَجْلَى الْجَبْهَةِ أَقْنَى الأَنْفِ يَمْلأُ الأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ

ابو سعید الخدری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا المہدی ہم میں سے ہے، کشادہ پیشانی والا ، کھڑی ناک والا، زمین کو قسط و عدل سے بھر دے گا جیسا یہ ظلم و جور سے بھری ہو گی ، سات سال حکومت کرے گا

اس روایت میں بصریوں کا تفرد ہے کیونکہ قتادہ ان کے استاد اور شاگرد سب بصری ہیں- اس روایت میں ایک راوی عمران القطان (المتوفی ١٦٠ سے ١٧٠ ھ کے درمیان) ہیں- تاریخ یحیٰی ابن معین کے مطابق

سمعت يحيى يقول عمران القطان كان يرى رأي الخوارج ولم يكن داعية

الدوری کہتے ہیں یحیٰی کہتے ہیں عمران القطان خوارج کی رائے رکھتا تھا لیکن داعی نہیں تھا

---

31 عبد العليم البستوي نے كتاب الاحاديث الواردة في المهدي في ميزان الجرح والتعديل ميں اس کو حسن قرار دیا ہے- اور عبد الهادى عبد الخالق مدنى نے كتاب مہدی علیہ السلام سے متعلق صحیح عقیدہ میں اس کو حسن قرار دیا ہے

الذھبی کتاب سیر الاعلام النبلاء میں اس راوی کے لئے لکھتے ہیں يزيد بن زريع: كان عمران القطان حروري ، یزید بن زریع کہتے ہیں کہ عمران القطان، حروري[32] تھا

ابن معین یہ بھی کہتے ہیں

سمعت يحيي يقول عمران القطان ليس بشئ قلت هو أحب إليك أو أبو هلال قال أبو هلال

الدوری کہتے ہیں یحیٰ کہتے ہیں عمران القطان کوئی چیز نہیں میں نے پوچھا آپ کو کون زیادہ پسند ہے؟ ابو ہلال یا یہ؟ کہا ابو ہلال

تہذیب التہذیب کے مطابق نسائی کہتے ہیں ليس بالقوي قوی نہیں ہے - تہذیب الکمال کے مطابق ابو داود کہتے ہیں

ضعيف أفتى في أيام إبراهيم ابن عبدالله بن حسن بفتوى شديدة فيها سفيك دماء

ضعیف ہے اس نے ابراہیم بن عبد اللہ بن حسن کے خروج کے وقت ایک سخت فتوی دیا تھا جس میں خون خرابہ تھا

قارئین آپ دیکھ سکتے ہیں ابو داود اس راوی کو ضعیف کہتے ہیں لیکن سنن میں اس کو واضح نہیں کرتے لہذا یہ بات کہ المہدی کی روایات ان کے نزدیک صحیح ہیں درست نہیں ہے -

اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ عباسیوں نے محمّد بن عبد اللہ بن حسن کو دھوکہ دیا کہ بنو امیہ کے خلاف متحدہ محاذ اگر کامیاب ہوا تو وہ محمد بن عبد اللہ کو خلیفہ بنائیں گے - عباسیوں کے ہمدرد ابو مسلم الخرسانی کا لشکر خراسان سے نکلا اور انہوں نے دمشق پر بنو امیہ کا اقتدار ختم کیا، لیکن عباسیوں نے وعدہ خلافی کی اور خود خلیفہ بن گئے - عبد اللہ بن حسن (المہدی کے والد)، محمد کے سفیر بن کر ابو

[32] الحروریہ خوارج کا ایک فرقہ تھا- مصنف کے خیال میں عمران خارجی نہیں بلکہ محمد بن عبد اللہ کا حامی تھا لیکن چونکہ اس نے قتل عام کا فتوی دے کر خوارج والی رائے اختیار کر لی تھی-

جعفر المنصور سے بھی ملے لیکن صورت حال تبدیل نہیں ہوئی حتی کہ ان دونوں گروہوں میں آپس میں ٹھن گئی اور آخر کار ابو جعفر المنصور کے دور میں محمد بن عبد اللہ اور ان کے بھائی ابراہیم بن عبد اللہ بن حسن بن حسن بن علی نے خروج کیا- ابراہیم نے اپنے خروج کے وقت، عمران القطان سے قتل کا فتوی طلب کیا جو اس نے دیا-

مسند ابی یعلی کی ایک روایت میں یزید بن زریع کے الفاظ نقل ہوئے ہیں

قال يزيد : وكان عمران حروريا ، وكان يرى السيف على أهل القبلة ، وكان إبراهيم لما خرج إلى البصرة فطلب الخلافة ولاه خراج الفرات ، قال وكان إبراهيم استفتاه في شيء فأفتاه عمران فيه بفتيا ، فأفتى إبراهيم رجالا يقول عمران : قتلوا كلهم

یزید بن زریع کہتے ہیں عمران القطان حروری تھا اور اہل قبلہ پر تلوار دراز کرنے کا قائل تھا، اور ابراہیم بن عبد اللہ نے جب بصرہ میں خلافت طلب کرنے پر خروج کیا... تو انہوں نے عمران سے فتوی مانگا ، پس عمران القطان نے فتوی دیا اور ابراہیم نے اپنے لوگوں کو عمران کے فتوی کے تحت کہا سب کو قتل کر ڈالو!

ابن حجر، تہذیب التہذیب میں عمران القطان کے ترجمے میں لکھتے ہیں

قال يزيد كان إبراهيم يعني بن عبد الله بن حسن لما خرج يطلب الخلافة استفتاة عن شيء فأفتاه بفتيا قتل بها رجال مع إبراهيم انتهى وكان إبراهيم ومحمد خرجا على المنصور في طلب الخلافة لأن المنصور كان في زمن بني أمية بايع محمدا بالخلافة فلما زالت دولة بني أمية وولي المنصور الخلافة تطلب محمدا ففر فالح في طلبه فظهر بالمدينة وبايعه قوم وأرسل أخا إبراهيم إلى البصرة فملكها وبايعه قوم فقدر إنهما قتلا وقتل معهما جماعة كثيرة وليس هؤلاء من الحرورية في شيء

یزید بن زریع کہتے ہیں کہ ابراہیم بن عبد اللہ بن حسن جب طلب خلافت کے بصرہ میں نکلا تو اس نے فتوی مانگا کسی بات پر، پس عمران کے اس فتوی کے مطابق ابراہیم کے لوگوں نے قتل کیا انتھی اور ابراہیم اور محمد دونوں نے المنصور سے طلب خلافت کیا، کیونکہ منصور نے بنو امیہ کے دور میں محمد بن

عبداللہ کی بیعت کی تھی، پس جب بنو امیہ کی خلافت ختم ہوئی منصور اقتدار پر آیا تو محمد کو پکڑنا چاہا لیکن محمد مفرور ہو گیا پھر مدینہ میں ظاہر ہوا اور ایک قوم نے اس کی بیعت کی اور اپنے بھائی ابراہیم کو بصرہ بھیجا جس کو اس نے کنٹرول حاصل کیا اور ایک قوم نے وہاں اس کی بیعت کی اور ان لوگوں نے قتال کیا اور قتل کیا، اور اس سب کا تعلق حروری (فرقہ) سے نہیں

ابن العبری کتاب المختصر فی اخبار البشر میں لکھتے ہیں

ثم دخلت سنة خمس وأربعين ومائة فيها ظهر محمد بن عبد الله بن الحسن ابن الحسن بن علي بن أبي طالب، واستولى على المدينة، وتبعه أهلها، فأرسل المنصور ابن أخيه عيسى بن موسى إِليه، فوصل إِلى المدينة، وخندق محمد ابن عبد الله على نفسه، موضع خندق رسول الله صلى الله عليه وسلم للأحزاب، وجرى بينهما قتال، آخره أن محمد بن عبد الله المذكور، فتل هو وجماعة من أهل بيته وأصحابه، وانهزم من سلم من أصحابه، وكان محمد المذكور، سميناً أسمر شجاعاً، كثير الصوم والصلاة، وكان يلقب المهدي، والنفس الزكية، ولما قتل محمد، أقام عيسى بن موسى بالمدينة أياماً، ثم سار عنها في أواخر رمضان يريد مكة معتمراً.

پھر سن ۱۴۵ آیا جس میں محمد بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب ظاہر ہوئے اور مدینہ پر متولی ہوئے اور ان کے اہل نے ساتھ دیا، پس المنصور نے اپنے بھتیجے عیسیٰ بن موسیٰ کو مدینہ (بغاوت کچلنے کے لئے) بھیجا- محمد بن عبداللہ نے بذات خود انہی مقامات پر خندق کھودی، جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خندق میں کھودی تھی- اور وہاں قتال شروع ہوا، پس وہ اور ایک جماعت ان کے اہل بیت اور اصحاب کے ساتھ قتل ہوئے ... اور محمد المذکور بہت بہادر، کثرت صوم وصلاہ والے تھے اور ان کا لقب المہدی تھا اور النفس الزکیہ اور جب محمد قتل ہو گئے تو عیسیٰ بن موسیٰ نے کئی دن مدینہ میں گزارے پھر رمضان کے آخر میں مکہ عمرہ کرنے گئے-

سوالات الاجری کے مطابق ابو داود نے کہا

وكان سفيان يتكلم في عبد الحميد بن جعفر لخروجه مع محمد بن عبد الله بن حسن وسفيان يقول وان مر بك المهدي وأنت في البيت فلا تخرج اليه حتى يجتمع الناس

سفیان الثوری نے عبدالحمید بن جعفر سے ان کے محمد بن عبد اللہ بن حسن کے ساتھ خروج پر کلام کیا اور سفیان الثوری نے کہا کہ اگر تمہارے پاس المہدی کا گزر ہو تو گھر سے نہ نکلنا جب تک کہ لوگ جمع نہ ہو جائیں

سفیان الثوری کے یہ الفاظ کسی آنے والے المہدی کے لئے نہیں بلکہ محمد بن عبد اللہ کے لئے ہیں جس نے ۱۴۵ھ میں خروج کیا تھا۔

الغرض عمران القطان، محمد اور ابراہیم کے خاص مفتی تھے اور ان کے حق میں فتوے دیتے تھے امام ابو داود اس روایت کو سنن میں نقل تو کرتے ہیں لیکن اس راوی کو ضعیف بھی کہتے ہیں۔

المہدی کے مشرقی معاونین

ابن ماجہ کی روایت ہے

حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ الْحَضْرَمِيّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ –صلى الله عليه وسلم– « يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ فَيُوَطِّئُونَ لِلْمَهْدِيّ ». يَعْنِي سُلْطَانَهُ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيّ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرق سے لوگ نکلیں گے جو المہدی کے لئے راہ ہموار کریں گے یعنی ان کے اقتدار کی

اس کی سند میں عمرو بن جابر الحضرمی ہے جس کے لئے ابو زرعۃ المصری کہتے تھے

قال بن أبي مريم قلت لابن لهيعة من عمرو بن جابر هذا قال شيخ منا أحمق كان يقول أن عليا في السحاب

ابن ابی مریم کہتے ہیں میں نے ابن لہیعۃ سے پوچھا کہ عمرو بن جابر کون ہے بولے ایک بوڑھا احمق کہتا تھا علی بادلوں میں

ہیں[33]

33

کتب جرح و تعدیل میں بعض راویوں کے لئے ملتا ہے کہ وہ یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ علی بادلوں میں ہیں. اس عقیدے کو ابن سبا کی طرف منسوب کیا جاتا ہے - البیان از جاحظ کے مطابق ان لوگوں کے لئے المعتمر شعر پڑھا کرتے تھے

ومن قوم إذا ذكروا عليا ... يردون السلام على السحاب

اور ایک قوم ہے کہ جب علی کا ذکر ہوا انہوں نے بادل کو سلام کیا

کتاب سير أعلام النبلاء از الذہبی کے مطابق إِسْحَاقُ بنُ سُنَيْنٍ روایت کرتے ہیں کہ ابْنِ المُبَارَكِ کہتے تھے

ا أقول علي في السحاب لقد ... أقول فيه إذا جورا وعدوانا

اور نہیں کہتا کہ علی بادل میں ہیں گر کہہ دوں تو یہ ظلم و زیادتی ہے

امام مسلم صحیح مسلم کے مقدمے میں لکھتے ہیں

وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا سَأَلَ جَابِرًا عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ [ص:21]: {فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّى يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللهُ لِي وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ} [يوسف: 80]، فَقَالَ جَابِرٌ: «لَمْ يَجِئْ تَأْوِيلُ هَذِهِ»، قَالَ سُفْيَانُ: وَكَذَبَ، فَقُلْنَا لِسُفْيَانَ: وَمَا أَرَادَ بِهَذَا؟ فَقَالَ: إِنَّ الرَّافِضَةَ تَقُولُ: إِنَّ عَلِيًّا فِي السَّحَابِ، فَلَا نَخْرُجُ مَعَ مَنْ خَرَجَ مِنْ وَلَدِهِ حَتَّى يُنَادِيَ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ يُرِيدُ عَلِيًّا أَنَّهُ يُنَادِي اخْرُجُوا مَعَ فُلَانٍ، يَقُولُ جَابِرٌ: «فَذَا تَأْوِيلُ هَذِهِ الْآيَةِ، وَكَذَبَ، كَانَتْ فِي إِخْوَةِ يُوسُفَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»

روافض سورہ یوسف کی آیت فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّى يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللهُ لِي وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ کی تشریح اس سے کرتے کہ علی بادلوں میں ہیں اور وہ ان سے نہیں نکلیں گے یہاں تک کہ ان کی اولاد میں سے ایک شخص آئے جس کے لئے آسمان سے علی منادی کریں گے کہ فلاں کے ساتھ خروج کرو اور یہ تاویل جابر الجعفی کیا کرتا تھا

کتاب بصائر الدرجات از محمد بن الحسن الصفار،تصحيح وتعليق وتقديم: الحاج ميرزا حسن كوچه باغي، مطبعة الأحمدي – طهران منشورات الأعلمي – طهران کے مطابق

أبو جعفر محمد بن الحسن بن فروخ الصفار المتوفى سنة ٢٩٠ جو الإمام الحسن العسكري کے اصحاب میں سے تھے باب في ركوب أمير المؤمنين ع السحاب وترقيه في الأسباب والأفلاك (باب امیر المومنین علی علیہ السلام کا بادل کی سواری کرنا اور اس میں اسباب و افلاک پر بلند ہونا) میں روایت کرتے ہیں

حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن عثمان بن عيسى عن سماعة بن مهران عن أبي بصير عن أبي جعفر عليه السلام أنه قال إن عليا عليه السلام ملك ما في الأرض و ما في تحتها فعرضت له السحابان الصعب والذلول فاختار الصعب وكان في الصعب ملك ما تحت الأرض وفى الذلول ملك ما فوق الأرض واختار الصعب على الذلول فدارت به سبع أرضين فوجد ثلث خراب وأربع عوامر

ابی بصیر، أبي جعفر عليه السلام سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک علی کی تمکنت میں ہے جو کچھ زمین میں اور تحت الثری میں ہے پس ان پر دو بادل پیش کیے گئے الصعب (مشکل)

مستدرک الحاکم کی روایت ہے

أخبرنا أبو عبد الله الصفار ، ثنا محمد بن إبراهيم بن أرومة ، ثنا الحسين بن حفص ، ثنا سفيان ، عن خالد الحذاء ، عن أبي قلابة ، عن أبي أسماء ، عن ثوبان رضي الله عنه ، قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : « يقتتل عند كنزكم ثلاثة كلهم ابن خليفة ، ثم لا يصير إلى واحد منهم ، ثم تطلع الرايات السود من قبل المشرق فيقاتلونكم قتالا لم يقاتله قوم – ثم ذكر شيئا فقال – إذا رأيتموه فبايعوه ولو حبوا على الثلج ، فإنه خليفة الله المهدي

ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے خزانے کے پاس تین لڑیں گے جو خلفاء کے بیٹے ہوں گے لیکن ان میں سے ایک کو بھی نہیں ملے گا پھر کالے جھنڈے مشرق کی طرف سے طلوع ہوں گے پس وہ (جھنڈوں والے) لڑیں گے کہ کسی قوم نے نہ لڑا ہو گا پھر کوئی چیز ذکر کی – پس جب ان کو دیکھو تو بیعت کرو چاہے برف پر گھسیٹا جائے کہ ان میں اللہ کا خلیفہ المہدی ہے

اس کی سند میں راوی خالد الحذاء المتوفی ۱۴۱ھ ہے- عبداللہ العلل و معرفہ الرجال میں کہتے ہیں

حدثني أبي قال قيل لابن علية في هذا الحديث فقال كان خالد يرويه فلم يلتفت إليه ضعف بن علية أمره يعني حديث خالد عن أبي قلابة عن أبي أسماء عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم في الرايات

میرے باپ احمد نے بیان کیا کہ میں نے ابن علیۃ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا، انہوں نے کہا ، اس کو خالد روایت کرتا ہے پس اس سے التفات نہ کرو- ابن علیۃ نے اس کے امر کو ضعیف کہا یعنی حديث خالد عن أبي قلابة عن أبي أسماء عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم سے جھنڈوں کے بارے میں

اورالذلول (آسانی). انہوں نے الصعب کو الذلول پر منتخب کیا پس الصعب پر انہوں نے سات زمینوں کی سیر کی اور اس میں سے ایک تہائی کو ویران و برباد پایا اور باقی کو آباد

الذھبی اس کو میزان الاعتدال میں بیان کرتے اور کہتے ہیں قلت: أراه منكرا میں کہتا ہوں میرے مطابق منکر ہے[34]

34

عبد الہادی عبد الخالق مدنی نے کتاب مہدی علیہ السلام سے متعلق صحیح عقیدہ میں اس کو صحیح قرار دیا ہے
عبد العليم البستوي كتاب الاحاديث الواردة في المهدي في ميزان الجرح والتعديل میں سن ۱۹۷۸ میں اس کا ذکر کر کے اس کو صحیح کہتے ہیں لکھتے ہیں :
فأمّا اختلاط عبد الرزاق فلا يضر في صحة الإسناد، فقد كان اختلاطه بعد سنة مائتين ... وأمّا عنعنة أبي قلابة وسفيان الثوري وهما من المدلسين، فلا تضر في صحة الإسناد أيضاً ... النتيجة: إسناده صحيح
مبشر حسن لاہوری اس روایت کو سن ۲۰۰۳ میں البانی کے قول کی بنیاد پر صحیح قرار دیتے ہیں
زبیر علی زئی نے الحدیث شمارہ ۸۰ میں توضیح الاحکام میں اس کو ثوبان رضی اللہ عنہ پر موقوف حسن قرار دیا ہے

⑧ ''عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَقْتَتِلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَلَاثَةٌ ، كُلُّهُم ابْنُ خَلِيْفَةٍ ثُم لَا يَصِيرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّودُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيَقْتُلُونَكُمْ قَتْلًا لَمْ يَقْتُلْهُ قَوْمٌ ......فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَبَايِعُوه وَلَوحَبْوا عَلَى الثَّلْجِ فَإِنَّهُ خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ''(۲)

حضرت ثوبان ﷺ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے (کعبہ کے) خزانے پر تین آدمی لڑائی کریں گے، تینوں خلیفہ کے بیٹے ہوں گے مگر وہ خزانہ کسی ایک کو بھی نہیں ملے گا پھر مشرق کی طرف سے سیاہ جھنڈے آئیں گے اور وہ تمہیں ایسا قتل کریں گے کہ ویسا کسی نے قتل نہ کیا ہو.......... جب تم اسے دیکھو تو اس کی بیعت کر لینا خواہ تمہیں برف پر گھسٹ (لڑھک) کر ہی جانا پڑے کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہوگا۔''

شیخ البانی فرماتے ہیں کہ

(۱) [مستدرک حاکم: کتاب الفتن والملاحم (۸/۴۔۵۵۷)، السلسلة الصحيحة (۳۳۶/۲)]

(۲) ابن ماجہ: کتاب الفتن، باب خروج المہدی (۴۰۸۴)، حاکم (۴۶۳/۴)، النهاية في الفتن (۲۶/۱) وقال ہذا اسناد قوی صحیح]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''یہ حدیث صحیح ہے مگر اس کا آخری جملہ کہ ''وہ اللہ کا خلیفہ ہوگا'' بسند صحیح ثابت نہیں۔''(۱)

مزید سن ۲۰۰۳ میں لکھا

امام مہدی مشرق کی طرف سے ظاہر ہوں گے اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں پہلا یہ کہ اس سے مدینے کا مشرق مراد لیا جائے گا کیونکہ نبی ﷺ نے مدینے میں یہ بات فرمائی تھی یہی راجح معلوم ہوتا ہے، دوسرا یہ کہ اس سے دنیا کا مشرق مراد لیا جائے تو اس لحاظ سے مدینہ بلکہ مدینے کا مغرب بھی اس میں شامل ہوگا کیونکہ جغرافیے کے اعتبار سے وہ دنیا کے مشرق میں ہے۔ علاوہ ازیں دونوں صورتوں میں مشرق کی تحدید نہیں کی گئی لہذا اس میں مشرق قریب، وسطی اور بعید تینوں شامل ہیں لیکن یہ تعبیر درست معلوم نہیں ہوتی بلکہ پہلی تعبیر ہی راجح ومناسب ہے۔

مزید لکھا ص ۱۰۸

② کچھ احادیث میں یہ بات مذکور ہے کہ مہدی سیاہ جھنڈوں کے ساتھ خراسان سے نمودار ہوگا، اس حدیث کا کچھ لوگوں نے ابو مسلم خراسانی دولت عباسیہ کی راہ ہموار کرنے والا مرکزی لیڈر پر انطباق کیا مگر یہ انطباق غلط نکلا۔ اول اس لیے کہ 'خراسان' والی کوئی روایت بھی بسند صحیح ثابت نہیں۔ دوم یہ کہ علامات مہدی اس پر صادق نہیں آتیں۔

یعنی سن ۲۰۰۳ تک یہ روایت حلقہ غیر مقلدین میں صحیح تھی اس میں صرف خراسان لفظ صحیح نہیں تھا

دوسری طرف سعودی عرب میں عبد الهادی نے امام مہدی علیہ السلام سے متعلق صحیح عقیدہ میں لکھا

24 ◊ مہدی علیہ السلام سے متعلق صحیح عقیدہ

۱۲۔ مہدی علیہ السلام خراسان کی طرف سے کالے جھنڈوں کے ساتھ نکلیں گے۔

غیر مقلد زبیر علی کہتے تھے خراسان سے نکلنے کی روایت صحیح نہیں وہابی البستوی اور عبد الهادی کہتے تھے خراسان سے نکلیں گے

عاصم عمر نے سن ۲۰۰۹ میں کتاب تیسری جنگ عظیم اور دجال میں لکھا

اس حدیث میں جو یہ ذکر ہے کہ اس میں مہدی ہونگے تو اس سے مراد یہ ہے کہ یہ جماعت حضرت مہدی کی ہی ہوگی، اور عرب پہنچ کر حضرت مہدی کے ساتھ شامل ہو جائے گی، اور اس کے معنیٰ یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ حضرتِ مہدی خود بھی اس جماعت میں ہوں، لیکن اس وقت تک لوگوں کو ان کے مہدی ہونے کا علم نہ ہو اور بعد میں حرم شریف پہنچ کر ان کا ظہور ہو۔ واللہ اعلم

یعنی اس روایت کو سن ۲۰۰۹ میں بھی صحیح قرار دیا گیا

اس روایت کو ابن کثیر نے بھی صحیح قرار دیا
محدث فتوی پر اس کو صحیح قرار دیا گیا
http://www.urdufatwa.com/index.php?/Knowledgebase/Article/View/2398/0/
دوسری طرف محدث فورم پر اس کو مئی ۲۰۱۵ میں ضعیف قرار دیا گیا تھا جس سے بعد میں رجوع کیا گیا
http://forum.mohaddis.com/threads/28719.کالے-جھنڈوں-والے-لشکر-۔۔۔۔۔۔والی-روایت/

ایک روایت میں آیا ہے کہ
" جب تم دیکھو کہ خراسان کی جانب سے سیاہ جھنڈے نکل آئے تو اس لشکر میں شامل ہوجاؤ، چاہے تمہیں اس کے لیے برف پر گھسٹ کر کیوں نہ جانا پڑے، کہ اس لشکرمیں اللہ کے آخری خلیفہ مہدی ہوں گے۔"
سنن ابن ماجہ: ۴۰۸۴، المستدرک للحاکم: ۴/۴۶۳۔۴۶۴ح۸۴۳۲ ، مسند (الرویانی:ج۱ص۴۱۷۔۴۱۸ح۶۳۷،
دلائل النبوۃ للبیہقی:۶/۵۱۵وقال: "تفرد به عبد الرزاق عن الثوري"!، السنن الواردۃ فی الفتن و (غوائلها والساعة وأشراطها للدانی: ۵/۱۰۳۲۔۱۰۳۳ح۵۴۸
یہ روایت "سفيان (الثوري) عن خالد الحذاء عن أبي قلابة عن أبي أسماء الرحبي عن ثوبان رضی اللہ عنہ" کی سند سے درج بالا کتابوں میں موجود ہے۔ :ضعیف
اس کے راوی امام سفیان ثوری رحمہ اللہ ثقہ و متقن ہونے کے باوجود مشہور "مدلس" تھے۔ ۱:
★ابو زرعہ ابن العراقی نے کہا: "مشهور بالتدليس" (کتاب المدلسین: ص۵۲رقم۲۱)
★ابن العجمی اور سیوطی دونوں نے کہا: "مشهور به" (التبيين لأسماء المدلسين: ۲۵، اسماء المدلسین: ۱۸)
★حافظ ابن حبان نے فرمایا: "وہ مدلس راوی جو ثقہ عادل ہیں، ہم اُن کی صرف ان مرویات سے ہی حجت پکڑتے ہیں جن میں وہ سماع کی تصریح کریں مثلاً سفیان ثوری، اعمش اور ابو اسحاق وغیرہم۔۔۔" (الاحسان:۱/۹۰، علمی مقالات:ج۱ص۲۶۶،ج۳ص۳۰۸)
★عینی حنفی نے کہا: "اور سفیان (ثوری) مدلسین میں سے تھے اور مدلس کی عن والی روایت حجت نہیں ہوتی الا یہ کہ اُس کی تصریح سماع دوسری سند سے ثابت ہوجائے۔"
(عمدۃالقاری:۳/۱۱۲، الحدیث حضرو:۶۶ص۲۷)

★ابن الترکمانی حنفی نے ایک روایت پر جرح کرتے ہوئے کہا: "اس میں تین علتیں (وجۂ ضعف) ہیں: ثوری مدلس ہیں اور انھوں نے یہ روایت عن سے بیان کی ہے۔" (الجوہر النقی: ۸/۲۶۲)
اس روایت میں بھی سفیان ثوری کے سماع کی تصریح نہیں، لہذا یہ ضعیف اور یاد رہے کہ درج بالا تصریحات اور دیگر دلائل کی رُو سے سفیان ثوری کو مدلسین کے طبقۂ ثانیہ میں ذکر کرنا غلط ہے۔ نیز دیکھئے الحدیث (حضرو) : ۶۷ص۱۱۔۳۲
دوسری روایت
★سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری مرفوع روایت میں بھی خراسان کی طرف سے کالے جھنڈوں کا ذکر آیا ہے۔ (مسند احمد:۵/۲۷۷ح۲۲۳۸۷، دلائل النبوۃ للبیہقی:۶/۵۱۶، العلل (المتناھیہ لابن الجوزی: ۱۴۴۵)
ضعیف: یہ سند کئی وجہ سے ضعیف ہے؛
علی بن زید بن جدعان ضعیف ہے۔ (تقریب التہذیب: ۴۷۳۴):۱
شریک القاضی مدلس ہیں اور روایت عن سے ہے۔:۲
روایت منقطع بھی ہے۔:۳

تیسری روایت
★سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مروی ایک طویل روایت میں کالے جھنڈوں کا ذکر آیا ہے: دیکھئے سنن ابن ماجہ (۴۰۸۲) مصنف ابن ابی شیبہ (۱۵/۲۳۵ح۳۷۷۱۶) مسند ابن ابی شیبہ (۱/۲۰۹۔۲۱۰ح۳۰۸) مسند الشافعی (۱/۳۴۷ح۳۲۹) مسند ابی یعلی (۹/۱۷۔۱۸ح۵۰۸۴) المعجم الاوسط للطبرانی (۶/۳۲۷ح۵۶۹۵) الکامل لابن عدی (۵/۱۷۸۳، دوسرا نسخہ:۶/۲۳۲)
الضعفاء للعقیلی (۴/۳۸۱) الفتن للدانی (۵/۱۰۳۱۔۱۰۳۲ح۵۴۷) الفتن للامام نعیم بن حماد الصدوق (۸۵۲)
ضعیف: اس کا راوی یزید بن ابی زیاد الکوفی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ دیکھئے: (۲۱۱۶) ہدی الساری لابن حجر (ص۴۵۹) اور زوائد سنن ابن ماجہ للبوصیری

★المستدرک للحاکم (۴/۴۶۴ح۸۴۳۴) میں ایک موضوع (من گھڑت) روایت ہے، جس کا بیان کرنا "جائز نہیں ہے۔ قال الذہبی: ”ھذا موضوع

چوتھی روایت
★سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ایک روایت میں بھی کالے جھنڈوں کا ذکر آیا ہے: (دیکھئے سنن الترمذی: ۲۲۶۹وقال: ھذا حدیث غریب حسن، مسند احمد: ۲/۳۶۵ح۸۷۷۵،الاوسط للطبرانی:۳/۳۲۳ح۳۵۶۰، البحرللبزار:۱۴/۱۲۴ح۷۶۲۵، دلائل النبوۃ للبیہقی:۶/۵۱۶)
ضعیف: اس روایت میں رشدین بن سعد ضعیف ہے، اور اسے جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔ دیکھئے تخریج الاحیاء للعراقی (۴/۸۴) مجمع الزوائد (۵/۶۶، ۱/۵۸، ۲۰۱) اور اتحاف السادۃ المتقین (۹/۵۳)

اس کے بر عکس مسند البزار میں اس روایت کو امام البزار صحیح کہتے ہیں

حَدَّثنا أحمد بن منصور، قَال: حَدَّثنا عَبد الرَّزَّاق قال أَخْبَرَنَا الثَّورِيّ، عَن خَالِدٍ الحَذَّاء، عَن أَبِي قِلابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ، رَضِي اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُول اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَليه وَسَلَّم: يُقْتَتَلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ هَذَا ثَلاثَةٌ كُلُّهُمُ ابْنُ خَلِيفَةٍ، ثُمَّ لا يَصِلُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ، ثُمَّ تُقْبِلُ الرَّايَاتُ السُّودُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيَقْتُلُونَكُمْ قَتْلا لَمْ يَقْتُلْهُ قَوْمٌ، ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايِعُوهُ، وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِيُّ.

وَهَذَا الْحَدِيثُ قَدْ رُوِيَ نَحْوُ كَلامِهِ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ بِهَذَا اللَّفْظِ وَهَذَا اللَّفْظُ لا نَعْلَمُهُ إِلاَّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَإِنْ كَانَ قَدْ رُوِيَ أَكْثَرُ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ فإنا اخترنا هذا الْحَدِيث لِصِحَّتِهِ وَجَلالَةِ ثَوْبَانَ وَإِسْنَادُهُ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

میں نے اس حدیث کو اس کی صحت اور ثوبان کی جلالت کے پیش نظر اختیار کیا، اور اس کی سند صحیح ہے

یعنی ۲۰۰ ہجری کے بعد محدثین کا اس روایت کی تصحیح پر اختلاف ہو چکا تھا- یاد رہے کہ اس میں خلیفہ اللہ کا لفظ ہے جس کی بنا پر البانی اور ابن تیمیہ نے اس کو رد کیا

★کتاب الفتن للامام الصدوق نعیم بن حماد المروزی میں کئی ضعیف ومردود روایات و آثار موجود ہیں۔ (دیکھئے: ۸۵۱-۸۶۶)
(ماہنامہ الحدیث شمارہ :۸۰ صفہ ۵-۷)

اس کتاب کے شائع ہونے کے بعد مارچ ۲۰۱۷ میں ایک دوسرے لنک میں واپس رجوع کر لیا گیا
http://forum.mohaddis.com/threads/35489.احادیث-کی-تحقیق-درکار/#post-280320
اور کہا جانے لگا

سند میں ابوقلابہ مدلس ہیں، اور روایت عنعنہ سے کی ہے، ا س لئے یہ ضعیف ہے لیکن حدیث کا معنی ابن ماجہ کی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے، اس حدیث میں «فإنه خليفة الله المهدي» کا لفظ صحیح نہیں ہے، جس کی روایت میں ابن ماجہ یہاں منفرد ہیں،
ملاحظہ ہو: سلسلة الاحاديث الضعيفة، للالبانی: ۸۵
: قال الشيخ زبير على زئی في انوار الصحيفة فی احاديث ضعيفة من السنن الاربعة
إسناده ضعيف ¤ الثوري عنعن (تقدم:90) ولبعض الحديث شواهد
قال الشيخ الألباني: ضعيف

راقم کہتا ہے یہ مولویوں کا جال ہے – ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی (اوپر تیسری) روایت بھی یہ لوگ ۲۰۱۵ میں ضعیف قرار دے چکے ہیں تو پھر ۲۰۱۷ میں یہ واپس اس سے دلیل کیسے لے سکتے ہیں - اس کے معنی کو صحیح قرار دیا گیا ہے یعنی کہ کالے جھنڈے خراسان سے آئیں گے ؟ اس کی صحیح دلیل کیا ہے ؟ کیونکہ ابن مسعود اور ثوبان رضی اللہ عنہم دونوں سے منسوب روایات ضعیف قرار دے چکے ہیں

ابن کثیر نے النهاية في الفتن والملاحم میں اس کو صحیح قرار دیا

وهذا إسناد قوي صحيح، والظاهر أن المراد بالكنز المذكور في هذا السياق كنز الكعبة يقتل عِنْدَهُ لِيَأْخُذَهُ ثَلَاثَةٌ مِنْ أَوْلَادِ الْخُلَفَاءِ حَتَّى يكون آخر الزمان فيخرج المهدي ويكون ظهوره من بلاد المشرق

اور یہ اسناد قوی صحیح ہیں اور ظاہر میں اس سے مراد خزانہ ہے جو اس سیاق میں مذکور ہے کہ وہ کعبہ کا خزانہ ہے اس کے پاس یہ تین اولاد خلفاء قتال کریں گے کہ یہ تین اس کو حاصل کریں یہاں تک کہ آخری زمانہ میں المہدی نکل آئے گا اور اس کا ظہور مشرق کے ممالک سے ہو گا

ابن کثیر نے مزید لکھا

وَهَذِهِ الرَّايَاتُ السُّودُ لَيْسَتْ هِيَ الَّتِي أَقْبَلَ بِهَا أَبُو مُسْلِمٍ الْخُرَاسَانِيُّ فاستلهب بها دولة بني أمية في سنة اثنتين وثلاثين ومائة، بل رايات سود أخر تأتي بصحبة الْمَهْدِيِّ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَلَوِيُّ الفاطمي الحسني رضي الله عنه يصلحه الله في ليلة أي يتوب عليه ويوفقه ويفهمه ويرشده بَعْدَ أَنْ لَمْ يَكُنْ كَذَلِكَ، وَيُؤَيِّدُهُ بِنَاسٍ من أهل المشرق ينصرونه ويقيمون سلطانه ويشدون أركانه وتكون راياتهم سوداء أَيْضًا

اور یہ کالے جھنڈے یہ وہ نہیں جن کو لے کر ابو مسلم نکلا تھا جس سے بنی امیہ کا زوال ہوا سن ۱۳۲ھ میں بلکہ یہ کالے جھنڈے اور ہیں جو المہدی کے ساتھ ہوں گے اور وہ ہیں محمد بن عبد اللہ العلوی فاطمی حسنی ... جن کی اصلاح اللہ ایک رات میں کرے گا یعنی ان کی توبہ قبول کرے گا اور ان کی موافقت کرے گا اور فہم دے گا اور ہدایت دے گا اس کے قبل وہ ایسے نہ ہوں گے اور ان کی مدد اہل مشرق کریں گے اور ان کی حکومت کا قیام کریں گے اور اس کے ارکان کو مضبوط کریں گے اور ان کے پاس بھی کالے جھنڈے ہوں گے

راقم کہتا ہے یہ محض لفاظی ہے - یہ روایت محدثین رد کر چکے ہیں جن میں وکیع بن جراح ہیں اور علم حدیث میں ابن کثیر ان کا پاسنگ بھی نہیں

مسند احمد کی روایت ہے

حدثنا عبد الله حدثني أبي ثنا وكيع عن شريك عن على بن زيد عن أبي قلابة عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : إذا رأيتم الرايات السود قد جاءت من قبل خراسان فائتوها فان فيها خليفة الله المهدي

ثوبان رضی الله عنه روایت کرےتہیں که نبی صلی الله علیه وسلم نے فرمایا جب تم دیکھو که خراسان کی طرف سے کالے جھنڈے آ رہے ہیں تو وہاں پہنچو کیونکه ان میں الله کا خلیفه المہدی ہے[35]

اس کی سند میں علي بن زيد بن جدعان المتوفی ۱۲۹ھ یا ۱۳۱ھ ہے- تہذیب الکمال کے مطابق الجوزجانی اس کو واهي الحديث کہتے ہیں- ابن معین، ابو زرعہ، العجلی اس کو ضعیف کہتے ہیں-

اموی خلیفہ یزید بن الولید کے بعد ابراہیم بن الولید تین ماہ کے لئے خلیفہ ہوا- اس نے یزید بن الولید کے لڑکوں کو قید اور قتل کیا- سن ۱۲۹ھ میں عباسیوں نے خراسان سے کالے جھنڈوں کے ساتھ خروج کیا-

تاریخ مختصر الدول از ابن العبری کے مطابق

وفي سنة تسع وعشرين ومائة بعث ابراهيم الامام إلى أبي مسلم بلواء يدعى الظل وراية تدعى السحاب فعقدهما على رمحين وأظهر الدعوة العباسية بخراسان وتأول الظل والسحاب أن السحاب يطبق الأرض وكما أن الأرض لا تخلو من الظل كذلك لا تخلو من خليفة عباسي آخر الدهر

اور سن ۱۲۹ھ میں ابراہیم امام نے ابو مسلم (الخراسانی) کے پاس جھنڈا بھیجا جس کو سایہ کہا گیا اور جھنڈا بھیجا جس کو بادل کہا گیا ان دونوں کو نیزوں پر بلند کیا اور دعوۃ عباسیہ خراسان میں ظاہر ہوئی اور اس کی تاویل کی گئی کہ جس طرح زمین سائے اور بادل سے خالی نہیں اسی طرح یہ خلافت عباسی آخری زمانے تک ہو گی-

کتاب المعرفہ والتاریخ میں عبد اللہ بن مبارک اس کی کچھ تفصیل سناتے ہیں

---

[35] شعیب الأرناؤوط مسند پر تعلیق میں کہتے ہیں إسناده ضعيف.

قال ابن المبارك: ذاكرني عبد الله بن إدريس السن فقال: ابن كم أنت ؟ فقلت: إن العجم لا يكادون يحفظون ذلك ولكن أذكر أني ألبست الساد وأنا صغير عندما خرج أبو مسلم. قال: فقال لي: وقد ابتليت بلبس السواد ! قلت: إني كنت أصغر من ذلك، كان أبو مسلم أخذ الناس كلهم بلبس السواد الصغار والكبار.

ابن مبارک کہتے ہیں عبد اللہ بن ادریس نے مجھ سے عمر پوچھی کہ اے بیٹے کتنے سال کے ہو؟ میں نے کہا عجمی لوگ اس کو یاد نہیں رکھتے لیکن مجھے یاد ہے کہ ابو مسلم کے خروج کے وقت میں نے کالے کپڑے پہنے تھے۔انہوں نے کہا تم نے کالے کپڑے پہنے ! میں نے کہا میں چھوٹا تھا اور ابو مسلم نے چاہے چھوٹا ہو یا بڑا سب کو کالے کپڑے پہنوا دیے تھے۔

تہذیب الکمال از المزی میں ہے

وَقَال الزبير بْن بكار: فولد عَبد الله بْن حسن بْن حسن بن علي بن أَبي طالب: مُحَمَّدا خرج بالمدينة على أمير المؤمنين أبي جعفر المنصور وبيض

الزبير بْن بكار نے کہا... محمد نے مدینہ میں ابو جعفر المنصور کے خلاف خروج کیا اور سفید پہنا

حاشیہ میں بشار عواد معروف لکھتے ہیں

بيض: لبس البياض، ضد لبس السواد لباس العباسيين، وهو تعبير معروف يراد به أنه خرج على العباسيين.

سفید پہنا، عباسیوں کے کالے لباس کی ضد پر

المہدی کے معاونین مشرق سے نہیں

ابن ماجہ اور مسند احمد کی روایت ہے[36]

36

عبد العليم البستوي كتاب الاحاديث الواردة في المهدي في ميزان الجرح والتعديل میں اس کا ذکر کر کے اس کو حسن لغیرہ کہتے ہیں اور اس کی ایک اور سند کا ذکر کرتے ہیں

حنان بن سدير، عن عمرو بن قيس، عن الحسن، عن عبيدة، عن عبد الله بن مسعود، عن النبي صلى الله عليه وسلم: {إذا أقبلت الرايات السود من خراسان، فائتوها فإن فيها خليفة الله المهدي

حدثنا عثمان بن أبي شيبة . حدثنا معاوية بن هشام . حدثنا علي بن صالح عن يزيد ابن أبي زياد عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله قال بينما نحن عند رسول الله صلى الله عليه و سلم إذ أقبل فتية من بني هاشم . فلما رآهم النبي صلى الله عليه و سلم اغرورقت عيناه وتغير لونه . قال فقلت ما نزال نرى في وجهك شيئا نكرهه . فقال : (إنا أهل بيت اختار الله لنا الآخرة على الدنيا . وإن أهل بيتي سيلقون بعدي بلاء وتشريدا وتطريدا . حتى يأتي قوم من قبل المشرق معهم رايأت سود . فيسألون الخير فلا يعطونه . فيقاتلون فينصرون . فيعطون ما سألوا . فلا يقبلونه . حتى يدفعوها إلى رجل من أهل بيتي فيملؤها قسطا . كما ملؤوها جورا . فمن أدرك ذلك منكم فليأتهم ولو حبوا على الثلج)

عبد الله ابن مسعود رضی الله عنه فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ کی خدمت میں حاضر تھے،اتنے میں بنو ہاشم کی ایک جماعت آئی ،انہیں دیکھ کر آپ رونے لگے، اور آپ کے چہرے کی رنگت تبدیل ہو گئ، ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم آپ کے چہرے پر تکلیف کے آثار دیکھ رہے ہیں،اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا ہم اہلِ بیت کے لئے اللہ تعالیٰ نے دنیا کے مقابلے میں آخرت کو پسند فرمایا ہے اور میرے بعد میرے اہل بیت کو تکالیف پہنچیں گی اور انہیں دھکے دیئے جائیں گے،حتی کہ مشرق کی جانب سے ایک گروہ آئے گا جس کے ساتھ سیاہ جھنڈے ہوں گے لوگ ان سے خیر کا سوال کریں گے تو وہ ان کو نہیں دیں گے،جس پر لوگ ان سے جنگ کریں گے تو اللہ کی طرف سے اس گروہ کی مدد کی جائے گی،جس پر وہ لوگوں کی خواہشات پوری کریں گے لیکن ان کو خلیفہ تسلیم نہیں کریں گے،حتی کہ یہ گروہ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی کی طرف دعوت دے گا،جو زمین کو انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ جور سے بھری ہوئی

اس سند کو ابن جوزی موضوعات میں رد کر چکے ہیں

ابن الجوزي [الموضوعات 288/2]: ((وهذا حديثٌ لا أصل له. ولا يُعلم أنَّ الحسن سمع مِن عبيدة، ولا أنَّ عمراً سمع من الحسن. قال يحيى: عمرو لا شيء))
البستوي کھینچ تان کر کے اس کو ثوبان رضی عنہ سے منسوب روایت کی بنا پر حسن قرار دے دیتے ہیں

تھی،، اس زمانے کے جو لوگ اس گروہ کو پائیں وہ اس گروہ کے پاس پہنچ جائیں، خواہ انہیں برف پر گھسٹ کر جانا پڑے

اس روایت کا اہم راوی یزید بن ابی زیاد کوفی ہے جس کا حافظہ کمزور تھا، امام یحیٰ بن سعید القطان کہتے ہیں یہ قوی نہیں اور نہ اس کی حدیث حجت ھے،، امام عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں اس کی حدیث اٹھا کر باھر پھینک دو- ابن عدی کہتے ہیں اس کی احادیث منکر ھوتی ہیں، ابن فضیل کہتے ہیں یہ اپنے زمانے کے شیعوں کا امام تھا

الذھبی میزان میں لکھتے ہیں

وقال وكيع: يزيد ابن أبي زياد عن إبراهيم، عن علقمة، عن عبدالله – يعني حديث الرايات – ليس بشئ.

وکیع بن الجراح کہتے ہیں يزيد ابن أبي زياد عن إبراهيم، عن علقمة، عن عبدالله يعنى جھنڈوں والی حدیث کی کوئی حیثیت نہیں

.وقال أحمد: حديثه ليس بذلك، وحديثه عن إبراهيم – يعني في الرايات – ليس بشئ

احمد بن حنبل کہتے ھیں جھنڈوں والی حدیث کی کوئی حقیقت نہیں

الذھبی کہتے ھیں

قلت: هذا ليس بصحيح، وما أحسن ما روى أبو قدامة: سمعت أبا أسامة يقول في حديث يزيد عن إبراهيم في الرايات: لو حلف عندي خمسين يمينا قسامة ما صدقته، .أهذا مذهب إبراهيم ! أذا مذهب علقمة ! أهذا مذهب عبدالله

میں کہتا ہوں یہ روایت صحیح نہیں، بلکہ ابو اسامہ فرماتے ھیں کہ اگر یزید ۵۰ قسمیں کھا کر بھی کہے کہ میں نے یہ روایت ابراھیم سے سنی ھے تو بھی میں اس کی تصدیق نہیں کروں گا، کیونکہ نہ یہ ابراھیم کا مذھب تھا نہ علقمہ کا اور نہ ابن مسعودؓ کا

اس روایت میں محمد بن عبداللہ اور بنو عبّاس کے درمیان سیاسی کشمکش کا بیان ہے- خراسان سے کالے جھنڈوں والا لشکر آیا اس نے بنو امیہ کا اقتدار نیست و نابود کیا لیکن محمد نے جب خیر کا سوال کیا تو اس کو

نہیں دیا گیا اور ان کو خلیفہ بھی تسلیم نہیں کیا گیا لہذا محمد کے حامیوں نے اس مخالف مشرقی گروہ (بنو عباس) سے جنگ کی۔

شام اور مشرق میں قتل وجدال

تاریخ کے مطابق السفیانی سے مراد یزید بن عبد اللہ بن یزید بن معاویۃ بن اِبی سفیان جو معاویہ رضی اللہ عنہ کے پڑ پوتے ہیں انہوں نے دمشق میں بنو امیہ کے آخری دور میں خروج کیا۔

ان کے بارے میں مستدرک الحاکم کی یہ روایت بنائی گئی
حدثنا أبو محمد أحمد بن عبد الله المزني ثنا زكريا بن يحيي الساجي ثنا محمد بن إسماعيل بن أبي سمينة ثنا الوليد بن مسلم ثنا الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلمة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : يخرج رجل يقال له السفياني في عمق دمشق و عامة من يتبعه من كلب فيقتل حتى يبقر بطون النساء و يقتل الصبيان فتجمع لهم قيس فيقتلها حتى لا يمنع ذنب تلعة و يخرج رجل من أهل بيتي في الحرة فيبلغ السفياني فيبعث إليه جندا من جنده فيهزمهم فيسير إليه السفياني بمن معه حتى إذا صار ببيداء من الأرض خسف بهم فلا ينجو منهم إلا المخبر عنهم

أبي هريرة رضي الله عنه روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دمشق کے بیچ سے ایک شخص السفیانی نکلے گا جس کی اتباع (بنو) کلب والے کریں گے جو قتل کرے گا حتی کہ عورتوں کا پیٹ پھاڑے گا اور بچوں کو قتل کرے گا پس اس کا مقابلہ (بنو) قیس والے کریں گے جو اس سے لڑیں گے ... اور میرے اہل بیت سے ایک آدمی حرہ میں نکلے گا جس کا مقابلہ کرنے کو السفیانی لشکر بھیجے گا جو ... بیدا میں دھنس جائے گا حتی کہ کوئی نہ بچے گا سوائے ایک خبر دینے والے کے

اس کی سند میں يحيى بن أبي كثير المتوفی ۱۲۹ھ ہیں جو مدلس ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں-
ابن کثیر البدایہ والنہایہ میں کہتے ہیں

وَفِي بَعْضِهَا ذِكْرُ السُّفْيَانِيِّ «وَأَنَّهُ يُخَرِّبُهَا» وَلَا يَصِحُّ إِسْنَادُ شَيْءٍ مِنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ.

اور بعض روایات میں السفیانی کا ذکر ہے کہ وہ خروج کرے گا ان احادیث میں سے کسی کی بھی سند صحیح نہیں

یہ بات سن ۱۲۹ ھ میں کہی گئی ہے۔ سفیانی کا خروج سن ۱۳۳ ہجری میں ہوا لیکن یہ شخص بنو امیہ کے آخری دور میں مشہور ہو چکا تھا۔ تاریخ طبری کے مطابق سن ۱۴۵ ہجری میں محمد بن عبد اللہ کے خروج کے وقت

أجاب محمدا لما ظهر أهل المدينة وأعراضها وقبائل من العرب، منهم جهينة ومزينه وسليم وبنو بكر وأسلم وغفار، فكان يقدم جهينة، فغضبت من ذلك قبائل قيس

اہل مدینہ اور اس کے قرب و جوار کے عرب قبائل نے محد کی دعوت کا جواب دیا جن میں جهينة ومزينه وسليم وبنو بكر وأسلم وغفار قبائل ہیں - محمد نے جهينة کو ترجیح دی جس پر قبیلہ قیس ناراض ہو گیا

تاریخ طبری کے مطابق

قَالَ: وحدثني محمد بْن يحيى، قَالَ: حدثني الحارث بْن إسحاق، قَالَ: جد رياح في طلب محمد، فأخبر أنه في شعب من شعاب رضوى- جبل جهينة، وهي من عمل ينبع- فاستعمل عليها عمرو بْن عثمان بْن مالك الجهني أحد بني جشم، وأمره بطلب محمد، فطلبه فذكر له أنه بشعب من رضوى، فخرج إليه بالخيل والرجال، ففزع منه محمد، فأحضر شدا، فأفلت وله ابن صغير، ولد في خوفه ذلك، وكان مع جارية له، فهوى من الجبل فتقطع، وانصرف عمرو بْن عثمان.

محمد بن عبد اللہ المہدی، رضوی کی گھاٹیوں میں جبل جہینہ میں جا چھپا

جمل من إنساب الأشراف از البلاذری کے مطابق

وَكَانَ المنصور يدس قوما يتجرون فِي البلدان ويتعرفون الأخبار، ودس رجلا أعطاه مالا، فأتى عَبْد اللَّهِ بن الحسن، فأظهر (له) التشيع وَقَالَ: إن معي مالا أدفعه أليكم. فوثق بِهِ!!! وبعث مَعَهُ من أوصله إِلَى مُحَمَّد وَهُوَ فِي جبل جهينة، ثُمَّ علم عَبْد اللَّهِ بعد ذَلِكَ أنه عين فبعث إِلَى مُحَمَّد رجلا من مزينة يحذره إياه، فقيده محمد وحبسه عند بعض الجهنيين

اس طرح شیعوں میں رضوی نام پڑ گیا کہ ان میں مہدی چھپتا ہے

تفسیر طبری کی ایک روایت ہے

حَدَّثَنَا عصامُ بْنُ رَوَّادِ بْنِ الْجَرَّاحِ، قَالَ: ثنا أَبِي، قَالَ: ثنا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيد، قَالَ: ثني مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حرَاشٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَ فِتْنَةً تَكُونُ بَيْنَ أَهْلِ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قَالَ: " فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ، إِذْ خَرَجَ عَلَيْهِمُ السُّفْيَانِيُّ مِنَ الْوَادِي الْيَابِسِ فِي فَوْرَةِ ذَلِكَ، حَتَّى يَنْزِلَ دِمَشْقَ، فَيَبْعَثُ جَيْشَيْنِ: جَيْشًا إِلَى الْمَشْرِقِ، وَجَيْشًا إِلَى الْمَدِينَةِ، حَتَّى يَنْزِلُوا بِأَرْضِ بَابِلَ فِي الْمَدِينَةِ الْمَلْعُونَةِ، وَالْبُقْعَةِ الْخَبِيثَةِ، فَيَقْتُلُونَ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةِ آلَافٍ، وَيَبْقُرُونَ بِهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ امْرَأَةٍ، وَيَقْتُلُونَ بِهَا ثَلَاثَ مِائَةِ كَبْشٍ مِنْ بَنِي الْعَبَّاسِ، ثُمَّ يَنْحَدِرُونَ إِلَى الْكُوفَةِ فَيَخْرِجُونَ مَا حَوْلَهَا، ثُمَّ يَخْرُجُونَ مُتَوَجِّهِينَ إِلَى الشَّامِ، فَتَخْرُجُ رَايَةُ هَذَا مِنَ الْكُوفَةِ، فَتَلْحَقُ ذَلِكَ الْجَيْشَ مِنْهَا عَلَى الْفِئَتَيْنِ فَيَقْتُلُونَهُمْ، لَا يَفْلِتُ [ص:311] مِنْهُمْ مُخْبِرٌ، وَيَسْتَنْقِذُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ مِنَ السَّبْيِ وَالْغَنَائِمِ، وَيُخَلِّي جَيْشَهُ التَّالِي بِالْمَدِينَةِ، فَيَنْهَبُونَهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهَا، ثُمَّ يَخْرُجُونَ مُتَوَجِّهِينَ إِلَى مَكَّةَ، حَتَّى إِذَا طَافُوا بِالْبَيْدَاءِ، بَعَثَ اللَّهُ جِبْرِيلَ، فَيَقُولُ: يَا جِبْرَائِيلُ اذْهَبْ فَأَبِدْهُمْ، فَيَضْرِبُهَا بِرِجْلِهِ ضَرْبَةً يَخْسِفُ اللَّهُ بِهِمْ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ فِي سُورَةِ سَبَأٍ {وَلَوْ تَرَى إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ} [سبأ: 51] الْآيَةَ، وَلَا يَنْفَلِتُ مِنْهُمْ إِلَّا رَجُلَانِ: أَحَدُهُمَا بَشِيرٌ، وَالْآخَرُ نَذِيرٌ، وَهُمَا مِنْ جُهَيْنَةَ، فَلِذَلِكَ جَاءَ الْقَوْلُ: وَعِنْدَ جُهَيْنَةَ الْخَبَرُ الْيَقِينُ " حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، قَالَ: سَأَلْتُ رَوَّادَ بْنَ الْجَرَّاحِ، عَنِ الْحَدِيثِ الَّذِي، حُدِّثَ بِهِ، عَنْهُ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ قِصَّةٍ، ذَكَرَهَا فِي الْفِتَنِ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: أَخْبِرْنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ سَمِعْتَهُ مِنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَقَرَأْتَهُ عَلَيْهِ، قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَقُرِئَ عَلَيْهِ [ص:312] وَأَنْتَ حَاضِرٌ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَمَا قِصَّتُهُ، فَمَا خَبَرُهُ؟ قَالَ: جَاءَنِي قَوْمٌ فَقَالُوا: مَعَنَا حَدِيثٌ عَجِيبٌ، أَوْ كَلَامٌ هَذَا مَعْنَاهُ، نَقْرَؤُهُ وَتَسْمَعُهُ، قُلْتُ لَهُمْ: هَاتُوهُ، فَقَرَءُوهُ عَلَيَّ، ثُمَّ ذَهَبُوا فَحَدَّثُوا بِهِ عَنِّي، أَوْ كَلَامٌ هَذَا مَعْنَاهُ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ وَقَدْ: حَدَّثَنِي بِبَعْضِ هَذَا الْحَدِيثِ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ، قَالَ: ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبَانَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ

حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ طَوِيلٌ، قَالَ: رَأَيْتُهُ فِي كِتَابِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الصَّدَائِيِّ، عَنْ شَيْخٍ، عَنْ رَوَّادٍ، عَنْ سُفْيَانَ بِطُولِهِ وَقَالَ آخَرُونَ: بَلْ عُنِيَ بِذَلِكَ

شیعوں کی کتب میں السفیانی کا تذکرہ

السفیانی کا خروج ہونے والا ہے

الكافي - الشيخ الكليني - ج ٨ - ص ٢٦٤ – ٢٦٥
عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد ، عن عثمان بن عيسى ، عن بكر بن محمد ، عن سدير قال : قال أبو عبد الله (عليه السلام) : يا سدير ألزم بيتك وكن حلسا من أحلاسه واسكن ما سكن الليل والنهار فإذا بلغك أن السفياني قد خرج فارحل إلينا ولو على رجلك

أبي عبد الله (عليه السلام) نے کہا اے سدیر اپنے گھر میں رہو .. پس جب السفیانی کی خبر آئے تو ہمارے طرف سفر کرو چاہے چل کر آنا پڑے

تبصرہ السفیانی سے مراد ایک اموی ہیں جو ابو سفیان رضی اللہ تعالی عنہ کے پڑ پڑ پوتے ہیں. تاریخ الیعقوبی از الیعقوبی المتوفی ۲۸۴ھ کے مطابق

وخرج أبو محمد السفياني، وهو يزيد بن عبد الله بن يزيد بن معاوية بن أبي سفيان، بما لديه......... ، وكان ذلك سنة ١٣٣ هـ

اور ابو محمد السفیانی کا خروج ہوا اور وہ ہیں اور یہ سن ۱۳۳ھ میں ہوا- امام جعفر المتوفی ۱۴۸ھ کے دور میں السفیانی کا خروج ہو چکا تھا

السفیانی کا خروج ہو گیا

الكافي - الشيخ الكليني - ج ٨ - ص ٢٠٩
علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن محبوب عن إسحاق بن عمار ، عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال : لا ترون ما تحبون حتى يختلف بنو فلان فيما بينهم فإذا اختلفوا طمع الناس وتفرقت الكلمة وخرج السفياني

أبي عبد الله (عليه السلام) نے کہا کیا تم دیکھتے نہیں جو تم کو پسند ہے کہ بنو فلاں میں جو ان کے پاس ہے اس پر اختلاف ہوا ، پس جب اختلاف ہوا لوگوں کا لالچ بڑھا اور وہ بکھر گئے اور السفیانی کا خروج ہوا

تبصرہ بنو فلاں سے مراد بنو امیہ ہیں جن میں آپس میں خلافت پر پھوٹ پڑھ گئی تھی. امام جعفر کے مطابق السفیانی کا خروج ہو گیا ہے یہ دور ۱۲۶ سے ۱۳۳ھ کا ہے

السفیانی کو قتل کر دیا جائے گا

الكافي - الشيخ الكليني - ج ٨ – ص ٣٣١
حميد بن زياد ، عن أبي العباس عبيد الله بن أحمد الدهقان ، عن علي ابن الحسن الطاطري ، عن محمد بن زياد بياع السابري ، عن أبان ، عن صباح بن سيابة عن المعلى بن خنيس قال : ذهبت بكتاب عبد السلام بن نعيم وسدير وكتب غير واحد إلى أبي عبد الله (عليه السلام) حين ظهرت المسودة قبل أن يظهر ولد العباس بأنا قد قدرنا أن يؤول هذا الامر إليك فما ترى ؟ قال : فضرب بالكتب الأرض ثم قال : أف أف ما أنا لهؤلاء بإمام أما يعلمون أنه إنما يقتل السفياني

جب (بنو عبّاس سے پہلے) المسودہ ظاہر ہوئے (ابو عبدللہ سے بذریعہ خط ان کی رائے پوچھی گئی تو) انہوں نے خط زمین پر پھینک دیا پھر أبي عبد الله (عليه السلام) نے کہا اف اف کیا میں ان لوگوں کے نزدیک امام نہیں، کیا ان کو پتا نہیں کہ یہی تو السفیانی کو قتل کریں گے

تبصرہ حاشیہ میں المسودہ سے مراد اِصحاب اِبی مسلم المروزی لکھا ہے جو درست ہے ابو مسلم خراسانی کالے کپڑے اور کالے پگڑیاں باندھ کر نکلے تھے. امام جعفر کا گمان درست ثابت ہوا السفیانی کو قتل کیا گیا

المھدی کا اعلان

بحارالانوار ج ۲۵ ص ۹۱۱ ص ۸۴ میں روایت ہے ، ابو بصیر ابو عبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت نقل کرتے ہیں

راوی: میں نے عرض کیا میں آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں، قائم علیہ السلام کا خروج کب ہو گا؟

امام جعفر صادق: اے ابا محمد! ہم اہل بیت علیہ السلام اس وقت کو متعین نہیں کرتے، آپ نے فرمایا کہ وقت مقرر کر دینے والے جھوٹے ہیں، لیکن اے ابو محمد قائم کے خروج سے پہلے پانچ کام ہوں گے ماہ رمضان میں آسمان سے نداء آئے گی سفیانی کا خروج ہو گا، خراسانی کا خروج ہو گا، نفس ذکیہ کا قتل ہو گا بیداء میں زمین دھنس جائے گی۔

راوی: میں نے پوچھا کس طرح نداء آئے گی؟

امام علیہ السلام: حضرت قائم علیہ السلام کا نام اور آپ کے باپ کے نام کے ساتھ لیا جائے گا اور اسی طرح اعلان ہو گا فلاں کا فلاں بیٹا قائم آل محمد علیہم السلام ہیں، ان کی بات کو سنو اور ان کی اطاعت کرو، اللہ کی کوئی بھی ایسی مخلوق نہیں بچے گی کہ جس میں روح ہے مگر یہ کہ وہ اس آواز کو سنے گی سو یا

ہوااس آواز سے جاگ جائے گااور اپنے گھر کے صحن میں دوڑ کر آجائے گااور پردہ والی عورت اپنے پردے سے باہر نکل آئے گی، قائم علیہ السلامیہ آواز سن کر خروج فرمائیں گے یہ آواز جبرئیل علیہ السلام کی ہو گی

بحار الانوار محمد باقر المجلسیی میں ہے

علي بن الحسين، عن محمد العطار، عن محمد بن الحسن الرازي، عن محمد بن علي، عن ابن جبلة، عن علي بن أبي حازم عن أبي بصير، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قلت له: جعلت فداك متى خروج القائم عليه السلام ؟ فقال: يابا محمد إنا أهل بيت لانوقت، وقد قال محمد عليه السلام: كذب الوقاتون، يا با محمد إن قدام هذا الامر خمس علامات أولهن النداء في شهر رمضان، وخروج السفياني، وخروج الخراساني وقتل النفس الزكية، وخسف بالبيداء. ثم قال: يابا محمد إنه لابد أن يكون قدام ذلك الطاعونان: الطاعون الابيض والطاعون الاحمر، قلت: جعلت فداك أي شئ الطاعون الابيض ؟ وأي شئ الطاعون الاحمر ؟ قال: الطاعون الابيض الموت الجاذف، والطاعون الاحمر السيف ولا يخرج القائم حتى ينادى باسمه من جوف السماء في ليلة ثلاث وعشرين [في شهر رمضان] ليلة جمعة، قلت: بم ينادى ؟ قال: باسمه واسم أبيه: ألا إن فلان بن فلان قائم آل محمد فاسمعوا له وأطيعوه، فلا يبقى شئ خلق الله فيه الروح إلا سمع الصيحة فتوقظ النائم، ويخرج إلى صحن داره، وتخرج العذراء من خدرها، ويخرج القائم مما يسمع، وهي صيحة جبرئيل عليه السلام.

علی بن ابی حازم سند میں مجہول الحال ہے

ابی بصیر، ابی عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام سے پوچھامیں آپ پر قربان ہوں قائم علیہ السلام کا خروج کب ہو گا؟ فرمایا اے ابو محمد ہم اہل بیت اس کا وقت متعین نہیں کرتے اور بلا شبہ محمد علیہ السلام نے فرمایا وقت نکالنے والے کذاب ہیں۔اے ابو محمد اس امر کے شروع میں پانچ علامات ہیں پہلی شہر رمضان میں آسمان سے نداء آنا اور سفیانی کا خروج اور خراسانی کا خروج اور نفس الزکیہ کا قتل اور بیداء میں زمین کا دھنسنا۔ پھر امام نے فرمایا اس سے پہلے طاعون ہونا ہو گا سفید والا اور سرخ والا۔ میں نے پوچھا یہ سفید والا کیا ہے اور سرخ والا کیا ہے ؟ فرمایا طاعون سفید جلدی جلدی

موتیں ہونا ہے اور سرخ طاعون ہونا تلوار ہے اور قائم نہیں نکلیں گے یہاں تک کہ آسمان کے بیچ سے آواز آئے ۲۳ رمضان کو جمعہ کی رات میں نے پوچھا وہ پکاریں گے ؟فرمایا نام سے اور باپ کے نام سے کہ خبر دار فلاں بن فلاں قائم ال محمد ہے اس کی بات سنو اور اطاعت کرو پس کوئی بھی ذی روح نہیں رہے گا جو اس چیخ کو نہ سن لے کہ سونے والا اٹھ کھڑا ہو گا اور حجرے سے نکل کر صحن میں آئے گا... اور یہ چیخ جبریل کی ہو گی

بحار الانوار محمد باقر المجلسی میں ہے

ابن عصام، عن الكليني، عن القاسم بن العلا، عن إسماعيل بن علي القزويني (4) عن علي بن إسماعيل، عن عاصم بن حميد، عن محمد بن مسلم قال: سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول: القائم منصور بالرعب مؤيد بالنصر، تطوى له الارض وتظهر له الكنوز، ويبلغ سلطانه المشرق والمغرب، ويظهر الله عزوجل به دينه ولو كره المشركون. فلا يبقي في الارض خراب إلا عمر، وينزل روح الله عيسى بن مريم عليهما السلام فيصلي خلفه، فقلت له يا ابن رسول الله متى يخرج قائمكم ؟ قال: إذا تشبه الرجال بالنساء، والنساء بالرجال، واكتفى الرجال بالرجال، والنساء بالنساء وركب ذوات الفروج السروج، وقبلت شهادات الزور، وردت شهادات العدل واستخف الناس بالدماء، وارتكاب الزناء، وأكل الربا، واتقي الاشرار مخافة ألسنتهم، وخرج السفياني من الشام واليماني من اليمن، وخسف بالبيداء، وقتل غلام من آل محمد صلى الله عليه وآله بين الركن والمقام اسمه محمد بن الحسن النفس الزكية وجاءت صيحة من السماء بأن الحق فيه، وفي شيعته، فعند ذلك خروج قائمنا. فإذا خرج أسند ظهره إلى الكعبة، واجتمع إليه ثلاث مائة وثلاثة عشر رجلا وأول ما ينطق به هذه الآية " بقية الله خير لكم إن كنتم مؤمنين " ثم يقول: أنا بقية الله في أرضه فإذا اجتمع إليه العقد، وهو عشرة آلاف رجل خرج فلا يبقى في الارض معبود دون الله عزو جل، من صنم وغيره إلا وقعت فيه نار فاحترق، وذلك بعد غيبة طويلة، ليعلم الله من يطيعه بالغيب ويؤمن به.

جب محمد بن حسن نفس الزکیہ کا قتل ہو گا پھر قائم نکلے گا

الفصول المھمۃ فی اصول الائمۃ-الحر العاملی از محمد بن الحسن الحر العاملی کی روایت ہے

عن أحمد، عن علي بن الحكم، عن ابي ايوب الخزاز، عن عمر بن حنظلة، قال: سمعت ابا عبد الله ع يقول: خمس علامات قبل قيام القائم، الصيحة (1)، والسفياني (2)، والخسف (3)، وقتل النفس الزكية (4)، واليماني (5) فقلت: جعلت فداك ان خرج احد من أهل بيتك قبل هذه العلامات أنخرج معه ؟ قال: لا

عمر بن حنظلة نے ابو عبد اللہ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا پانچ علامات ہیں القائم کے خروج سے قبل اول چیخ دوم سفیانی سوم دھنسنا چہارم نفس الزکیہ کا قتل پنجم یمانی - میں نے پوچھا میں آپ پر فدا ہوں اگر اہل بیت میں سے کوئی اس سے قبل خروج کرے تو کیا میں بھی خروج کروں ؟ فرمایا نہیں

سند میں عمر بن حنظلۃ العجلی البکری الکوفی ہے

الکافی میں اس پر روایت ہے

ما رواه محمد بن يعقوب ، عن علي بن إبراهيم ، عن محمد بن
: عيسى ، عن يونس ، عن يزيد بن خليفة ، قال : قلت لابي عبدالله عليه السلام
إن عمر بن حنظلة أتانا عنك بوقت ، فقال أبوعبدالله عليه السلام : إذا
لا يكذب علينا (الحديث) . الكافي : الجزء 3 ، باب وقت الظهر والعصر من كتاب
. الصلاة 5 ، الحديث 1

یزید بن خلیفۃ نے امام ابو عبد اللہ سے پوچھا یہ عمر بن حنظلۃ ہمارے پاس آپ کی طرف سے آیا تھا فرمایا اگر یہ جھوٹ نہ کہہ رہا ہو

کلینی نے مزید اس کے جھوٹا ہونے کا حوالہ دیا ہے

رواه الكليني عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن عمر بن حنظلة عن أبي عبد الله (عليه السلام) قال: [يا عمر لا تحملوا على شيعتنا وارفقوا بهم فان الناس لا يحتملون ما تحملون

مستدرک سفینۃ البحار ج 10 میں ہے کہ وقتل غلام من آل محمّد بين الركن والمقام اسمه محمّد بن الحسن النفس الزكيّة ایک لڑکے کا قتل ال محمد میں سے ہو گا رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان جس کا نام ہو گا محمد بن حسن النفس الزكيّة

عربوں میں یہ معروف تھا کہ شخص کو اس کے دادا سے ولدیت دی جاتی
مثلا امام احمد بن حنبل میں حنبل دادا کا نام ہے
ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو محمد ابن عبد المطلب کہا

لہذا یہاں محمد بن حسن النفس الزکیّۃ سے مراد محمد بن عبد اللہ بن حسن ہی ہیں جو المہدی تھے

تبصرہ

ابو مسلم خراسانی کا خروج ہو گیا اور محمّد بن عبد للہ المھدی نفس الزکیہ کا بھی خروج ہو چکا. ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ رویوں کا گمان تھا کہ حسین کی نسل سے المہدی ظاہر ہونے والا ہے- لیکن دو نشانیاں رمضان میں آسمان سے نداء اور بیدا میں زمین کا دھنسا نہیں ہوا-
یہ تمام نشانیاں ایک ساتھ ظاہر ہونی تھیں لیکن نہیں ہوئیں !

شیعان بنو حسین نے جی کے پھپولے پھوڑنے کے لئے روایت گھڑی- کتاب الفتن از نعیم بن حماد میں ہے

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، وَرِشْدِينُ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي قَبِيلٍ، عَنْ أَبِي رُومَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّودَ فَالْزَمُوا الْأَرْضَ فَلَا تُحَرِّكُوا أَيْدِيَكُمْ، وَلَا أَرْجُلَكُمْ، ثُمَّ يَظْهَرُ قَوْمٌ ضُعَفَاءُ لَا يُؤْبَهُ لَهُمْ، قُلُوبُهُمْ كَزُبَرِ الْحَدِيدِ، هُمْ أَصْحَابُ الدَّوْلَةِ، لَا يَفُونَ بِعَهْدٍ وَلَا مِيثَاقٍ، يَدْعُونَ إِلَى الْحَقِّ وَلَيْسُوا مِنْ أَهْلِهِ، أَسْمَاؤُهُمُ الْكُنَى، وَنِسْبَتُهُمُ الْقُرَى، وَشُعُورُهُمْ مُرْخَاةٌ كَشُعُورِ النِّسَاءِ، حَتَّى يَخْتَلِفُوا فِيمَا بَيْنَهُمْ، ثُمَّ يُؤْتِي اللَّهُ الْحَقَّ مَنْ يَشَاءُ»

علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب تم کالے جھنڈے دیکھو تو زمین کو لازم کرنا (یعنی اپنی جگہ ہی رہنا) اور اپنے ہاتھوں اور پیروں کو حرکت نہ دینا (یعنی ان کے ساتھ بیعت نہ کرنا اور ان کی مدد کے لیے نہ بڑھنا) پھر ایک کمزور قوم ظاہر ہو گی جس کی پرواہ نہیں کی جاتی تھی کہ جن کے دل لوہے کے مانند سخت ہوں گے وہ نہ کوئی عہد پورا کریں گے نہ کوئی میثاق، اگرچہ حق کی طرف بلائیں گے لیکن اس کے اہل نہ ہوں گے اور ان کے نام کنیت ہوں گے اور ان کی نسبتی کی طرف منسوب اور ان کا ذہنی شعور عورتوں کی طرح کا ہو گا یہاں تک کہ ان میں اختلاف ہو گا پھر اللہ حق اس کو دے گا جس کو چاہے گا

اس کی سند میں ابو رومان مجہول الحال ہے

باب ۳: روایات کا معاشی پہلو

مستدرک الحاکم اور ابن ماجہ کی روایت ہے

أخبرني أبو العباس محمد بن أحمد المحبوبي بمرو ، ثنا سعيد بن مسعود ، ثنا النضر بن شميل ، ثنا سليمان بن عبيد ، ثنا أبو الصديق الناجي ، عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه ، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، قال : « يخرج في آخر أمتي المهدي يسقيه الله الغيث ، وتخرج الأرض نباتها ، ويعطي المال صحاحا ، وتكثر الماشية وتعظم الأمة ، يعيش سبعا أو ثمانيا » يعني حججا

أبي سعيد الخدري رضي الله عنه سے روایت ہے کہ بے شک رسول الله صلى الله عليه وسلم نے فرمایا میری امت کے آخر میں المہدی نکلے گا جس کے لئے الله بارش برسائے گا اور زمین سے نباتات نکالے گا اور مال بھر بھر دے گا … سات یا آٹھ سال رہے گا

ابن ماجہ کی روایت ہے[37]

حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْعُقَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِي صِدِّيقٍ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ –صلى الله عليه وسلم– قَالَ « يَكُونُ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ إِنْ قُصِرَ فَسَبْعٌ وَإِلاَّ فَتِسْعٌ فَتَنْعَمُ فِيهِ أُمَّتِي نَعْمَةً لَمْ يَنْعَمُوا مِثْلَهَا قَطُّ تُؤْتَى أُكُلَهَا وَلاَ تَدَّخِرُ مِنْهُمْ شَيْئًا وَالْمَالُ يَوْمَئِذٍ كُدُوسٌ فَيَقُومُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ يَا مَهْدِيُّ أَعْطِنِي فَيَقُولُ خُذْ

37

عبد العليم البستوي نے كتاب الاحاديث الواردة في المهدي في ميزان الجرح والتعديل میں اس کو صحیح قرار دیا ہے جبکہ امام احمد کے نزدیک اس کی سند منقطع ہے -

أبي سعيد الخدري رضي الله عنه سے روایت ہے کہ بے شک رسول الله صلى الله عليه وسلم نے فرمایا میری امت میں المہدی ہو گا اگر کم ہو تو سات ورنہ نو ، امت اس سے نعمت پائے گی جیسی پہلے کبھی نہیں اور کوئی چیز اور مال کم نہ ہو گا ...

اس روایت میں یہ واضح نہیں کہ سات، نو سے کیا مراد ہے سال یا ماہ؟

ان دونوں کی اسناد میں أبو الصديق الناجي بكر بن عمرو المتوفی ۱۸۰ھ ہیں ان کا نام بكر بن قيس بھی لیا جاتا ہے -ان کے لئے ابن سعد الطبقات الکبری میں کہتے ہیں

قال: ويتكلمون في أحاديثه ويستنكرونها

ابن سعد کہتے ہیں ان کی احادیث پر کلام کیا جاتا ہے اور ان کا انکار کیا جاتا ہے

امام احمد العلل میں کہتے ہیں کہ وَکِیعٌ نے کہا

قال فأما حديث زيد العمي عن أبي الصديق ليس بشيئ

زید العمی کی إبي الصديق سے حدیث کوئی چیز نہیں

مسند احمد میں اس کی ایک اور سند بھی ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ – صلى الله عليه وسلم

اس کی سند میں الْعَلَاءُ بْنُ بَشِيرٍ ہے تہذیب الکمال کے مطابق

مجهول لم يرو عنه غير المعلى بن زياد

مجھول ہے اس سے سوائے غیر المعلی بن زیاد کے کوئی اور روایت نہیں کرتا

کتاب حلية الأولياء وطبقات الأصفياء از نعیم بن حماد کی روایت ہے

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَ: ثنا الْحَارِثُ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ: ثنا هَوْذَةُ قَالَ: ثنا عَوْفٌ الْأَعْرَابِيُّ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَتُمْلَأَنَّ الْأَرْضُ ظُلْمًا وَعُدْوَانًا، ثُمَّ لَيَخْرُجَنَّ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، أَوْ قَالَ مِنْ عِتْرَتِي، مَنْ يَمْلَؤُهَا قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ [ص:102] ظُلْمًا وَعُدْوَانًا». مَشْهُورٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الصِّدِّيقِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَرَوَاهُ مِنَ التَّابِعِينَ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ مَطَرٌ الْوَرَّاقُ، وَعَنْهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

سیر الاعلام النبلا از امام الذھبی کے مطابق

وَقَالَ أَحْمَدُ بنُ زُهَيْرٍ: عَنْ يَحْيَى: هَوْذَةُ بنُ خَلِيْفَةَ، عَنْ عَوْفٍ ضَعِيْفٌ

هَوْذَةُ بنُ خَلِيْفَةَ ، عَوْفٌ الْأَعْرَابِيّ سے روایت کرنے میں ضعیف ہے

لہذا یہ بھی ضعیف سند ہے[38]

مسند ابو یعلی کی روایت ہے[39]

حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى الْمَوْصِلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَوْفٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الصِّدِّيقِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَمْتَلِئَ الْأَرْضُ ظُلْمًا وَعُدْوَانًا، ثُمَّ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي»، أَوْ قَالَ: «مِنْ عِتْرَتِي، فَيَمْلَؤُهَا قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَعُدْوَانًا»

ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ زمین ظلم وجور سے بھرے گی پھر ایک رجل میرے اہل بیت میں سے نکلے گا یا کہا میرے خاندان میں سے اور اس کو عدل وانصاف سے بھرے گا جیسی یہ ظلم وعدوان سے بھری تھی

---

[38] عبد العليم البستوي نے كتاب الاحاديث الواردة في المهدي في ميزان الجرح والتعديل میں اس کو صحیح قرار دے دیا ہے

[39] البستوی نے اس کو اسناد صحیح قرار دیا ہے

امام احمد العلل میں لکھتے ہیں

وقال عبد الله: حدثني محمد بن أبي بكر، قال: سمعت عمي عمر بن علي يقول: رأيت عبد الله بن المبارك في مسجدنا هذا عند المنارة يقول لجعفر بن سليمان: رأيت أيوب؟ قال: نعم، قال: ورأيت ابن عون؟ قال: نعم، قال: ورأيت يونس؟ قال: نعم، قال: فكيف لم تجالسهم، وجالست عوفًا، والله ما رضي عوف ببدعة حتى كانت فيه بدعتان: كان قدريًا، وكان شيعيًا

عبد اللہ بن مبارک مسجد میں تھے اور انہوں نے جعفر بن سلیمان سے کہا ... تم عوف بن إبي جميلة العبدی کے ساتھ بیٹھ جاتے ہو اور اللہ کی قسم یہ بدعت سے راضی نہ ہوا یہاں تک کہ اس میں دو بدعات آ گئیں ایک قدری ہونا اور ایک شیعہ ہونا

الذھبی تاریخ الاسلام میں اس کے بارے میں بتاتے ہیں

قُلْتُ: وَكَانَ قَدَرِيًّا، فَرَوَى بُنْدَارٌ، وَغَيْرُهُ عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَوْفًا الأَعْرَابِيَّ وَحَدَّثَ بِحَدِيثِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوقِ، فَقَالَ: كَذَبَ عَبْدُ اللَّهِ

الذھبی نے کہا کہ یہ قدری تھا اور بندار اور دیگر نے یحییٰ القطان سے روایت کیا ہے کہا میں نے عوف بن إبي جميلة العبدی سے سنا اور اس نے سچوں میں سچے (رسول اللہ سے روایت کیا) اور کہا جھوٹ کہا عبد اللہ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) نے

قال بندار كان قدريا رافضيا شيطانا

بندار اس کو قدری رافضی شیطان کہتے

مہدی یا ابن زبیر

کچھ روایات ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے شیعوں نے بنائی ہیں جن کو امام المہدی پر لگا دیا جاتا ہے-
تاریخ ابو زرعہ دمشقی میں ہے
وَكَانَتِ الْحَرَّةُ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ لِلَيْلَتَيْنِ بَقِيَتَا مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.
حرہ کا واقعہ بدھ ، سن ٦٣ ہجری میں ذوالحجہ کی آخری چند راتوں میں ہوا
الحرہ نام کا مدینہ کا ایک محلّہ تھا جہاں یزید بن معاویہ کے دور میں بلووں کا آغاز ہوا۔بلوائی مدینہ کا امن خراب کر رہے تھے اور لوگوں کو منفی تقاریر سے تشدد و خروج پر اکسا رہے تھے۔اس میں امیر المومنین یزید کے بارے میں بتایا جا رہا تھا کہ وہ ان لونڈیوں کو نکاح میں لے رہے ہیں جو معاویہ رضی اللہ عنہ کی لونڈیاں تھیں۔باپ کی لونڈی اولاد پر حرام ہو جاتی ہے لیکن یزید ان کو حلال کر رہا ہے۔دوسرے الزامات میں کہا جا رہا تھا کہ یزید شراب بھی پیتا ہے اور بندروں سے کھیلتا ہے۔اس طرح ایک لسٹ تھی جو شام سے دور مدینہ کے عوام میں پھیلائی جا رہی تھی-الذھبی تاریخ الاسلام میں لکھتے ہیں ابن الزبیر نے حکم دیا کہ مدینہ و حجاز سے بنو امیہ کو نکال دیا جائے
وكان ابن الزبير أمر بإخراج بني أمية ومواليهم من مكة والمدينة إلى الشام،
اس پر چار ہزار مسلمانوں کو مدینہ سے نکال دیا گیا جب یہ لوگ وادی القری پر پہنچے تو مسلم بن عقبہ سے ملے جس نے حکم دیا کہ نہیں واپس جاؤ
فخرج منهم أربعة آلاف فيما يزعمون، فلما صاروا بوادي القرى أمرهم مسلم بالرجوع معه
ابن زبیر اس سے پہلے مروان بن حکم کو بھی مدنیہ سے بیماری کی حالت میں نکلوا چکے تھے اور انہوں نے یہ وطیرہ بنا لیا تھا کہ خاندان کی بنیاد پر مسلمانوں کو الگ کیا جائے
ابن حجر نے مروان بن الحکم کے ترجمہ میں لکھا ہے
ولم يزل بالمدينة حتى أخرجهم ابن الزبير منها، وكان ذلك من أسباب وقعة الحرة
یہ مدینہ سے نہ نکلے حتی کہ ابن زبیر نے ان کو نکالا اور یہ واقعہ حرہ کا سبب بنا
ابو داود کی روایت ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِى أَبِى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِى الْخَلِيلِ عَنْ صَاحِبٍ لَهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِىِّ -صلى الله عليه وسلم- عَنِ النَّبِىِّ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ « يَكُونُ اخْتِلاَفٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ وَذَلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَالْخَيْبَةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيمَةَ كَلْبٍ فَيَقْسِمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِى النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ -صلى الله عليه وسلم- وَيُلْقِى الإِسْلاَمُ بِجِرَانِهِ إِلَى الأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يُتَوَفَّى وَيُصَلِّى عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ ». قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامٍ « تِسْعَ سِنِينَ ». وَقَالَ بَعْضُهُمْ « سَبْعَ سِنِينَ

ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ ایک خلیفہ کی موت پر اختلاف ہوگا، تو اہل مدینہ میں سے ایک شخص بھاگ کر مکہ مکرمہ آجائے گا مگر لوگ ان کے انکار کے باوجود ان کو خلافت کے لئے منتخب کریں گے، چنانچہ حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان ان کے ہاتھ پر لوگ بیعت کریں گے۔ پھر ملک شام سے ایک لشکر ان کے مقابلے میں بھیجا جائے گا، لیکن یہ لشکر "بیداء" نامی جگہ میں جو کہ مکہ و مدینہ کے درمیان ہے، زمین میں دھنسا دیا جائے گا، پس جب لوگ یہ دیکھیں گے تو ملک شام کے ابدال اور اہل عراق کی جماعتیں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے بیعت کریں گی۔ پھر قریش کا ایک آدمی جس کی ننھیال قبیلہ بنو کلب میں ہوگی آپ کے مقابلہ میں کھڑا ہوگا۔ آپ بنو کلب کے مقابلے میں ایک لشکر بھیجیں گے وہ ان پر غالب آئے گا اور بڑی محرومی ہے اس شخص کے لئے جو بنو کلب کے مالِ غنیمت کی تقسیم کے موقع پر حاضر نہ ہو۔۔۔

اس روایت کی سند میں اضطراب ہے قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ صَاحِبٍ لَهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ سے بھی روایت کرتے ہیں اسی طرح قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ مجاہد، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ کی سند سے بھی یہ روایت نقل ہوئی ہے اور قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ کی سند سے بھی نقل ہوئی ہے[40]۔

[40] الألباني کہتے ہیں ضعیف (د) 4286 ، دوسری سند جو حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، سے ہے اسکو بھی البانی ضعیف کہتے ہیں- اس کی قَتَادَةَ، عَنْ صَالِحِ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ مُجَاهِد، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ والی سند کو بھی البانی ضعیف کہتے ہیں دیکھیتے "الضعيفَة" (1965) و (6484) مسند احمد کی سند کو شعيب الأرناؤوط: إسناده ضعيف کہتے ہیں- حسين سليم أسد الدّاراني اس کو حسن کہتے ہیں - الهيثمي في "مجمع الزوائد" 7/ 315 باب: ما جاء في المهدي، میں کہتے ہیں رواه الطبراني في الأوسط ورجاله رجال الصحيح

اس کی تمام اسناد ضعیف میں اور متن بھی صحیح نہیں۔
علل دار قطنی کے مطابق
وَسُئِلَ عَنْ حَديث عَبْد اللَّه بْنِ الْحَارِث بن نوفل، عن أم سَلَمَة، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قال: يبايع بين الركن والمقام لرجل وعدتهم عدة أهل بدر، فتأتيه عصابة من أهل العراق ... الْحَدِيثَ.
فَقَالَ: يَرْوِيه قَتَادَةُ، وَاخْتُلِفَ عَنْهُ؛
فَرَوَاهُ عمران القطان، عن قتادة، عن صالح أبي الخليل، عن عبد الله بن الحارث، عن أم سلمة
وخالفه هشام الدستوائي؛ فرواه عن قتادة، عن أبي الخليل، عن أم سلمة، ولم يذكر عبد الله بن الحارث
وخالفهما معمر، رواه عن قتادة، عن مجاهد، عن أم سلمة،
وروي عن إدريس الأودي، عن قتادة، عن أم سلمة.

عمران القطان نے کہا کہ ام سلمہ اور صالح أبي الخليل کے درمیان عبد الله بن الحارث ہیں جبکہ هشام الدستوائي نے کہا صالح أبي الخليل نے براہ راست سنی اور عبد اللہ بن حارث نہیں کہا اور معمر نے کہا مجاہد نے ام سلمہ سے سنا

علل ابن ابی حاتم کے مطابق اس کی سند میں هِشَامِ ابن أبي عبد الله الدَّستوائي نے کہا جو صاحب لہ کہ تو ان سے مراد عبد اللہ بْنُ الْحَارِثِ ہیں - جبکہ دار قطنی کے مطابق اس میں راوی نے عبد اللہ بن حارث نہیں کہا ہے

قال الطبراني: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الصَّبَّاحِ الرَّقِّيِّ، ثنا عُبَيْدُ الله بْنُ عَمْرٍو، عَنْ مَعْمَرٍ، [عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُجَاهِد، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
تخريج: المعجم الكَبِير (٩٣١) والأوسط (١١٥٣) للطبراني (المتوفى: ٣٦٠هـ)؛
یہاں سند میں قتادہ اور مجاہد کے درمیان سے ابو خلیل ساقط ہے۔
طبرانی کہتے ہیں کہ عبید اللہ بن عمرو نے کہا کہ میں نے یہ حدیث لیث کو بیان کی تو لیث نے کہا کہ مجھے یہ حدیث مجاہد نے بیان کی ہے۔ طبرانی کہتے ہیں کہ اس حدیث کو معمر سے عبید اللہ کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا۔ البانی کہتے ہیں وہ ثقہ ہے لیکن اس کی سند میں قتادہ پر اضطراب ہے
یہ روایت ضعیف ہے البانی نے نزدیک لیکن عاصم عمر کتاب میں اس کے فوائد گنواتے ہیں

فائدہ ❶ : بنی ہاشم کے وہ شخص جن کے ہاتھ پر بیعت کی جائے گی وہ محمد ابن عبداللہ ہونگے جو مہدی کے لقب سے مشہور ہونگے۔

طبرانی کی دوسری روایت میں ہے کہ بیعت کرنے والوں کی تعداد میدانِ بدر کے صحابہ کے برابر یعنی تین سو تیرہ ہوگی۔ (المعجم الاوسط، ج:۹، ص:۱۷۶)

فائدہ ❷ : حدیث میں لفظ ''مدینہ'' سے مراد اگر مدینہ منورہ ہے تو وفات پانے والا حکمران سعودیہ کا ہی ہوگا جسکے بعد اسکے جانشین پر اختلاف ہوگا۔ اور امیر مہدی مدینہ منورہ سے مکہ آجائیں گے (اختلاف سے بچنے کے لئے) یالفظِ مدینہ سے مراد بادشاہ کا شہر ہے۔ (عون المعبود)

فائدہ ❸ : حضرت مہدی کی بیعت کی خبر ملتے ہی ایک لشکر انکے خلاف نکلے گا، اس کا مطلب یہ ہے کہ کفار حضرت مہدی کے انتظار میں ہونگے اور اپنے جاسوسوں کے ذریعے حرم شریف کی خبریں رکھتے ہونگے، اس روایت میں صرف اتنا ذکر ہے کہ لشکر بھیجنے والے کی ننیہال بنوکلب میں ہوگی، اس کی تشریح کرتے ہوئے تور بشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''جب سفیانی حضرتِ مہدی سے اختلاف کرے گا تو انکے خلاف اپنی ننیہال والوں سے مدد طلب کرے گا۔'' (عون المعبود)

اس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت بنوکلب بھی عرب کے کسی ملک پر حکمران ہونگے اور اسلام کے دشمن ہونگے۔ طبرانی کی ہی دوسری روایات میں اس شخص کے بارے میں یہ آیا ہے کہ اس کا تعلق قریش سے ہوگا اور بعض دیگر روایات میں ہے کہ وہ سفیانی کے نام سے مشہور ہوگا، اس کا ذکر ہم آگے کریں گے۔

فائدہ ❹ : بیدا شام میں بھی ہے اور ایک بیداء اردن میں ہے۔ لیکن شارح مسلم امام نوویؒ کے مطابق یہاں بیدا سے مراد مدینہ منورہ والا بیدا ہے۔ جو ذوالحلیفہ کے قریب ہے۔

جب پہلا لشکر بیداء میں دھنس جائے گا تو اسکے بعد حضرتِ مہدی مجاہدین کو لیکر شام کی طرف جائینگے اور وہاں دوسرے لشکر سے قتال کرینگے اور اس کو شکست دینگے۔ اس جنگ کو ہی حدیث میں جنگِ کلب کہا گیا ہے اور اس لشکر کے سردار جو سفیانی کے لقب سے مشہور ہوگا اس کو اسرائیل میں بحیرہ طبریہ (Lake of Tiberias) کے قریب قتل کرینگے۔ (بحوالہ السنن الواردہ فی الفتن)
(دیکھیں نقشہ نمبر۲)

فائدہ ❺ : ''ابدال'': ابدال اولیا اللہ کے ایک گروہ کو کہتے ہیں۔ دنیا میں کل ابدال کی تعداد ستّر رہتی ہے۔ اس میں سے چالیس ابدال تو شام (سوریا، فلسطین، اردن، لبنان وغیرہ) میں رہتے ہیں اور تیس ابدال باقی ملکوں میں رہتے ہیں۔ علامہ سیوطیؒ نے جمع الجوامع میں حضرت علیؓ کی یہ روایت نقل کی ہے ''ابدال نے یہ جو درجہ پایا ہے وہ بہت زیادہ نماز روزہ کرنے کی وجہ سے نہیں پایا

۱- لشکر کا دھنسنا؟ صحیح بخاری کی حدیث کے مطابق ایک لشکر کعبہ کو ڈھانے کے لئے آئے گا جس کو دھنسایا جائے گا لیکن اس روایت کے مطابق کوئی شخص اہم ہو گا اس کی حفاظت کی وجہ سے ایسا ہو گا[41]-

المھدی کی روایت کے شاہد کے طور پر سنن ابو داود اور صحیح مسلم کی روایت بھی پیش کی جاتی ہے جو ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قریش کا ایک شخص کعبہ کی پناہ لے گا اس کا مخالف لشکر جب بیداء پر پہنچے گا تو دھنس جائے گا-

صحیح مسلم، بَابُ الْخَسفِ بِالْجَيْشِ الَّذِي يَؤُمُّ الْبَيْتَ کی روایت ہے

حَدَّثنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ – وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ، قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا وقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثنَا – جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ، قَالَ: دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ وَأَنَا مَعَهُمَا، عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، فَسَأَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِ، وَكَانَ ذَلِكَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَعُوذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ، فَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ، فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا؟ قَالَ: «يُخْسَفُ بِهِ مَعَهُمْ، وَلَكِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نِيَّتِهِ» وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: هِيَ بَيْدَاءُ الْمَدِينَةِ، حَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ،

---

41 عموما ان روایات کو متفق علیہ لکھ دیا جاتا ہے حالانکہ اس کے متن میں امام بخاری اور مسلم کا اختلاف ہے- صحیح مسلم میں ہے
ابوبکر بن ابی شیبہ، یونس بن محمد، قاسم بن محمد، قاسم بن فضل حدّانی، محمد بن زیاد، حضرت عبد اللہ بن زبیر، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیند میں اپنے ہاتھ پاؤں کو ہلایا تو ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ نے اپنی نیند میں وہ عمل کیا جو پہ لے نہ کرتے تھے؟ تو آپؐ نے فرمایا تعجب ہے! کہ میری امت کے کچھ لوگ بیت اللہ کا ارادہ کریں گے، قریش کے ایک آدمی کو پکڑنے کے لئے جس نے بیت اللہ میں پناہ لی ہوگی، یہاں تک کہ جب وہ ایک ہموار میدان میں پہنچیں گے تو انہیں دھنسا دیا جائے گا، ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! راستے میں تو سب لوگ جمع ہوتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! ان میں بااختیار، مجبور اور مسافر بھی ہوں گے جو ایک ہی دفعہ ہلاک ہو جائیں گے اور مختلف طریقوں سے نکلیں گے اور انہیں ان کی نیتوں پر اٹھایا جائے گا-

بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِهِ: قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا جَعْفَرٍ، فَقُلْتُ: إِنَّهَا إِنَّمَا قَالَتْ: بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: كَلَّا، وَاللهِ إِنَّهَا لَبَيْدَاءُ الْمَدِينَةِ

قتیبہ بن سعید، ابو بکر بن ابی شیبہ، اسحاق بن ابراہیم، جریر، عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ میں حارث بن ابی ربیعہ اور عبد اللہ بن صفوان کے ہمراہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان دونوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس لشکر کے بارے میں سوال کیا جسے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دوران دھنسایا گیا تھا[42]، تو سیدہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک پناہ لینے والا بیت اللہ کی پناہ لے گا، پھر اس کی طرف لشکر بھیجا جائے گا، وہ جب ہموار زمین میں پہنچے گا تو انہیں دھنسا دیا جائے گا، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! جس کو زبردستی اس لشکر میں شامل کیا گیا ہو اس کا کیا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اُسے بھی ان کے ساتھ دھنسا دیا جائے گا، لیکن قیامت کے دن اسے اس کی نیت پر اٹھایا جائے گا، ابو جعفر نے کہا بیداء سے مدینہ مراد ہے۔

---

42 http://anwar-e-islam.org/node/30678#.VhWrafmqqko

ایک اور ترجمہ ہو سکتا ہے کہ ہم نے ام سلمہ سے سوال کیا اس لشکر کے بارے میں جس کو دھنسا دیا جائے گا، ابن زبیر کے ایام میں

لیکن دونوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا ابن زبیر کے دور میں بھی زندہ تھیں جبکہ مورخین سے یہ ثابت نہیں

راقم کی رائے میں یہ روایات ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے حق میں گھڑی گئی ہیں جو لوگوں نے امام مہدی سے متعلق سمجھ لیا ہے – کیونکہ ابن زبیر مدینہ کے تھے پھر وہاں سے مکہ گئے اور ان کو لوگوں نے خلیفہ بنا دیا – ان کی سر کوبی کے لئے لشکر بھیجا گیا – بنو کلب أصل میں یزید بن معاویہ کی والدہ کا حوالہ ہے جو بنو کلب کی تھیں – اگرچہ ایسا نہیں ہوا کہ یزید کا لشکر مکہ پہنچا ہو لیکن یہ روایت گھڑی گئی اور پیش بندی کے لئے بلوائیوں کے تھیلے میں موجود تھی - ابن زبیر کا توسیع کعبہ کا منصوبہ بھی ان لوگوں کا روایت کردہ ہے جو واقعہ حرہ میں قتل ہوئے ہیں مثلا عبداللہ بن محمد بن ابی بکر – بعد میں اپنی خلافت میں ابن زبیر نے توسیع شدہ کعبہ میں پناہ لی اور عوام کو باہر شامی لشکر کے رحم و کرم چھوڑ دیا جو منجنق سے پتھر پھینک رہا تھا – لیکن کوئی زمین کا دھنسا نہ ہوا- ابن زبیر کو اس قسم کے راویوں نے غلط مشورے دیے اور ابن زبیر نے اپنی حکمت عملی ان پیشنگوئییوں پر رکھ لی جن کے راوی منفرد اور مشکوک تھے - اللہ ان کو معاف کرے ، صحابی ہونے کے باوجود ابن زبیر کی خلافت کو اللہ تعالی نے ختم کر دیا

طبقات ابن سعد ج 4 ص ۳۴۰-۳۴۱ کے مطابق ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی وفات ۵۹ ھ ہے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی

ابن حبان ثقات میں کہتے ہیں
وَمَاتَتْ اِم سَلَمَة سنة تسع وَخمسين
ام سلمہ ۵۹ ھ میں وفات ہوئی

صحیح مسلم کی اس روایت میں الفاظ ہیں حارث بن ابی ربیعہ اور عبد اللہ بن صفوان کے ہمراہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان دونوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس لشکر کے بارے میں سوال کیا جسے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دوران دھنسایا گیا تھا جبکہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے ابن زبیر کی خلافت کا دور نہیں دیکھا !
یہ روایت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بھی نقل کی گئی ہے۔
صحیح مسلم میں ہے
عمرو ناقد، ابن ابی عمرو، سفیان بن عیینہ، امیہ بن صفوان، عبد اللہ بن صفوان، ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، آپؐ نے فرمایا: اِس گھر والوں سے لڑنے کے ارادہ سے ایک لشکر چڑھائی کرے گا، یہاں تک کہ جب وہ زمین کے ہموار میدان میں ہوں گے تو ان کے درمیانی لشکر کو دھنسا دیا جائے گا اور ان کے آگے والے پیچھے والوں کو پکاریں گے پھر انہیں بھی دھنسا دیا جائے گا اور سوائے ایک آدمی کے جو بھاگ کر ان کے بارے میں اطلاع دے گا کوئی بھی باقی نہ رہے گا، ایک آدمی نے کہا میں گواہی دیتا ہوں تمہاری اس بات پر کہ تم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹ نہیں باندھا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا پر بھی میں گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں باندھا۔
لیکن اس میں کسی شخص کے کعبہ کی پناہ لینے کا ذکر نہیں ہے لہٰذا یہ شاہد حدیث نہیں ہے
سنن ابو داود کی سند ہے

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِقِصَّةِ جَيْشِ الْخَسْفِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا؟ قَالَ: «يُخْسَفُ بِهِمْ، وَلَكِنْ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نِيَّتِهِ»

عُبَیدِ اللَّہِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کا قصہ بیان کیا جس کو دھنسا دیا جائے گا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیکن کیسے؟ ان میں وہ بھی ہوں گے جو اس سے کراہت کریں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ان کو دھنسایا جائے گا لیکن روز محشر ان کی نیتوں پر اٹھایا جائے گا۔

کتاب علل الحدیث از ابن ابی حاتم میں اس روایت اسی سند کی اس سے ملتی جلتی روایت کو معلول کہا گیا ہے

وسألتُ أَبِي عَنْ حديثٍ رَوَاهُ محمَّد بْنُ جابر، عن عبد العزيز بن رُفَيْع، عن عبد الله ابن القِبْطِيَّة؛ قَالَ: دخلتُ أنَا والحسنُ ابنُ عليٍّ عَلَى أمِّ سَلَمة، فَقَالَ: حدِّثيني عَنْ جيشِ الخَسْفِ ، فَقَالَتْ: سمعتُ رسول الله (ص) يَقُولُ: يَخْرُجُ السُّفْيَانِيُّ بالشَّام، فَيَسِيرُ إِلَى الكُوفَةِ، فَيَبْعَثُ جَيْشًا إِلَى المدِينَةِ، فَيُقَاتِلُونَ مَا شَاءَ اللهُ، حَتَّى يُقْتَلَ الحَبَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ، ويعُوذُ عَائِذٌ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ — أَو قَالَ: مِنْ وَلَدِ عَلِيٍّ — بِالْحَرَمِ، فَيَخْرُجُونَ إِلَيْهِ، فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الأَرْضِ؛ خُسِفَ بِهِمْ، غَيْرَ رَجُلٍ يُنْذِرُ النَّاسَ؟

قَالَ أَبِي: إنما هو: عن عُبَيدالله ابن القِبْطِيَّة ، وَفِيهِ زيادةُ كلامٍ لَيْسَ فِي حَدِيثِ النَّاسِ.

ابن ابی حاتم کہتے ہیں میں نے اپنے باپ سے سوال کیا حدیث جو محمد بن جابر، عبد العزیز بن رفیع سے وہ عُبَیدِ اللَّہِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور حسن بن علی، ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے کہا آپ ہم سے لشکر دھنسانے والی روایت بیان کریں پس انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا السفیانی شام میں نکلے گا پھر کوفہ جائے گا اور ایک لشکر مدینہ بھیجے گا اور لڑیں گے جب تک اللہ چاہے یہاں تک کہ ماؤں کے پیٹ کی نال قتل کریں گے (کاٹ دیں گے) پس ایک پناہ لینے ولا پناہ لے گا جو فاطمہ کی نسل سے ہو گا یا کہا علی کی نسل سے، حرم کعبہ کی، پس اس کے خلاف (لشکر) نکلے گا، جو جب بَیْدَاءَ کی زمین میں پہنچے گا، تو دھنسایا جائے گا، سوائے اس کے جو ڈرائے —

میرے باپ نے کہا بے شک یہ عُبَیْدِ اللَّہِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ سے مروی ہے اور اس میں کلام زیادہ ہے جو اور لوگوں کی حدیث میں نہیں

کتاب العلل کے مطابق اس روایت میں کلام ہے جو اور روایات میں نہیں یہ ایک علت تھی لیکن اس کو خوبی سمجھ کر عاصم عمر کتاب تیسری جنگ عظیم اور دجال میں لکھتے ہیں

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن قبطیہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں اور حضرت حسنؓ ابن علیؓ امّ المؤمنین امّ سلمہؓ کے پاس تشریف لے گئے، تو حضرت حسنؓ نے فرمایا: (اے امّ المؤمنین) آپ مجھے دھنس جانے والے لشکر کا حال بیان کیجئے۔ تو امّ المؤمنین ام سلمہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سفیانی کا خروج شام (موجودہ دور کا اردن، فلسطین، اسرائیل شام، لبنان۔ راقم) میں ہوگا۔ پھر وہ کوفہ کی جانب روانہ ہوگا تو مدینہ منورہ کی جانب ایک لشکر روانہ کریگا، چنانچہ وہ لوگ وہاں لڑائی کریں گے جب تک اللہ چاہے، حتیٰ کہ ماں کے پیٹ میں موجود بچے کو بھی قتل کر دیا جائے گا، اور (اس انتشار کی صورت میں) حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے یا فرمایا کہ حضرت علیؓ کی اولاد میں سے ایک پناہ لینے والا حرم شریف میں پناہ لے گا، لہٰذا (اس کو پکڑنے کے لئے) وہ لشکر والے اسکی طرف نکلیں گے، تو جب یہ لوگ مقامِ بیداء میں پہنچیں گے تو ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائیگا، سوائے ایک شخص کے جو لوگوں کو ڈرائیگا۔

فائدہ ۱: ابن ابی حاتمؒ فرماتے ہیں میرے والد نے فرمایا (مذکورہ) راوی عبیداللہ بن قبطیہ ہیں۔
فائدہ ۲: امام حاکمؒ نے مذکورہ مفہوم کی روایت امام بخاریؒ و امام مسلمؒ کی شرط پر نقل کی ہے اور اسکو صحیح کہا ہے۔ امام ذہبیؒ نے بھی اس سے اتفاق کیا ہے۔

نعیم ابن حماد نے ''الفتن'' میں یہ روایت نقل کی ہے ''ہم سے عبداللہ بن مروان نے بیان کیا، انھوں نے ارطاۃ سے، ارطاۃ نے تبیع سے تبیع نے کعب سے روایت کی ہے کعبؓ نے فرمایا عبداللہ ابن یزید عورت کی مدتِ حمل کے برابر حکوت کرے گا، اور وہ الازہر ابن الکلبیہ ہے یا الزہری بن الکلبیہ ہے جو سفیانی کے نام سے مشہور ہوگا۔ حضرتِ کعب سے روایت ہے فرمایا: سفیانی کا نام عبداللہ ہوگا۔ (الفتن نعیم ابن حماد ج:۱ص:۲۷۹)

مبشر حسین لاہوری پیشین گوئیوں کی حقیقت میں لکھتے ہیں

(13) مذکورہ لشکر کا زمین میں دھنس جانا امام مہدیؒ کی مہدویت کے لیے 'جلتی پر تیل' کا کام دے گا اور لوگ مذکورہ نشانی دیکھ کر ان کے مہدی ہونے کو تسلیم کر لیں گے اور جوق در جوق ان کی بیعت کے لیے نکلیں گے۔ایک حدیث بھی اس کی شاہد ہے گو اس کی سند میں 'کلام' ہے۔ (۵)

البانی کے نزدیک یہ روایت ہی صحیح نہیں لیکن غیر مقلدین اس پر ہم خیال نہیں کوئی کچھ کہہ رہا ہے تو کوئی کچھ - زمین کے تین خسف قرب قیامت میں ہوں گے - ایک ان میں جزیرہ عرب میں ہو گا- اگر صحیح مسلم کی یہ روایت صحیح ہے تو اس کا مطلب دو خسف ہوئے - اب یہ کیسے معلوم ہو گا کہ خسف کون سا تھا؟ جو ایک بچ کر آ کر خسف کی خبر کرے گا وہ سچا ہے کیسے معلوم ہو گا؟

۲- بنو کلب کی غنیمت؟ المہدی کی روایات میں بنو کلب کی غنیمت کا بار بار ذکر آتا ہے-اس کی وجہ یہ ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے بنو کلب میں شادی کی تھی اور یزید بن معاویہ کی ننھیال بنو کلب سے تھی- السفیانی سے مراد یزید بن عبد اللہ بن یزید بن معاویة بن إبي سفيان جو معاویہ رضی اللہ عنہ کے پڑ پوتے ہیں لہذا ان کی ننھیال بھی بنو کلب سے ہے- بَحْدَل بن أنيف بن دلجة، یزید بن معاویہ کے نانا کا نام تھا جو بنو کلب سے تھے ان کی بیٹی مَيْسُونُ کے بطن سے یزید بن معاویہ پیدا ہوئے۔[43]

[43] اللباب في تهذيب الأنساب از ابن الأثير (المتوفى: 630هـ)

عاصم عمر، تیسری جنگ عظیم اور دجال میں وضاحت کرتے ہیں

شرح مشکوۃ مظاہرِ حق جدید میں یہ روایت نقل کی گئی ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ سفیانی (جو آخر زمانہ میں شام کے علاقے پر قابض ہوگا) نسلی طور پر خالد ابن یزید ابن معاویہ ابن ابوسفیان اموی کی پشت سے تعلق رکھتا ہوگا۔ وہ بڑے سر اور چیچک زدہ چہرے والا ہوگا۔ اس کی آنکھ میں ایک سفید دھبہ ہوگا، دمشق کی طرف اس کا ظہور ہوگا اس کے ساتھ قبیلہ کلب کے لوگوں کی اکثریت ہوگی، لوگوں کا خون بہانا اس کی خاص عادت ہوگی یہاں تک کہ حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کرکے بچوں کو بھی ہلاک کر دیا کرے گا، وہ جب حضرت مہدی کے خروج کی خبر سنے گا تو ان سے جنگ کرنے کے لئے لشکر بھیجے گا۔ (بحوالہ مظاہرِ حق جدید، ج:۵، ص:۴۳)

فائدہ: مظاہر حق نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔

آج یہ تک تو پتا نہیں کہ کون اصلی سید ہے لیکن سفیانی کا علم سب کو ہے یا للعجب

مسند احمد کی روایت ہے[44]

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِي الْحَلْبَسِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «الْمَحْرُومُ مَنْ حُرِمَ غَنِيمَةَ كَلْبٍ» (حم) 8669 ,

اِبُی ہُرَیرَۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا محروم ہے وہ جس کو بنو کلب کی غنیمت نہ ملے-

اس کی سند میں عبد اللہ ابْنُ لَهِيعَةَ ہے جو سخت ضعیف راوی ہے-

۳-ابدال کا معمہ ؟

المہدی سے متعلق روایت میں کہا گیا ہے کہ پس جب لوگ یہ دیکھیں گے تو ملک شام کے ابدال اور اہل عراق کی جماعتیں آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ سے بیعت کریں گی-

---

44 قال الدكتور شعيب الأرناؤوط: إسناده ضعيف.

ابدال کے بارے میں کچھ ضعیف روایات ہیں[45]- بعض محدثین نے بھی راویوں کو ابدال کہا ہے جو زہد کی طرف مائل تھے لیکن در حقیقت یہ ایک اصطلاح ہی ہے جس کی دلیل قرآن واحادیث صحیحہ میں نہیں ہے-
البانی کتاب سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة وأثرها السيئ في الأمة میں لکھتے ہیں

45
ابن ماجہ، يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ الْحِمْصِيُّ کہتے ہیں وَكَانَ يُعَدُّ مِنَ الْأَبْدَالِ ان کو ابدال میں گنا جاتا ہے،
سنن ابی داود کی ایک روایت میں راوی کہتا ہے أَبُو جَعْفَرٍ ابْنَ عِيسَى، كُنَّا نَقُولُ إِنَّهُ مِنَ الْأَبْدَالِ قَبْلَ أَنْ نَسْمَعَ أَنَّ الْأَبْدَالَ مِنَ المَوَالِي
امام دارمی المتوفی ٢٥٥ ھ ایک راوی کے لئے کہتے ہیں أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ، وَزَعَمُوا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْأَبْدَالِ اس کا دعوی تھا کہ ابدال میں سے ہے
ایک راوی وزیر بن صبیح کے لئے أبو نعيم الأصبهاني المتوفی ٤٣٠ ھ کہتے ہیں كان يعد من الأبدال، اسی طرح کتاب حلية الأولياء وطبقات الأصفياء
میں ان راویوں کو بھی ابدال کہا گیا ہے
مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ الْمِصِّيصِيُّ، وَكَانَ يُقَالُ إِنَّهُ مِنَ الْأَبْدَالِ،
سَعِيدُ بْنُ صَدَقَةَ الْكَيْسَانِيُّ، وَكَانَ يُقَالُ أَنَّهُ مِنَ الْأَبْدَالِ،
سَعِيدُ بْنُ صَدَقَةَ أَبُو مُهَلْهِلٍ وَكَانَ يُقَالُ إِنَّهُ مِنَ الْأَبْدَالِ،
يَحْيَى الْجَلَّاءُ، وَكَانَ يُقَالُ إِنَّهُ مِنَ الْأَبْدَالِ،
عَبْدِ الْحَمِيدِ الْعَطَائِرِيُّ، وَكَانَ مِنَ الْأَبْدَالِ،
أبو نعيم الأصبهاني جو خود صوفی قسم کے انسان تھے انہوں نے روایات کی اسناد میں ان ابدال کا ذکر کیا ہے –
البيهقي المتوفی ٤٥٨ ھ یہی کام شعب الإيمان میں کرتے ہیں کہتے ہیں
جَابِرِ بْنُ مَرْزُوقٍ، وَكَانَ، يُعَدُّ مِنَ الْأَبْدَالِ، ان کو ابدال میں شمار کیا جاتا ہے
الْحَارِثُ بْنُ مُسْلِمٍ الرازِيُّ، وَكَانُوا يَرَوْنَهُ مِنَ الْأَبْدَالِ، ان کو ابدال میں سے دیکھا جاتا ہے
ابن حبان صحیح میں باب قائم کرتے ہیں ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ يَسْأَلَ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ يُصَلِّي عَلَيْهِ الْإِبْدَالَ لَهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ،
أبو بكر بن أبي عاصم کتاب السنہ میں زِيَادُ أَبُو عُمَرَ کے لئے کہتے ہیں - وَكَانَ يُقَالُ لَهُ إِنَّهُ مِنَ الْأَبْدَالِ.
بعض ضعیف روایات بھی ابدال کے لئے بیان کی جاتیں ہیں کہ ابدال سے مراد لوگ ہیں جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں
حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ، حَدَّثَنِي شُرَيْحٌ يَعْنِي ابْنَ عُبَيْدٍ، قَالَ: ذُكِرَ أَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَهُوَ بِالْعِرَاقِ، فَقَالُوا: الْعَنْهُمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ: لَا، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "الْأَبْدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ، وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا، كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ رَجُلًا، يُسْقَى بِهِمُ الْغَيْثُ، وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْأَعْدَاءِ، وَيُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ بِهِمِ الْعَذَابُ" (مسند احمد 896 , قال الشيخ شعيب الأرناؤوط: إسناده ضعيف.

واعلم أن أحاديث الأبدال لا يصح منها شيء، وكلها معلولة، وبعضها أشد ضعفا من بعض
اور جان لو کہ ابدال سے متعلق کوئی حدیث صحیح نہیں اور سب معلول ہیں اور بعض میں کمزوری دوسروں سے زیادہ ہے

السیوطی نے اس کے حق میں باقاعدہ رسالہ الخبر الدال على وجود القطب والأوتاد والنجباء والأبدال لکھا تھا۔
ابن تیمیہ (مجموع الفتاوی ج ۱۱ ص ۴۴۱) نے بھی سلسے میں گنجائش پیدا کرنے کی کوشش کی ہے ابدال کے لئے لکھتے ہیں
فسروه بمعان: منها: أنهم أبدال الأنبياء. ومنها أنه كلما مات منهم رجل أبدل الله مكانه رجلا.
ومنها: أنهم أبدلوا السيئات من أخلاقهم وأعمالهم وعقائدهم بحسنات. وهذه الصفات لا تختص بأربعين، ولا بأقل، ولا بأكثر، ولا تحصر بأهل بقية من الأرض
اس کے دو معنی کیے گئے ہیں ایک یہ کہ ابدال انبیاء کے لئے ہیں (یعنی ان کا بدل ہیں) اور اس کے مفہوم میں سے ہے کہ جب وہ وفات پا جاتے ہیں تو اللہ ان کے بدلے میں دوسرا شخص ان کی جگہ بدلتا ہے اور اس کے مفہوم میں سے ہے کہ وہ گناہوں کو اخلاق و اعمال سے اور نیکیوں سے بدلتے ہیں اور یہ صفات صرف ۴۰ میں مختص نہیں، نہ زیادہ نہ کم ...
سنن ابن ماجہ کی روایت ہے جس کو البانی کتاب تخریج إحادیث فضائل الشام ودمشق لأبي الحسن علی بن محمد الربعی میں حسن قرار دیتے ہیں

- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «الْأَبْدَالُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ ثَلَاثُونَ مِثْلُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ الرَّحْمَنِ كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ رَجُلًا» فيه: يَعْنِي حديثَ عَبْدِ الْوَهَّابِ كَلَامٌ غَيْرُ هَذَا، وَهُوَ مُنْكَرٌ يَعْنِي حَدِيثَ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ. (مسند احمد 22751 , قال الشيخ شعيب الأرنؤوط: منكر وإسناده ضعيف من أجل الحسن بن ذكوان

أبو هريرة -رضي الله عنه, أنه سمع رَسُولِ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلم- يقول: "إذا وقعت الملاحِمُ بعث الله من دمشقَ بعثًا من الموالي, أكرمَ العرب فرسًا، وأجودهم سلاحًا، يؤيدُ الله بهم الدين"

اِبوہریرۃ-رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رَسُولِ اللَّہِ -صَلَّی اللَّہُ عَلَيْہِ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب جنگیں ہوں گی تو اللہ الموالی کو دمشق بھیجے گا... اللہ ان سے اس دین میں مدد لے گا-

الموالی سے مراد آزاد کردہ غلام ہیں جو مولی کا جمع ہے- سنن ابی داود کی ایک روایت میں اَبُو جَعْفَرٍ ابْنَ عِيسَى کہتا ہے

كُنَّا نَقُولُ إِنَّهُ مِنَ الأَبْدَالِ قَبْلَ أَنْ نَسْمَعَ أَنَّ الْأَبْدَالَ مِنَ المَوَالِي

ہم ان (ایک راوی) کو ابدال کہا کرتے تھے یہاں تک کہ ہم نے سنا کہ ابدال، الموالی (آزاد کردہ غلام) میں سے ہیں-

اگرچہ یہ راوی مظبوط نہیں لیکن یہ اپنے دور کی ایک بات نقل کر رہا ہے جس کی تائید اوپر والی فضائل دمشق والی روایت سے بھی ہوتی ہے- المہدی کی روایات میں ابدال یا موالی یا آزاد کردہ غلاموں کو اشارہ دیا جارہا ہے کہ تیار رہو، عنقریب دمشق پر حملہ کرنا اور وہاں حکومت گرانی ہو گی-

کعبہ کا خزانہ اور المہدی

چند صفحات قبل ہم المہدی کے مشرقی معاونین کے تحت ہم مندرجہ ذیل روایت پر بحث کر چکے ہیں

عن ثوبان رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقتتل عند كنزكم هذا ثلاثة كلهم ابن خليفة، ثم لا يصل إلى واحد منهم، ثم تطلع الرايات السود من قبل المشرق، فيقتلونكم قتلاً لم يقتله قوم – ثم ذكر شيئاً – لا أحفظه فقال: فإذا رأيتموه فبايعوه ولو حبواً على الثلج، فإنه خليفة الله المهدي

ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہارے ایک خزانے کے پاس تین آدمی باہم لڑائی کریں گے، ان میں سے ہر ایک خلیفہ کا بیٹا ہو گا، لیکن ان میں سے کسی کو بھی وہ خزانہ میسر نہ ہو گا، پھر مشرق کی طرف سے کالے جھنڈے نمودار ہوں گے، اور وہ تم کو ایسا قتل کریں گے کہ اس سے پہلے کسی نے نہ کیا ہو گا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اور بھی بیان فرمایا جسے میں یاد نہ رکھ سکا، اس کے بعد آپ نے فرمایا: "لہٰذا جب تم اسے ظاہر ہوتے دیکھو تو جا کر اس سے بیعت کرو اگرچہ گھٹنوں کے بل برف پر گھسٹ کر جانا پڑے کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہو گا

کتاب إتحاف الجماعة بما جاء في الفتن والملاحم وأشراط الساعة از المؤلف: حمود بن عبد الله بن حمود بن عبد الرحمن التويجري **(المتوفى: 1413ھ) میں ہے**

قال ابن كثير في "النهاية": "المراد بالكنز المذكور في هذا السياق كنز الكعبة".

قلت: وفقي هذا نظر؛ لما تقدم في باب النهي عن تهييج الترك والحبشة.

ابن کثیر نے کتاب میں کہا ہے کہ یہاں خزانہ سے مراد کعبہ کا خزانہ ہے

میں التویجری کہتا ہوں: اس پر نظر ہے، جب گذر چکا ہے باب ممانعت ترک اور حبشیوں سے الجھنے پر

التویجری نے جس روایت کا ذکر کیا وہ سنن ابو داود میں ہے

حدَّثنا القاسِمُ بن أحمد البغداديُّ، حدَّثنا أبو عامرٍ، عن زُهير ابن محمدٍ، عن موسى بنِ جُبير، عن أبي أمامة بن سهل بن حُنيفٍ عن عبد الله بن عمرو، عن النبي - صلَّى الله عليه وسلم - قال: "اتركوا الحبشةَ ما تركوكم، فإنه لا يستخرجُ كَنْزَ الكعبةِ إلاَّ ذو السُّوَيْقَتَيْنِ من الحبشة

عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حبشیوں کو چھوڑ دو جو انہوں نے چھوڑ دیا ہے کیونکہ کعبہ کا خزانہ کوئی نہیں نکالے گا سوائے دو پتلی پنڈلیوں (یا دو چادروں) والے کے

اس روایت کی سند میں موسی بن جبیر الانصاری ہے جس کو ابن حجر نے مستور قرار دیا ہے اور ابن حبان نے حسب روایت اس کو ثقہ کہہ دیا ہے –لہذا یہ ضعیف روایت ہے

کعبہ کے خزانے سے متعلق ایک اور روایت ہے - مسند احمد کی روایت ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ أَبَا قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ –صلى الله عليه وسلم– قَالَ « يُبَايَعُ لِرَجُلٍ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَلَنْ يَسْتَحِلَّ هَذَا الْبَيْتَ إِلاَّ أَهْلُهُ فَإِذَا اسْتَحَلُّوهُ فَلاَ تَسْأَلْ عَنْ هَلَكَةِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَأْتِي الْحَبَشَةُ فَيُخَرِّبُونَهُ خَرَاباً لاَ يَعْمُرُ بَعْدَهُ أَبَداً وَهُمُ الَّذِينَ يَسْتَخْرِجُونَ كَنْزَهُ

سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ نے أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان کو أَبَا قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص کی رکن اور مقام کے درمیان بیعت ہو گی اور اس بیت (اللہ) کے لئے یہ حلال نہیں سوائے اس کے اہل (متولیوں) کے لئے، پس جب وہ اجازت دیں تو عرب کی ہلاکت کا مت پوچھو، پھر حبشہ کی طرف سے ایک لشکر آئے گا جو کعبہ کو خراب کرے گا کہ پھر ایسا نہ بن سکے گا اور وہ اس کا خزانہ نکالیں گے

اس کی سند میں سَعِيدِ بْنِ سَمْعَان ہے جو کمزور ہے - الذھبی کتاب میزان الاعتدال میں کہتے ہیں

فيه جهالة. ضعفه الازدي، وقواه غيره. وقال النسائي: ثقة

مجہول ہے، الازدی نے کمزور کہا اور دیگر نے قوی اور نسائی نے ثقہ کہا

تاریخ ابن خلدون ج ۱ ص ۱۹۸ کے مطابق

وقد وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم حين افتتح مكة في الجب الذي كان فيها، سبعين ألف أوقية من الذهب، مما كان الملوك يهدون للبيت قيمتها ألف ألف دينار مكررة مرتين بمائتي قنطار وزناً

جس روز فتح مکہ ہوئی تو رسول اللہ کو کعبہ میں اس کے الجب[46] (گڑھے) سے جو اس میں ہے ستر ہزار اِوقیة سونا ملا جو بادشاہوں نے بیت اللہ کے لئے تحفتا دیا تھا جس کی قیمت ہزار ہزار دینار مکرر دو دفعہ، سو قنطار وزن کے حساب سے تھی

صحیح مسلم کی حدیث ہے

حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ ح وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ –صلى الله عليه وسلم– أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ –صلى الله عليه وسلم– يَقُولُ « لَوْلاَ أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُو عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ – أَوْ قَالَ بِكُفْرٍ – لأَنْفَقْتُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَجَعَلْتُ بَابَهَا بِالأَرْضِ وَلأَدْخَلْتُ فِيهَا مِنَ الْحِجْرِ

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اگر تمہاری قوم عہد جاہلیت کے قریب نہ ہوتی یا کہا کفر کے تو میں کعبہ کا خزانہ اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیتا اور اس کا دروازہ زمین کے پاس کرتا......

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے خزانہ کو صدقہ نہیں کیا اور یہ اسی میں سن ۱۹۹ھ تک رہا۔ ابن خلدون تاریخ میں لکھتے ہیں

وأقام ذلك المال إلى أن كانت فتنة الأفطس، وهو الحسن بن الحسين بن علي بن علي زين العابدين سنة تسع وتسعين ومائة، حين غلب على مكة عمد إلى الكعبة فأخذ ما في خزائنها وقال: ما تصنع الكعبة بهذا المال موضوعاً فيها لا ينتفع به، نحن أحق به نستعين به على، حربنا، وأخرجه وتصرف فيه وبطلت الذخيرة من الكعبة من يومئذ

---

[46] کعبہ کے اندر ایک گڑھا تھا جس میں تحفے میں ملنے والا سونا ڈالا جاتا تھا اور یہ روایت زمانہ جاہلیت سے چلی آ رہی تھی کیونکہ سونا رکھنا معبودوں کی خوشنودی متصور ہوتا تھا۔ آج بھی ہندوؤں کے مندروں میں یہ رواج ہے۔

اور یہ مال ، فتنة الأفطس تک کعبہ ہی میں رہا اور وہ فتنہ ہے حسن بن حسین بن علی بن علی بن زین العابدین کا سن ۱۹۹ھ میں ، جب وہ مکہ پر وہ غالب ہوا اور کعبہ کا خزانہ نکالا اور کہا کعبہ اس مال کا کیا کرے گا جس کا کوئی فائدہ بھی نہیں ، ہم اس کے زیادہ مستحق ہیں اس سے اپنی لڑائی میں مدد چاہیں گے ، اس نے خزانہ نکالا اور اس زور کعبہ کا خزانہ ضائع ہو گیا۔

معلوم ہوا کہ راوی کے دور میں یہ خزانہ کعبہ ہی میں تھا لہٰذا یہ روایت سن ۱۹۹ھ سے پہلے کی ہے۔

باب ٤ : روایات، علم ھیئت اور مسیح

المہدی کے لئے لشکر کشی کرنے والوں کو ایک نشانی بھی بتائی گئی ہے جن کے مطابق سورج گرہن اور المہدی کا خروج ساتھ ساتھ ہو گا۔
سنن دار قطنی کی روایت ہے
حدثنا أبو سعيد الأصطخري ثنا محمد بن عبد الله بن نوفل ثنا عبيد بن يعيش ثنا يونس بن بكير عن عمرو بن شمر عن جابر عن محمد بن علي قال : إن لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خلق السماوات والأرض تنكسف القمر لأول ليلة من رمضان وتنكسف الشمس في النصف منه ولم تكونا منذ خلق الله السماوات والأرض
محمد بن علی کہتے ہیں بے شک ہمارے مہدی کے لئے دو نشانیاں ہیں جو واقع نہیں ہوئیں جب سے زمین و آسمان خلق ہوئے چاند کا گرہن رمضان کی پہلی رات اور سورج کا گرہن اس کے بیچ میں اور ایسا نہیں ہوا جب سے اللہ نے آسمانوں اور زمین کو تخلیق کیا
عبد الہادی عبد الخالق مدنی نے کتاب مہدی علیہ السلام سے متعلق صحیح عقیدہ میں ہے

6- وعن علي بن عبد الله بن العباس قال : (لا يخرج المهدي حتى تطلع مع الشمس آية.) أخرجه عبدالرزاق وأبو نعيم وهو صحيح الاسناد مقطوع.

---

10 ◈ مہدی علیہ السلام سے متعلق صحیح عقیدہ

(ترجمہ: علی بن عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں: (مہدی اس وقت تک نہیں نکلیں گے جب تک کہ سورج کے ساتھ ایک اور نشانی ظاہر نہ ہو)۔ یہ روایت عبدالرزاق اور اُبو نعیم کی ہے اور اس کی سند مقطوعا صحیح ہے۔

علی بن عبداللہ بن عباس المتوفی ۱۲۸ ہجری ، بنو عباس کے ایک فرد ہیں اور ان کا خاندان المہدی محمد بن عبداللہ نفس الذکیہ کی بیعت کر چکا تھا لہذا یہ المہدی کی نشانی سورج گرہن بتا رہے ہیں
اس طرح کی ایک بات نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں بھی نقل کی ہے
الولید قال بلغنی عن کعب إنہ قال یطلع نجم من المشرق قبل خروج المہدی
الولید کہتا ہے مجھ تک کعب الاحبار سے یہ بات پہنچی کہ ستارہ مشرق سے طلوع ہو گا مہدی کے خروج سے پہلے

تاریخ الیعقوبی کے مطابق
وخرج إبراهيم بن عبد الله بن حسن بن حسن بن علي بن أبي طالب بالبصرة وقد بايع أهلها وكان خروجه في أول شهر رمضان

اور ابراہیم بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب نے بصرہ میں خروج کیا اور ان کے اہل نے ان کی بیعت کی اور ان کا یہ خروج رمضان کے مہینے کے شروع میں ہوا

کعب الاحبار ایک سابقہ یہودی تھے اور ان کی یہ بات بائبل کی انبیاء کی یوائل کی کتاب میں ہے

Joel 2:31

The sun shall be turned to darkness, and the moon to blood before the great and awesome day of the LORD comes.

سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند سرخ اللہ کے اس عظیم اور ہیبت ناک دن سے پہلے

Joel 2:10 The earth quakes before them; the heavens tremble.

The sun and the moon are darkened, and the stars withdraw their shining.

زمین لرزے گی اور آسمان ڈگمگائے گا

سورج اور چاند تاریک ہو جائے گا

ستارے بے نور ہو جائیں گے

یہودی ان آیات سے اپنے مسیح کے خروج پر استنباط کرتے ہیں کہ سورج و چاند کو گرہن لگے گا

دم دار ستارہ ظاہر ہو گا؟

کتاب گنتی میں ایک شخص بالم ابن باعور کا ذکر ہے۔یہود کے مطابق یہ ایک کشفی تھا یا نبی تھا جو غیر بنی اسرائیل کے لئے تھا لیکن یہ شخص بنی اسرائیل کے خلاف پیشین گوئیاں کرتا تھا-اس کی ایک پیشین گوئی تھی کہ داود کی نسل سے نبی اسرائیل میں کوئی آئے گا

Book of Numbers chapter 28

A star will come out of Jacob

یعقوب (کی نسل) سے ایک تارہ نکلے گا

یہودی مورخ جوسیفس کے بقول بالم ابن باعور ایک ساحر تھا[47]

بہر الحال یہ بات یہود میں مشہور ہوئی اور یہود، یعقوب علیہ السلام کی نسل سے ایک مسیح کا انتظار کرنے لگ گئے- یہودی روایات کے مطابق مسیح کی آمد سے قبل ایک دم دار ستارہ ظاہر ہو گا سن ۱۹۷۹ میں چھپنے والی کتاب میں ۳۰۰۰ سال کی روایات جمع کی گئی ہیں- ص ۱۰۲ پر ہے

47

Philo, *De Vita Moysis*, i. 48: "a man renowned above all men for his skill as a diviner and a prophet, who foretold to the various nations important events, abundance and rain, or droughts and famine, inundations or pestilence."

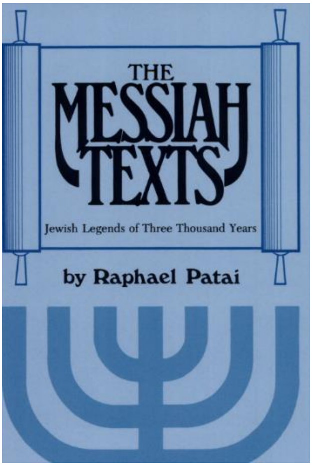

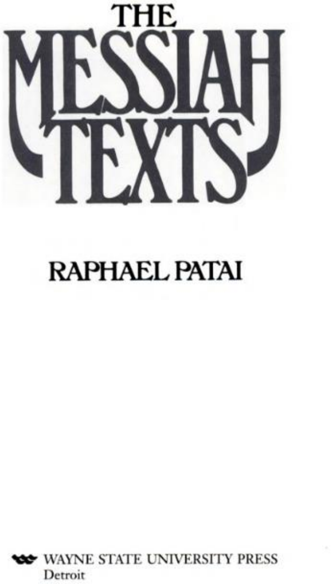
THE
MESSIAH
TEXTS

RAPHAEL PATAI

WAYNE STATE UNIVERSITY PRESS
Detroit

Fourthly, a comet will be seen in heaven—a star, that is, with a tail or an appendage—and this apparition will signify destructions and tumults and hard strifes, and the withholding of rains, and dryness of the earth, and mighty battles, and the flowing of blood upon the earth of the east, and from beyond the River Habor it will reach to the very end of the west. And the just and the truly religious will be oppressed or will suffer persecutions, and the house of prayer will be destroyed.

Fifthly, there will be an eclipse of the sun, like the color of fire, until the whole body of the sun will be obscured, and at the time of the eclipse there will be such darkness over the earth as there is at midnight on those nights on which there is no moonlight, in the days of the rains. . . .

(Rigord of St. Denis, pp. 114–15)

اصلا یہ ایک زرتشت کہانی تھی کہ آخری دور میں گوچہر (ستارہ دنبالہ دار) زمین سے ٹکرائے گا۔ یہود کے انبیاء کے نام پر گھڑی کتب میں اس کا ذکر شامل کر دیا ہے گیا کہ ہمارا مسیح آئے گا تو ایک دم دار ستارہ نمودار ہو گا۔بنو عباس کے ہمدرد خراسانی لشکر کے ساتھ آئی[48] یہ خبریں عربوں میں پھیل گئیں اور مشہور ہوا کہ مہدی کے خروج پر ستارہ دنبالہ دار یا گوچہر یا دم دار ستارہ ظاہر ہو گا

ژند اوستا میں ہے

As Gochihr (a comet) falls in the celestial sphere from a moon-beam on to the earth, the distress of the earth becomes such-like as that of a sheep when a wolf falls upon it. Afterwards, the fire and halo melt the metal of Shahrewar, in the hills and mountains, and it remains on this earth like a river. Then all men will pass into that melted metal and will become pure; when one is righteous, then it seems to him just as though he walks continually in warm milk; but when wicked, then it seems to him in such manner as though, in the world, he walks continually in melted metal.. [] Gochihr (the comet) burns the serpent in the melted metal, and the stench and pollution which were in hell are burned in that metal, and it (hell) becomes very pure. God sets the vault into which the evil spirit fled, in that

---

48 فتح دمشق کے بعد بنو عباس نے ابو مسلم خراسانی کو ایک زندیق (ژند اوستا پر چلنے والا بظاہر مسلمان لیکن چھپا مجوسی) قرار دے کے خود ہی قتل کیا

metal; he brings the land of hell back for the enlargement of the world; the renovation arises in the universe by his will, and the world is immortal for ever and everlasting." - The Bundahishn or Knowledge from the Zand

یہ بات اسلامی کتب میں المہدی کے لئے پیش کی جاتی ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ یہ یہودی کہانی تھی جو مسلمانوں میں پھیلا دی گئی

کتاب اسلام میں امام مہدی کا تصور میں محمد ظفر اقبال لکھتے ہیں

علامت نمبر ۲۰:

صرف یہی نہیں کہ امام مہدیؓ کے ظہور کے وقت چاند گرہن ایک مرتبہ ہوگا بلکہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال رمضان کے مہینے میں دو مرتبہ چاند گرہن ہوگا، ایک مرتبہ تو رمضان المبارک کی پہلی رات میں ہوگا اور دوسرا اس کے علاوہ ہوگا اور ایک مہینے میں کئی مرتبہ گرہن ہونا جدید فلکیات کی رو سے ناممکن نہیں۔

علامت نمبر ۲۱:

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کے وقت ایک اور آسمانی علامت کا ظہور ہوگا چنانچہ سید برزنجی تحریر فرماتے ہیں:

﴿ومنها طلوع نجم له ذنب يضيئ﴾ (الاشاعہ: ص ۱۹۹)

''اور ان علامات میں سے یہ بھی ہے کہ ایک روشن دم دار تارا ظاہر ہوگا''

حسب بیان سید موصوف اس کا وقوع ہو چکا ہے لیکن ایک دفعہ وقوع سے یہ لازم نہیں آتا کہ دوبارہ اس کا وقوع نہ ہوگا اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ وہ دم دار کوئی الگ نوعیت کا ہو۔

کتاب الفتن از نعیم بن حماد میں ہے

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: " رَأَيْنَا رَجْفَةً أَصَابَتْ أَهْلَ دِمَشْقَ فِي أَيَّامٍ مَضَيْنَ مِنْ رَمَضَانَ، فَهَلَكَ نَاسٌ كَثِيرٌ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِسَنَةِ سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ وَمِائَةٍ، وَلَمْ نَرَ مَا ذُكِرَ مِنَ الْوَاهِيَةِ، وَهِيَ الْخَسْفُ الَّذِي يُذْكَرُ فِي قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا حَرَسْتَا، وَرَأَيْتُ نَجْمًا لَهُ ذَنَبٌ طَلَعَ فِي الْمُحَرَّمِ سَنَةَ خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَمِائَةٍ مَعَ الْفَجْرِ مِنَ الْمَشْرِقِ، فَكُنَّا نَرَاهُ بَيْنَ يَدَيِ الْفَجْرِ بَقِيَّةَ الْمُحَرَّمِ، ثُمَّ خَفِيَ، ثُمَّ رَأَيْنَاهُ بَعْدَ مَغِيبِ الشَّمْسِ فِي الشَّفَقِ، وَبَعْدَهُ فِيمَا بَيْنَ الْجَوْفِ وَالْفُرَاتِ شَهْرَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً، ثُمَّ خَفِيَ سَنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ رَأَيْنَا نَجْمًا خَفِيًّا لَهُ شُعْلَةٌ قَدْرُ الذِّرَاعِ رَأْيَ الْعَيْنِ قَرِيبًا مِنَ الْجَدْيِ، يَسْتَدِيرُ حَوْلَهُ بِدَوَرَانِ الْفَلَكِ فِي جُمَادَيْنِ وَأَيَّامًا مِنْ رَجَبٍ، ثُمَّ خَفِيَ، ثُمَّ رَأَيْنَا نَجْمًا لَيْسَ بِالْأَزْهَرِ طَلَعَ عَنْ يَمِينِ قِبْلَةِ الشَّامِ مَادًّا شُعْلَتَهُ مِنَ الْقِبْلَةِ إِلَى الْجَوْفِ إِلَى أَرْمِينِيَةَ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِشَيْخٍ قَدِيمٍ عِنْدَنَا مِنَ السَّكَاسِكِ، فَقَالَ: لَيْسَ هَذَا بِالنَّجْمِ الْمُنْتَظَرِ "، قَالَ الْوَلِيدُ: «وَرَأَيْتُ نَجْمًا فِي سُنَيَّاتٍ بَقِينَ مِنْ سِنِي أَبِي جَعْفَرٍ، ثُمَّ انْعَقَفَ حَتَّى الْتَقَى طَرَفَاهُ فَصَارَ كَطَوْقٍ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ»

الولید نے کہا: ہم نے زلزلہ دیکھا جو اہل دمشق کو رمضان ہونے کے چند دن بعد ملا اس میں بہت لوگ مرے سن ۱۳۷ھ رمضان میں... اور ہم نے ستارہ دیکھا جس کی دم تھی محرم میں طلوع ہوا سن ۱۴۵ھ فجر کے ساتھ مشرق سے پس ہم اس کو دیکھتے تھے فجر پر باقی محرم میں پھر یہ غائب ہوا پھر ہم نے اس کو سورج غروب ہونے پر دیکھا شفق میں اور اس کے بعد جوف و فرات میں دو یا تین مہینوں تک پھر یہ غائب ہوا دو سال یا تین سال کے لئے پھر ہم نے ایک ستارہ دیکھا جس کی شعاع کم تھی... رجب کے دن تھے پھر یہ غائب ہوا پھر دیکھا یہ ظاہر ہوا شام کی طرف جس کا شعلہ تھا... پس ایک شیخ قدیم نے کہا یہ ہی نجم منتظر ہے...

کتاب رحلة الشتاء والصيف از **محمد بن عبد الله بن محمد، من أحفاد شرف الدين بن يحيى الحمزي الحسيني المولوي المعروف بـ كِبْرِيت** (المتوفى: **1070**هـ) کے مطابق

في سنة خمس وأربعين ومائة انتثرت الكواكب من أول الليل إلى الصباح، ففزع الناس لذلك.

سن ۱۴۵ ہجری میں ستارے بکھر گئے رات کے شروع سے صبح تک پس لوگ گھبرا گئے

کتاب حسن المحاضرة في تاريخ مصر والقاهرة از عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي (المتوفى : 911ھ) کے مطابق

وفي سنة خمس وأربعين ومائة، انتثرت الكواكب من أول الليل إلى الصباح، فخاف الناس. ذكره صاحب المرآة.

سن ۱۴۵ ہجری میں ستارے بکھر گئے (یا گرے) رات کے شروع سے صبح تک پس لوگ گھبرا گئے اس کا ذکر صاحب المرآة نے کیا

یہ دم دار ستارہ تھا جیسا کتاب الفتن میں آیا ہے جس سے لگا کہ ستارے بکھر رہے ہیں

سن ٧٦٢ ع یا ۱۴۵ ھ میں دم دار ستارہ نمودار ہوا تھا[49]

ایک مستشرق ڈیوڈ کک (Cook David) اس بات کو پیش کرتے ہیں کہ ۱۴۵ھ میں خروج کی تاریخ لینے کے پیچھے محمد بن عبد اللہ کا کیا فہم تھا[50]

---

[49] http://www.islamicity.org/Hijri-Gregorian-Converter/?AspxAutoDetectCookieSupport=1
http://www.oriold.uzh.ch/static/hegira.html

[50]

Mahdisme et millénarisme en Islam, Première partie – Mahdisme et millénarisme en Islam 91-94 | juillet 2000, Messianism and Astronomical Events during the First Four Centuries of Islam1
https://remmm.revues.org/247
http://journals.sagepub.com/doi/abs/10.1177/002182869903000203

For an explanation we must go to a rare astronomical-astrological tradition in the book of Nu'aym b. Hammad, which incidentally is the earliest record of a datable comet sighting in the Arabic tradition. It reads :

......

« al-Walîd [b. Muslim] told us : We saw the earthquake which struck the people of Damascus during [...]14 days passed in Ramadân, and many people perished in the month of Ramadân in the year 137 [Feb.-Mar. 754], and we had never seen [anything like] what was described of the wahiya (the shaking up), and this is the khasf(= the swallowing up) which is mentioned about the village called Harasta »(Nu'aym : 132).

.....

We saw the comet (najm lahu dhanab) rising in Muharram in the year 145 [May 762] with the dawn in the east, and we would see it before the dawn during the rest of Muharram and then it disappeared. Then we saw it after the setting of the sun in the twilight, and afterwards between the north and the west for two or three months, and then it disappeared for two or three years »(Nu'aym : 132-33)

....

Then we saw a mysterious star with blazing fire the length of a cubit, according to what the eye saw, near Capricorn, orbiting around it like the orbit of a planet, during the months of Jumada and [some of] the days of Rajab. Then it disappeared. »(Nh'aym, 133)

....

The end of Banû al-'Abbâs will be with a star which will rise in the north, with a crash and a breaking asunder. All of this together will be in the month of Ramadan [3 April - 2 May, probably 200/815]. The redness will be between 5-20 Ramadan [8-23 April], the crash between the mid-month and the 20th, the shaking up between the 20-24th [23-27 April], and a star by which you will be able to see lighting up like the moon lights up, then coiling up like a snake coils up until its two heads almost meet, two earthquakes on the night of the two (Christian) holy days [fishayn - probably Good Friday and Easter] and the star which collides with the meteor falling from the sky ; with it, a terrible sound until it falls in the East and from it a terrible tribulation will strike the people.

.....

اس کی تشریح کے لئے ہم ایک منفرد آفاقی - سماواتی روایت کو دیکھتے ہیں جو کتاب نعیم بن حماد میں ہے جو ابتدائی ذرائع میں اتفاقا اس وقوعہ کے قریب ترین ریکارڈ ہے عربی میں ہے الولید نے کہا...

الولید کے اس قول کا راقم ذکر کر چکا ہے

البتہ داؤد کک ذکر کرتے ہیں

First of all, this is almost certainly Halley's Comet in its 760 appearance. According to the Chinese and the Byzantine sources, Halley's Comet appeared in 760 between May 16 (= Muharram 24) and sometime in July of that year. Therefore if we read the date as 143, things fall into place. The note ofTheophanes, the Byzantine historian, for the year 760 reads : « In the same year a brilliant apparition appeared in the east for ten days and again in the west for twenty-one » (Theophanes, 120), which is strikingly similar to the above account. The discrepancies in dating are apparently due to the indistinct memory of the transmitter, Wâlid b. Muslim (we should notice how he uncertain he is about everything) or perhaps because of a scribal error.

سب سے پہلے یہ یقینا ہیلی کومٹ ہے جو ٧٦٠ ع میں ظہور ہوا- چینی اور بازنیطی ذرایع کے مطابق یہ ١٦ مئی ٧٦٠ ع میں ظاہر ہوا تھا

ڈیوڈ کک کے مطابق یہ ہیلی کومٹ یا دم دار ستارہ Halley Comet تھا جس کا ذکر بازنطی مورخین نے بھی کیا ہے - جو ان کے مطابق ۱۴۳ھ میں ظاہر ہوا بحر الحال یہی دور ہے جس میں المہدی کی روایات بنیں ہیں لہذا چاہیے یہ ۱۴۳ ہو یا ۱۴۵ ہجری یہ بات ثابت ہوئی کہ دم دار ستارہ ظاہر ہوا تھا

یعنی محمد بن عبد اللہ بن حسن المہدی نفس ذکیہ کے خروج کے دور میں سن ۱۴۵ ھ تک میں ستارہ ظاہر ہوتا تھا جس سے مہدی کا اشارہ لیا جا رہا تھا

المہدی کا اسرائیلی جسم ؟

کتاب الفتن از نعیم کی روایت ہے

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: «يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً، كَأَنَّهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

قتادہ نے عبد الله بن حارث کا قول بیان کیا کہ مہدی ١٤ سال کا ہو گا جیسے کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص

یہ قول دلیل ہے کہ اندرون خانہ کچھ بنی اسرائیلی کھچڑی پک رہی تھی۔

محمد ظفر اقبال اسلام میں مہدی علیہ السلام کا تصور میں مہدی کا حلیہ بتاتے ہیں کہ وہ دیکھنے میں بنی اسرائیلی لگیں گے

حضرت امام مہدیؓ کا حلیہ مبارک

حضرت امام مہدیؓ متوسط قد و قامت کے مالک، گندمی رنگ، کشادہ پیشانی، لمبی اور ستواں ناک والے ہوں گے۔، ابرو قوس کی طرح گول ہو گی، کھلتا ہوا رنگ ہو گا، بڑی بڑی سیاہ آنکھوں والے ہوں گے اور بغیر سرمہ لگائے ایسا محسوس ہو گا کہ گویا سرمہ لگائے ہوئے ہیں۔ مزید تفصیلات سید برزنجیؒ کی زبانی ملاحظہ ہوں۔

واما حلیته فانه آدم ضرب من الرجال ربعة، اجلی الجبهة اقنى الانف اشمه، ازج ابلج، اعين اكحل

العینین، براق الثنایا افرقها، فی خده الایمن خال اسود، یضیئ وجهه کانه کوکب دری، کث اللحیة، فی کتفه علامة للنبی ﷺ، اذیل الفخذین، لونه لون عربی، وجسمه جسم اسرائیلی، فی لسانه ثقل، واذا ابطا علیه الکلام ضرب فخذه الایسر بیده الیمنی، ابن اربعین سنة، وفی روایة مابین الثلاثین الی اربعین، خاشع للّٰه خشوع النسر بجنا حیه، علیه عبایتان قطوانیتان یشبه النبی ﷺ فی الخلق لا فی الخلق﴾ (الاشاعہ:ص۱۹۴۔۱۹۵)

''امام مہدیؑ کا حلیہ یہ ہے کہ وہ انتہائی گندمی رنگ، ہلکے پھلکے جسم والے، متوسط قدوقامت کے مالک، خوبصورت کشادہ پیشانی والے، لمبی ستواں ناک والے ہوں گے، ابروقوس کی مانند گول اور رنگ کھلتا ہوا ہوگا، بڑے بڑی سیاہ قدرتی سرمگیں آنکھوں والے ہوں گے، سامنے کے دونوں دانت انتہائی سفید اور ایک دوسرے سے کچھ فاصلے پر ہوں گے (بالکل ملے ہوئے نہ ہوں گے) دائیں رخسار پر سیاہ تل کا نشان ہوگا، روشن ستارے کی طرح ان کا چہرہ چمکتا ہوگا، گھنی داڑھی ہوگی، کندھے پر حضور ﷺ کی طرح کوئی علامت ہوگی کشادہ رانیں ہوں گی، رنگ اہل عرب کی طرح اور جسم اسرائیلیوں جیسا ہوگا، زبان میں کچھ ثقل ہوگا جس کی وجہ سے بولتے ہوئے لکنت ہوا کرے گی اور اس سے تنگ آ کر اپنی بائیں ران پر اپنا دایاں ہاتھ مارا کریں گے، ظہور کے وقت ۴۰ سال کی عمر ہوگی اور ایک روایت کے مطابق ۳۰ سے ۴۰ سال کے درمیان عمر ہوگی۔ اللہ کے سامنے خشوع وخضوع کرتے ہوئے پرندوں کی طرح اپنے بازو پھیلا دیا کریں گے، (اصل میں ''نسر'' گدھ کو کہتے

ہیں جس کا ترجمہ یہاں پرندہ کیا گیا ہے۔) اور دو سفید عبائیں
زیب تن کیے ہوئے ہوں گے، اخلاق میں حضور ﷺ کے مشابہ
ہوں گے لیکن خلقی طور پر (مکمل) مشابہہ نہیں ہو گے۔"

یہ اور بات ہے کہ قریب ہزار سال پہلے ابن جوزی اس روایت کو کتاب العلل المتناهية في الأحاديث الواهية میں رد کر چکے ہیں

وَأَمَّا حَدِيث حُذَيْفَة فَحُدِّثْتُ عَنْ مَاجِدِ بْنِ بكر لصاحب قَالَ أَنَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَطِيبُ قَالَ نا الْعَبَّاسُ بْنُ تُرْكَانَ قَالَ نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمْدَانَ الْحَلابُ قَالَ نا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الصُّورِيُّ قَالَ نا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمَهْدِيُّ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِي وَجْهُهُ كَالْكَوْكَبِ الدُّرِّيِّ اللَّوْنُ لَوْنٌ عَرَبِيٌّ وَالْجِسْمُ جِسْمٌ إِسْرَائِيلِيٌّ يَمْلأُ الأَرْضَ عَدْلا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا فَرَضِيَ خِلافَتَهُ أَهْلُ الأَرْضِ وَأَهْلُ السَّمَاءِ وَالطَّيْرُ فِي الْجَوِّ يَمْلِكُ عِشْرِينَ سَنَةً".

اس پر مزید تبصرہ کیا: وأما حديث حذيفة فرواه ابن الجراح قد ضعفه الدارقطني قال ابن حمدان الراوي بهذا الحديث باطل قال ومحمد بْن إِبْرَاهِيم لم يسمع من رواد شيئًا ولم يره وكان مع هَذَا غاليًا فِي التشيع

اور جہاں تک کا تعلق ہے اس کو ابن الجراح نے روایت کیا ہے جس کی تضعیف دار قطنی نے کی ہے اور کہا ابن حمدان جو اس میں راوی ہے اس کی حدیث باطل ہے اور کہا محمد بن ابراہیم کا سماع رواد سے نہیں

یہودی بنو امیہ مخالف کیوں ہوئے ؟

المہدی کی روایات اگرچہ بنو امیہ کے اقتدار کے خلاف بنائی گئیں لیکن ان کے مخالفین میں یہودیت کا بھی ایک طبقہ شامل رہا اس کی وجہ یہ تھی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے یہود کو بیت المقدس میں آنے کی اجازت دی تھی جس پر عیسائیوں نے پابندی لگا رکھی تھی —— عمر رضی اللہ عنہ نے کعب الاحبار[51]

---

[51]

أبو إسحاق كعب بن ماتع الحميرى اليمنى، یمن کے حبر یعنی یہودی عالم تھے- عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ایمان لائے لیکن شاید ہی انہوں نے کبھی مسجد الاقصی کا سفر کیا ہو کیونکہ یہودی ہونے کی وجہ سے ان پر یروشلم میں داخلے پر پابندی تھی- انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا کہ الصخرہ پر مسجد الاقصی تھی - حالانکہ تاریخ کے مطابق الصخرہ رومن قلعہ انتونیا کا حصہ تھا - بحر الحال عمر رضی اللہ عنہ نے اجتہاد سے کام لیا اور مسجد الاقصی کو الگ فورٹ انتونیا پر ہی ایک مقام پر بنایا جس کے لئے اس وقت کسی کا بھی عبادت گاہ ہونے کا دعوی نہیں تھا اور وہ یروشلم کا سب سے اونچا مقام تھا - لہذا مسجد الاقصی ایک غیر متنازعہ جگہ بنائی گئی- مسلمانوں آج اس بات کو نہیں پیش کرتے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی بنائی ہوئی مسجد الاقصی اصل میں عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اجتہاد سے بنائی - عمر رضی اللہ عنہ نے کعب الاحبار سے پوچھا کہ مسجدالاقصی کہاں تھی، جس سے ظاہر ہے ان کو خود عمر کو بھی معلوم نہ تھا کہ کہاں تھی-

کہا جاتا ہے کہ الصخرہ پر عیسائیوں کا ایک چرچ ، چرچ اف ہولی وسڈوم تھا جس کو ٦١٤ ع میں فارس والوں نے تباہ کیا- شاید اسی کا ملبہ الصخرہ تھا- اس کا تذکرہ عیسائیوں کی کتاب زیارت میں ملتا ہے جس کا عنوان ہے

Bordeaux Pilgrim

سن ٣٣٣ ع میں ایک عیسائی زائر نے یروشلم کا دورہ کیا اور بتایا کہ قلعہ انتونیا پر ایک چٹان پر ایک چرچ ہے جہاں پلاٹس نے عیسی پر فیصلہ سنایا - اس چٹان کا یہودی مورخ جوسیفس نے بھی ذکر کیا ہے

The tower of Antonia…was built upon a rock fifty cubits high and on all sides precipitous…the rock was covered from its base upwards with smooth flagstones" (Jewish War, V.v,8 para.238)

عیسائیوں میں یہ مشہور ہوا کہ اور اس پر عیسی کے قدم کے نشان ہیں جیسے ہم مقام ابراہیم کے لئے مانتے ہیں کہ اس پر ابراہیم علیہ السلام کے قدم کے نشان تھے - شاید یہی وجہ ہے کہ عبد الملک نے قبہ الصخرہ کی عمارت پر جو آیات لکھوائیں ان میں عیسی کی الوہیت کا انکار ہے اور ہیکل کی تباہی سے متعلق ایک آیت بھی نہیں-

عمر رضی اللہ عنہ ، اہل کتاب کے مطابق یروشلم وہاں کے پڑیارک صوفرونئوس (المتوفی ١٧ ھ/ ٦٣٨ ع) کی درخواست پر گئے کہ یروشلم کے اہم چرچ کی چابی وہ کسی عام مسلمان کو نہیں بلکہ مسلمانوں کے خلیفہ کو دیں گے- اس کا آج تک احترام کیا جاتا اور چرچ اف

سے پوچھا کہ مسجد الاقصی کہاں ہے؟ تو انھوں نے بتایا ہے یہ الصخرہ پر ہے- عمر رضی اللہ عنہ نے صخرہ چٹان کو چھوڑ کر آگے بڑھ کر قبلہ کی طرف مسجد الاقصی بنائی-

دوسری طرح یہود کے مطابق ہیکل سلیمانی کا سب سے اہم مقام یہ چٹان تھی[52] جس کو کعبہ کی طرح قبلہ سمجھا جاتا اور قُدس الاقداس (ہولی آف ہولیز) کہا جاتا تھا- قُدس الاقداس کے گرد، تباہ ہونے سے پہلے، غلاف کعبہ کی طرح ایک دبیز پردہ تھا[53]- سال میں صرف ایک دن امام یا پروہت اس میں سے داخل ہوتا تھا- اموی خلیفہ عبد الملک بن مروان نے صخرہ (چٹان) پر ایک آٹھ کونوں والی عمارت بنوائی[54] اور اس کو مسجد میں آنے والوں کے لئے سرائے کہا (وقت کے ساتھ یہ سرائے اب مسجد کا ہی حصہ بن گئی)-

کتاب الانس الجليل بتاريخ القدس والخليل میں عبد الرحمن بن محمد الحنبلی، ابو الیمن (المتوفى: 928ھ) لکھتے ہیں

فَلَمَّا دخلت سنة سِتّ وَسِتِّينَ ابْتَدَأَ بِبِنَاء قبَّة الصَّخْرَة الشَّرِيفَة وَعمارَة الْمَسْجِد الْأَقْصَى الشريف وَذَلِكَ لِأَنَّهُ منع النَّاس عَن الْحَج لِئَلَّا يميلوا مَعَ ابْن الزبير فضجوا فقصد أَن يشغل النَّاس بعمارة هَذَا الْمَسْجِد عَن

نتویتے یعنی عیسی کی پیدائش کے چرچ کی چابی مسلمانوں کے پاس ہے اور اس کا تالا مسلمان ہی کھولتے ہیں اور اس روایت کا عیسائی بھی احترام کرتے ہیں -

52

یہود ، قدس الاقداس کو زمین کا سب سے متبرک مقام مانتے ہیں اور ان میں راسخ العقیدہ لوگ اس چٹان پر قدم نہیں رکھ سکتے کیونکہ ان کے مطابق وہ ناپاک ہیں اور مسیح آنے پر توریت کی کتاب گنتی کے باب ۱۹ کے مطابق ایک سرخ گائے کی سوختنی قربانی کے بعد اس کی راکھ سے پاک ہوں گے - یہودیوں کو آج تک مسجد الاقصیٰ کا مقام معلوم نہیں کیونکہ مسجد الاقصی کے پتھر توڑ کر بکھیر دیے گئے اور ان کو جلا وطن کر دیا گیا تھا- لہذا ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ عبد الملک کی بنوائی ہوئی قبہ الصخرہ پر عمارت کی چٹان قدس الاقداس کی چٹان ہے اور بعض اختلاف کرتے ہیں-

53

انجیل متی باب ۲۷ – آیت ۵۰، ۵۱

54

اس کو اب قبة الصخرة کہا جاتا ہے- یہ اسلام میں پہلا گنبد تھا جو بنایا گیا -

الْحَج فَكَانَ ابْن الزبير يشنع على عبد املك بذلك وَكَانَ من خبر الْبناء أَن عبد الْملك بن مَرْوَان حِين حضر إِلَى بَيت الْمُقَدّس وَأمر بِبنَاء الْقبَّة عل الصَّخْرَة الشَّرِيفَة بعث الْكتب فِي جَمِيع عمله وَالِي سَائِر الامصار إِن عبد الْملك قد أَرَادَ أَن يَبْنِي قبَّة على صَخْرَة بَيت الْمُقَدّس تَقِيّ الْمُسلمين من الْحر وَالْبرد وَأَن يَبْنِي الْمَسْجِد وَكره أَن يفعل ذَلِك دون رَأْي رَعيته فلتكتب الرّعية إِلَيْهِ برأيهم وَمَا هم عَلَيْهِ فوردت الْكتب عَلَيْهِ من سَائِر عُمَّال الْأَمْصَار نر رَأْي أَمِير الْمُؤمنِينَ مُوَافقا رشيدا إِن شَاءَ الله

پس جب سن ٦٦ ہجری شروع ہوا تو قبہ الصَّخْرَة اور مسجد الاقصی کی تعمیر شروع ہوئی اور یہ یوں کہ عبد الملک لوگوں کو حج سے منع کرنا چاہتا تھا کہ ممکن ہے ان کا میلان ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف ہو جائے اور وہ (واپس آ کر اس کے خلاف) شور کریں پس اس نے لوگوں کو اس عمارت کی تعمیر میں حج میں مشغول کیا- پس ابن زبیر نے عبد الملک کو اس کام سے منع کیا اور تعمیر کی خبر میں ہے کہ عبد الملک بن مروان جب بیت المقدس پہنچا اور قبہ بنانے کا حکم دیا تو اس نے اپنے تمام گورنروں کو لکھا اور ساری مملکت میں لکھ بھیجا کہ بے شک عبد الملک نے ارادہ کیا ہے چٹان پر قبہ بنانے کا، بیت المقدس میں، تا کہ مسلمانوں کو سردی، گرمی سے بچائے اور مسجد کو بنائے اور وہ کراہت کرتے ہیں کہ ایسا کریں سوائے اس کے کہ رعیت بھی اس کے حق میں ہو سو تمام گورنروں نے لکھا کہ ہم امیر المومنین کی رائے سے موافقت رشید رکھتے ہیں جیسا اللہ نے چاہا!

عبد الملک بن مروان کو خدشہ تھا کہ لوگ حج کے لئے مکہ جائے گے تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے متاثر ہوں گے لہٰذا حربہ کے
طور پر قبہ الصخرہ کی تعمیر کی کہ لوگ اس میں مصروف رہیں-
اس کا مقصد جو بھی ہو، قدس الاقداس پر قبہ الصخرہ کو یہود نے اپنی دشمنی جانا کیونکہ یہودیوں کے لئے وہ ایک اجنبی عمارت تھی اور ان میں بنو امیہ مخالفت پیدا ہوئی [55]-

---

[55] مصنف کے خیال میں یمن کے یہودیوں کو یہ مغالطہ چٹان کی وجہ سے ہوا- کتاب فضائل بیت المقدس از ضیاء الدین أبو عبد الله محمد بن عبد الواحد المقدسي (المتوفى: 643هـ) میں وھب بن منبہ جو ایک سابق یمنی یہودی تھے کہتے ہیں
قَالَ اللَّهُ لصَخْرَة بَيْت الْمَقْدس يَا صَخْرَةَ بَيْت الْمَقْدس أَنْت عَرْشي الْأَدْنَى
اللہ تعالَی چٹَان جو بیتَ اَلمقدس میں ہے سے کہَتا ہےَ کہ اَے چٹان تو میرا عرش ادنی ہے
مسجد الاقصی کی دوسری نشانی زم زم کی طرح کا ایک چشمہ تھا جو ہیکل کے صحن میں ابلتا تھا اور اس کو جیحوں کہا جاتا تھا (کتاب حزقی ایل باب ٤٧) – کتاب فضائل بیت المقدس از ضياء الدين أبو عبد الله محمد بن عبد الواحد المقدسي (المتوفى: 643هـ) کے مطابق ایک

اب یہاں ہم ضعیف روایات بھی نقل کریں گے کیونکہ وہ کسی نہ کسی مقصد کے تحت بنائی گئی ہوتی ہیں مثلا مصنف عبد الرزاق کی روایت ہے

أخبرنا عبد الرزاق عن معمر عن مطر قال كعب إنما سمي المهدي لأنه لا يهدي لأمر قد خفي قال ويستخرج التوراة والإنجيل من أرض يقال لها أنطاكية

مطر کہتا ہے کعب نے کہا ان کو المہدی اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ خفیہ امر کی طرف ہدایت دیں گے اور توریت اور انجیل کو ایک زمین سے جس کو اِنطاکیۃ کہا جاتا ہے نکالیں گے

نعیم بن حماد کی کتاب الفتن کی روایت ہے

حدثنا أبو يوسف المقدسي عن صفوان بن عمرو عن عبد الله بن بشر الخثعمي عن كعب قال المهدي يبعث بقتال الروم يعطي فقه عشرة يستخرج تابوت السكينة من غار بأنطاكية فيه التوارة التي أنزل الله تعالى على موسى عليه السلام والإنجيل الذي أنزله الله عز وجل على عيسى عليه السلام يحكم بين أهل التوراة بتوراتهم وبين أهل الإنجيل بإنجيلهم

کعب کہتے ہیں المہدی تابوت السکینۃ کو ایک غار سے نکالیں گے جو اِنطاکیۃ میں ہے

روایت جو ابی ہریرہ سے منسوب ہے اس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَنْهَارُ كُلُّهَا وَالسَّحَابُ وَالْبِحَارُ وَالرِّيَاحُ مِنْ تَحْتِ صَخْرَةِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ بیت المقدس کی چٹان کے نیچے تمام نہریں اور سمندر اور ہوائیں ہیں معلوم ہوا کہ یہ مسلمانوں کی ہی کوشش ہے جنہوں نے اہل کتاب کے یہ اقوال عوام میں پھیلائے اور یہ مشہور کیا کہ قبہ الصخرہ ہی ہیکل سلیمانی تھا - اس کا مقصد ٹورازم بڑھانا تھا جس کے نتائج آج وہاں بسنے والے مسلمان بھگت رہے ہیں

پچھلے پچاس سال سے مسجد الاقصی کے نیچے اسی چشمے کی تلاش جاری ہے(جس کے پاس ہزقیاہ کی سرنگ بھی ہے) لیکن یہ وہاں سے نہیں نکلا بلکہ ۱۹۹۷ میں حال میں قدرون کی وادی کے پاس دریافت ہوا ہے جس کے پاس غار بھی ہے- یہودی فرقے جو اسلامی آثار قبہ الصخرہ یا مسجد الاقصی کو تباہ کرنا چاھتے ہیں وہ افواہیں پھیلاتے ہیں کہ الصخرہ میں سے پانی رس رہا ہے حالانکہ یہ سب جھوٹ ہے اور وہاں سے یا اس کے نیچے ہنوز کوئی چشمہ دریافت نہیں ہوا-

تابوت السکینہ سن ۵۸۷ ق م سے لاپتا ہے جب بابلی فوجوں نے مسجد الاقصی کو تباہ کیا تھا-ابھی تک اس کی تلاش جاری ہے لیکن ہماری کتابوں میں موجود ہے کہ اس کو امام المہدی نکالیں گے - یہودی مسیحا اور اسلامی المہدی کے ڈانڈے یہاں آکر مل جاتے ہیں-

محمد ظفر اقبال کتاب اسلام میں امام مہدی کا تصور میں لکھتے ہیں کہ مہدی کی نشانی ہو گی

علامت نمبر ۱۰:

حضرت امام مہدیؒ کے زمانے میں اکثر یہودی مسلمان ہو جائیں گے جس کی وجہ یہ ہوگی کہ امام مہدیؒ کو تابوت سکینہ (جس کا ذکر قرآن کریم میں بھی بایں طور آیا ہے۔ "وقال لهم نبيهم ان آية ملكه ان ياتيكم التابوت فيه سكينة من ربكم" (البقرہ: ۲۴۸) مل جائے گا جس کے ساتھ یہودیوں کے بڑے اعتقادات وابستہ ہیں، اس لیے وہ اس تابوت کو حضرت امام مہدیؒ کے پاس دیکھ کر مسلمان ہو جائیں گے چنانچہ نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں:

"واز انجملہ آنکہ تابوت سکینہ را از غار انطا کیہ یا از بحیرۂ طبریہ بر آوردہ در بیت المقدس نہد و یہود بدیدن وے مسلمان شوند الا القلیل منہم۔" (آثار القیامہ: ص ۳۶۶) یہی بات (الاشاعۃ: ص ۱۹۹) پر بھی ہے۔)

"منجملہ ان علامات کے ایک علامت یہ بھی ہے کہ امام مہدیؒ تابوت سکینہ کو انطاکیہ کے کسی غار یا بحیرۂ طبریہ سے نکال کر بیت المقدس میں رکھ دیں گے جس کو دیکھ کر سوائے چند ایک کے باقی سارے یہودی مسلمان ہو جائیں گے۔"

یہودیوں میں یہ بھی مشہور ہے کہ اگر کسی فارسی النسل کا گھوڑا یروشلم میں دیکھو تو پھر مسیح کی آمد کا انتظار کرو-

" Works like Otot ha-Mashiach, Sings of Messiah, Agadat ha-Maschiach, Legend of Messiah, describe God's coming intervention in history through a great war led by warriors in Persian costume. A late saying ascribed to

Rabbi Simeon bar Yohai warned that if you see the horse of the Persian tied to a post in the land of Israel, expect the footsteps of the Messiah. Yet these specific predictions, translated into prescriptions for political action, proved to be extremely dangerous"

Heavenly Powers Unraveling the Secret History of the Kabbalah (pg 28)، Neil Asher Silberman

اوتات مسیحا، آیات مسیحا، حکایات مسیحا جیسے کاموں (کتب) میں اللہ کا تاریخ میں فارسیوں جسے لباس والوں کے ذریعے ایک عظیم جنگ کے نتیجے میں ہونے والا عمل دخل بیان کیا گیا ہے۔ ایک قدیم قول جو ربی شمعوں بر یوحآئی سے منسوب ہے اس میں خبردار کیا گیا ہے کہ اگر کسی فارسی النسل کا گھوڑا یروشلم میں دیکھو تو پھر مسیح کے قدموں کی چاپ کا انتظار کرو۔ ان خاص اقوال کے باوجود ان سے سیاسی نوعیت کے نتائج کا اخراج خطرناک ہو سکتا ہے۔

فارس میں یہودی، بابل کی غلامی کے دور سے موجود ہیں اور ان اقوال کی روشنی میں خراسان کے لشکر میں یہودی عوامل کی موجودگی بعید از قیاس نہیں، جبکہ ہمارے پاس جو روایات پہنچی ہیں، ان میں مہدی کے کارہائے نمایاں اور یہودی مسیحا کے اعمال میں فرق کرنا مشکل ہے۔

بنوامیہ کے دور میں یہودی سورج گرہن کو مسیحا کے ظہور کی نشانی سمجھتے تھے۔ اس سلسلے میں بنوامیہ کے دور کی یہودی تحریرات سے رہنمائی ملتی ہے، جو زمانہ حال میں مصر سے دریافت ہوئی ہیں اور ان کو گنزہ فراگمنٹس کہا جاتا ہے—ان مخطوطات کے مطابق مسیحا کی چھٹی نشانی ہے سورج گرہن کا بنی اسرائیل کے علاوہ سب پر واقع ہونا[56]

---

[56] "Geniza Fragment" an interesting Jewish text of the Ummayad era, which has described the signs of Messiah. One of the signs is: sixth sign: Solar Eclipse over all people except Israel
Seeing Islam as other saw it, Robert G. Hoyland 1997, pg 317-318

باب ٥: مہدی کا قتل

صحیحین میں مہدی کا تذکرہ نہیں لیکن اپنا مدعا ثابت کرنے کے لئے اس کے قائلین ضعیف روایات کو کسی بھی صحیح روایت سے ملا کر عقیدہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

مسند الحارث بن أبي أسامة کی روایت ہے

حدثنا إسماعيل بن عبد الكريم، حدثنا إبراهيم بن عقيل[57]، عن أبيه، عن وهب بن منبه، عن جابر –رضي الله عنه– قال: قال رسول الله – صلى الله عليه وسلم –: «ينزل عيسى ابن مريم، فيقول أميرهم المهدي: تعال صلِّ بنا، فيقول: لا، إن بعضهم أمير بعض، تكرمة الله لهذه الأمة

جابر۔رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک عیسیٰ ابن مریم نازل ہونگے اور ان سے امیر المهدی کہیں گے آ جائیں نماز پڑھائیں پس وہ کہیں گے نہیں تم میں سے بعض بعض پر امیر ہیں اللہ نے اس امت کی تکریم کی ہے[58]

یہ روایت منقطع ہے[59]۔کتاب جامع التحصيل في أحكام المراسيل کے مطابق

---

57 تاریخ الکبیر از امام بخاری کے مطابق إِبْرَاهِيم بْن عَقِيل بْن مُنَبِّه اپنے چچا وهب سے روایت کرتے ہیں اور ان سے إِسْمَاعِيل بْن عَبد الكريم. ان کو أهل اليمن میں شمار کیا جایا ہے.

58 ابن قیم اس کا ذکر کتاب "المنار المنيف" میں کرتے ہیں کہتے ہیں "وهذا إسناد جيد".

59

وهب بن منبه قال بن معين لم يلق جابر بن عبد الله

وہب بن منبہ کے لئے بن معین کہتے ہیں ان کی ملاقات جابر بن عبد اللہ سے نہیں ہوئی

اس کتاب میں ابن معین کہتے ہیں وھب کی روایت ابن جابر سے ایک کتاب سے تھی، یہ بھی کہا ان کے پاس ایک صحیفہ تھا

هو صحيفة ليست بشيء

وہ صحیفہ کوئی چیز نہیں

اس روایت کو وھب بن منبه (ولادت ۳۴ھ -وفات ۱۱۴ھ)، جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے ہیں- وھب بن منبہ کے آخری دور میں المھدی کا پرچار جاری تھا جو المغیرہ بن سعید المتوفی ۱۱۹ھ کی طرف سے ہو رہا تھا-

اسی طرح کی ایک روایت جو کتاب المھدی از ابی نعیم میں آئی تھی اس کو البانی نے سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ وشیء من فقھھا وفوائدہا ح ۲۲۹۳ میں صحیح قرار دیا ہے

روایت ہے[60]

منا الذي يصلي عيسى ابن مريم خلفه

ہم میں وہ ہے جس کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم نماز پڑھیں گے

عبد الهادی عبد الخالق مدنی نے کتاب مہدی علیہ السلام سے متعلق صحیح عقیدہ میں اس کو اسنادہ صحیح قرار دیا ہے- ابن قیم نے تو سند کو جید کہا تھا جو حسن کی قسم ہے لیکن غیر مقلدین نے اس کو صحیح قرار دے دیا ہے

60

عبد العلیم البستوي نے کتاب الاحادیث الواردة في المهدي في ميزان الجرح والتعديل میں اس کو حسن قرار دیا ہے- اگر اس روایت کو صحیح سمجھا جائے تو اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ دور نبوی کی بات ہے کہ اصحاب رسول میں سے کسی کے پیچھے عیسی ابن مریم کا نماز پڑھنا بیان کیا گیا – راقم کہتا ہے یہ روایت منکر ہے

البانی نے صحیح الجامع الصغیر 219/5 حدیث نمبر 5796 میں صحیح کہا ہے

البانی نے الصحیحة میں اقرار کیا ہے کہ المناوی نے فیض القدیر میں اس روایت پر کہا ہے وفیہ ضعف اس میں کمزوری ہے لیکن پھر صحیح مسلم کی روایت کو لا کر اس کو صحیح قرار دے دیا ہے - راقم نے اس کی سند کو تلاش کیا تو کتاب إتحاف الجماعة بما جاء في الفتن والملاحم وأشراط الساعة از حمود بن عبد الله بن حمود بن عبد الرحمن التويجري میں ملی

وقال أبو نعيم: حدثنا أبو الفرج الأصبهاني: حدثنا أحمد بن الحسين: حدثنا أبو جعفر بن طارق عن الجيد بن نظيف عن أبي نضرة عن أبي سعيد؛ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «منا الذي يصلي عيسى

ابن مريم خلفه، فيقول: ألا إن بعضهم على بعض أمراء؛ تكرمة الله لهذه الأمة» .

اس کے تحت حمود بن عبد اللہ بن حمود بن عبد الرحمٰن التویجری نے خود لکھا ہے

وهذا الإسناد لا تقوم به حجة

اور ان اسناد سے حجت قائم نہیں ہوتی

التویجری نے مسند حارث بن ابی اسامہ کی اوپر والی منقطع سند سے دلیل بھی لی ہے

انبیاء اگر کسی کے پیچھے نماز پڑھیں تو وہ شخص ضروری نہیں کہ مہدی قرار پائے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمان بن عوف اور ابو بکر رضی اللہ عنہما کے پیچھے بھی نماز پڑھی ہے –اس بنیاد پر تو پہلے مہدی عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہوئے اور دوسرے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

دوسری طرف قائلین ظہور مہدی کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے[61]

لن تهلك أمة أنا في أولها وعيسى بن مريم في آخرها والمهدي في وسطها

یہ امت ہلاک نہ ہو گی جس کے شروع میں میں ہوں، آخر میں عیسیٰ ابن مریم اور وسط میں المہدی

---

[61] انور شاہ کاشمیری نے اس کو التصريح بما تواتر في نزول المسيح میں بطور دلیل لکھا ہے- کتاب إتحاف الجماعة بما جاء في الفتن والملاحم وأشراط الساعة میں حمود بن عبد الله بن حمود بن عبد الرحمن التويجري (المتوفى: 1413هـ) نے اس کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے اور کہا وهو حديث حسن كما في ((السراج المنير)) للعزيزي یہ حدیث حسن ہے جیسا السراج المنیر از العزیزی میں ہے - البانی نے ضعيف الجامع الصغير وزيادته موضوع قرار دیا اور "الضعيفة" (5/ 371) میں اس کو الحديث منكر قرار دیا

اس روایت کو خروج مہدی کے لئے پیش کرتے تھے لیکن اس میں ہے کہ مہدی اس امت کے وسط میں ہے اور عیسیٰ علیہ السلام آخر میں ہوں گے تو ان دونوں کی ملاقات کس طرح ہو سکتی ہے ؟

ابن سیرین کا مصنف ابن ابی شیبہ کا قول پیش کیا جاتا ہے
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: «الْمَهْدِيُّ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَهُوَ الَّذِي يَؤُمُّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ»
ابو اسامه نے ہشام بن عروہ سے روایت کیا انہوں نے ابن سیرین سے کہ مہدی اس امت میں ہو گا اور وہی عیسیٰ ابن مریم کی امامت کریں گے
اس کی سند صحیح ہے لیکن یہ مقطوع قول ہے - مہدی اس امت میں ہو گا یہ قول بصرہ سے نکلا

کتاب الفتن از نعیم میں ابن سیرین کا قول ہے
حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قِيلَ لَهُ: " الْمَهْدِيُّ خَيْرٌ أَوْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا؟ قَالَ: «هُوَ أَخْيَرُ مِنْهُمَا، وَيَعْدِلُ بِنَبِيٍّ
ابن سیرین سے کہا گیا کیا مہدی ابو بکر و عمر سے بھی بہتر ہے ؟ جواب دیا ان دونوں سے بہتر ہے یہ عدل قائم کرے گا
سری بن یحیٰ پر ازدی کا قول ہے
ابوالفتح الأزدی: حدیثہ منکر
محدثین میں سے بعض نے اس کو ثقہ بھی کہا ہے البتہ اس کا سماع قتادہ المتوفی ۶۰ ھ سے مشکوک ہے

اسی کتاب میں ہے
حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ، عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، أَنَّهُ ذَكَرَ فِتْنَةً تَكُونُ، فَقَالَ: «إِذَا كَانَ ذَلِكَ فَاجْلِسُوا فِي بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْمَعُوا عَلَى النَّاسِ بِخَيْرٍ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا» ، قِيلَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، خَيْرٌ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ؟ قَالَ: «قَدْ كَانَ يُفَضَّلُ عَلَى بَعْضِ الْأَنْبِيَاءِ

ہم سے بیان کیا ضمرہ نے ابن شوذب کی سند سے انہوں نے محمد بن سیرین سے روایت کیا کہ ابن سیرین نے اس فتنے کا ذکر کیا جو پیش آنے والا ہے تو فرمایا: جب یہ فتنہ برپا ہو گا تو تم اپنے گھروں میں بیٹھو! یہاں تک کہ سنو کہ لوگوں پر ایسا امیر آیا ہے جو ابو بکر اور عمر سے بہتر ہے ان سے پوچھا گیا کہ اے ابو بکر (محمد بن سیرین کی کنیت ہے) کیا وہ ابو بکر و عمر سے بہتر ہوں گے فرمایا: بالتحقیق وہ بعض انبیاء سے افضل ہے

اس سند پر محدثین کو انقطاع کا شبہ ہے- عبد الله بن شوذب قال إبو حاتم روى عن الحسن ولم يسمع منه ولا رآه ابو حاتم نے کہا ابن شوذب، حسن بصری سے روایت کرتا ہے معلوم نہیں سنا تھا بھی یا نہیں ابن حزم کے نزدیک عبد اللہ بن شوذب مجہول ہے

صحیح مسلم کی ایک اور روایت کو بھی پیش کیا جاتا ہے کہ

عن أبي سعيد وجابر، قالا: قال رسول الله – صلّ الله عليه وسلّم:

"يَكُونُ فِي آخر الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ، يقسم الْمَالَ، ولا يَعُدُّهُ".

آخری دور میں ایک خلیفہ ہو گا جو مال تقسیم کرے گا اور اس کو گنے گا نہیں

اس روایت میں کہیں بھی نہیں ہے کہ یہ امام المہدی سے متعلق ہے—نہ لقب ہے نہ نسب بیان ہوا ہے—کیا کوئی بھی اچھا کام کرنا امام مہدی کے سوا کسی اور کے نصیب میں نہیں لکھا؟

مہدی کی روایات قبول کرنے والوں کے نزدیک المہدی کے بعد زمام امارت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس ہو گی-

کچھ ایسی ہی سوچ پہلے عبّاسی خلیفہ السفاح کی تھی - ابن الجوزی کتاب المنتظم میں لکھتے ہیں کہ ابو العبّاس السفاح نے ۱۳۲ھ میں منصب خلافت سنبھالا اور خطبہ دیا

وكان موعوكاً فاشتد عليه الوعك، فجلس على المنبر وتكلم فقال: إنا والله ما خرجنا لنكثر لجيناً ولا عقياناً، ولا نحفر نهراً، وإنما أخرجتنا الأنفة من ابتزازهم لحقنا، ولقد كانت أموركم ترمضنا، لكم ذمة الله عز وجل، وذمة رسوله صلى الله عليه وسلم وذمة العباس أن نحكم

فيكم بما أنزل الله، ونعمل بكتاب الله، ونسير فيكم بسيرة رسول الله صلى الله عليه وسلم،
واعلموا أن هذا الأمر فينا ليس بخارج منا حتى نسلمه إلى عيسى ابن مريم
اور وہ بیمار تھے پس منبر پر بیٹھ گئے اور کہا
بیشک اللہ نے ... العبّاس کو یہ ذمہ داری دی ہے کہ ہم پر اللہ نے جو نازل کیا ہے اس کے مطابق حکم کریں اور ہم خدا کی کتاب پر عمل کریں اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مطابق چلیں اور جان لو کہ خلافت ہمارے ساتھ رہے گی یہاں تک ہم یہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو منتقل کریں۔

السفاح کے حساب سے خلافت بنو عبّاس میں ہی رہنے والی تھی۔

السفاح پر بھی روایات بنائی گئی ہیں
کتاب مہدی علیہ السلام سے متعلق صحیح عقیدہ میں عبد الہادی عبد الخالق مدنی روایت پیش کرتے ہیں اور حسن قرار دیتے ہیں

2- وعن ابن عباس قال : (منا ثلاثة : منا السفاح، ومنا المنصور، ومنا المهدي.) أخرجه ابن أبي شيبة والبيهقي وإسناده حسن موقوفا.

(ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: (ہم میں سے تین ہوں گے، سفاح ہم میں سے ہوگا، منصور ہم میں سے ہوگا اور مہدی ہم میں سے ہوگا)۔
یہ روایت ابن ابی شیبہ اور بیہقی کی ہے اور اس کی سند موقوفا حسن ہے۔

البستوی کتاب المهدی المنتظر فی ضوء الأحادیث والآثار الصحیحة میں اس کا ذکر کر کے اس کو حسن کہتے ہیں

المنهال، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس: {منَّا ثلاثة: منا السفاح، ومنا المنصور، ومنا المهديَ}.

البستوی[ص212]پر کہتے ہیں:

((النتیجة: إسناده حسن، ويمكن أن يقال فيه صحيحٌ لأن الكلام في المنهال يسير

نتیجہ : اس کی اسناد حسن ہیں اور ممکن ہے کہ اس کو صحیح کہا جائے کیونکہ منہال پر بہت تھوڑا کلام (جرح) ہے

ابن قیم المنار المنیف میں کہتے تھے

وكل حديثِ في مدح المنصور والسفاح والرشيد فهو كذب

ہر وہ حدیث جس میں السفاح المنصور اور الرشید کی تعریف ہو وہ کذب ہے

اس روایت کو حسن کہنا - یہ آنکھوں دیکھی مکھی کھانے کے مترادف ہے کہ عباسی خلفاء میں پہلا السفاح تھا دوسرا المنصور تھا اور منصور کا بیٹا المہدی نام کا تھا (یہ پہلا شخص ہے جس کا اسلام میں نام المہدی رکھا گیا)

السفاح نے محمد بن عبد اللہ کو صلح کی پیش کش کی-تاریخ الیعقوبی کے مطابق

ووجدت كتب لابن هبيرة إلى محمد بن عبد الله بن حسن يعلمه أن يبايع له، وأن قبله أموالاً وعدة وسلاحاً، وأن معه عشرين ألف مقاتل، فأنفذت الكتب إلى أبي العباس، فقال أبو العباس: نقض عهده، وأحدث ما أحل به دمه، فكتب إلى أبي جعفر: أن اضرب عنقه، فإنه غدر

اور میں نے ایک خط پایا جو ابن ہبیرة نے محمد بن عبد اللہ کے لئے خط لکھا جس میں پوچھا گیا کہ کیا وہ بیعت کرے گا اور آگے کر لے تو مال اور اسلحہ اور ۲۰ ہزار جنگجو بھی فراہم کئے جائیں گے لیکن اس نے اس کو ٹھکرا دیا پس ابی العبّاس کو لکھ بھیجا انہوں نے حکم دیا اس نے عہد توڑا اور وہ کیا جس سے اس کا خون حلال ہو گیا اور ابو جعفر کو لکھا اس کی گردن مارو کیونکہ اس نے غدر کیا

بدلتا ہے رنگ آسمان کیسے کیسے

ابو جعفر المنصور جس نے ۱۲۵ھ میں خود المہدی کی بیعت کی تھی اب محمد المہدی کی کھوج میں نکلا- محمد بن عبد اللہ چھپ گیا اسی دوران سن ۱۳۶ھ میں السفاح کی وفات ہوئی اور ابو جعفر خلیفہ ہوا— سن ۱۴۰ ھ میں ابو جعفر حرم کی توسیع کے منصوبے کی نگرانی مکہ میں کر رہا تھا کہ خبر ملی کہ مدینہ میں محمد نے خروج کیا ہے- تاریخ الیعقوبی کے مطابق

وقد كان بلغه أن محمد بن عبد الله بن حسن بن حسن تحرك فلما قدم المدينة طلبه فلم يظفر به فأخذ عبد الله بن حسن بن حسن وجماعة من أهل بيته فأوثقهم في الحديد وحملهم على الإبل بغير وطاء وقال لعبد الله: دلني على ابنك وإلا والله قتلتك فقال عبد الله: والله لامتحنت بأشد مما امتحن الله به خليله إبراهيم

اور اس کو خبر پہنچی کہ محمد بن عبد اللہ بن حسن بن حسن متحرک ہو گیا ہے- ابو جعفر نے مدینہ پہنچ کر اس کو طلب کیا لیکن اس کو نہیں پایا تو اس کے باپ عبد اللہ بن حسن بن حسن پر اور ان کے اہل بیت کی ایک جماعت پر جھپٹا اور ان لوہے کی بیڑیاں ڈالیں اور ان کو بغیر سواری والے اونٹوں پر ڈال کر لے گیا- اور عبد اللہ سے کہا محمد کی خبر دو ورنہ اللہ کی قسم تجھ کو قتل کر ڈالوں گا- پس عبد اللہ نے کہا اللہ کی قسم میں ایک شدید امتحان کا شکار ہوں جیسا اللہ نے اپنے خلیل ابراہیم کا لیا

اسی تشدد میں حسن رضی اللہ عنہ کے پوتے عبد اللہ بن حسن کی شہادت ہو گئی- محمد بن عبد اللہ سن ۱۴۵ھ تک زیر زمین رہا- تاریخ الیعقوبی کے مطابق

وظهر محمد بن عبد الله بن حسن بن حسن بالمدينة مستهل رجب سنة 145 فاجتمع معه خلق عظيم وأتته كتب أهل البلدان ووفودهم فأخذ رياح ابن عثمان المري عامل أبي جعفر فأوثقه بالحديد وحبسه وتوجه إبراهيم ابن عبد الله بن حسن إلى البصرة وقد اجتمع جماعة

اور محمد بن عبد اللہ بن حسن بن حسن رجب ۱۴۵ھ میں ظاہر ہوا اس پر ایک خلق عظیم اکٹھی ہوئی اور مختلف ممالک کے وفود بھی ملے لیکن ریاح ابن عثمان المری عامل ابی جعفر نے ان کو پکڑا اور لوہے کی بیڑیاں ڈالیں اور قید کیا پھر (ان کے بھائی) ابراہیم ابن عبد اللہ بن حسن بصرہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ایک عوام ان کے ساتھ ہوئی

الغرض محمد اور ابراہیم دونوں قتل ہوئے- عمران القطان نے ابراہیم کے بصرہ میں خروج کے حق میں قتل عام کا فتوی دیا اور مہدی کی روایت بھی سنائی-

جمہرة إنساب العرب از إبو محمد علی بن إحمد بن سعید بن حزم الأندلسی القرطبیّ الظاہری (المتوفی: 456ھ-) میں ہے کہ محمد بن عبد اللہ کا بڑا بیٹا عبد اللہ الاشتر، قتل بکابل کابل میں قتل ہوا مکمل عبارت ہے

وهؤلاء ولد محمد بن عبد الله بن الحسن بن الحسن بن علي بن أبي طالب

ولد محمد هذا، وهو القائم بالمدينة ويلقب بالأرقط «1» : عبد الله الأشتر، قتل بكابل:

وخلّف ابنا اسمه محمّد، والعقب فيه؛ وطاهر؛ والحسن، كان يلقب أبا الزفت لشدة سمرته،

حد في الخمر بالمدينة؛ قتلا بفخ؛ وعليّ؛ وأحمد؛ وإبراهيم. وللأشتر المذكور عقب ببغداد

.وغيرها، يعرفون ببني الأشتر

.مضى ولد محمد بن عبد الله بن الحسن بن الحسن بن علي بن أبى طالب

یعنی امام المہدی کے بیٹے عبد اللہ الاشتر بھاگ کر خراسان گئے اور ان کی نسل سے عراق و عرب میں بنی الاشتر نام کا ایک خاندان بنا- دلچسپ بات یہ ہے کہ کراچی میں عبد اللہ شاہ غازی کا مزار انہی عبد اللہ الاشتر کا بتایا جاتا ہے

یہ ثابت کرنے کے لئے مہدی، محمد بن عبد اللہ نہیں مجاہد کا قول پیش کیا جاتا ہے-

عبد الہادی عبد الخالق مدنی نے کتاب مہدی علیہ السلام سے متعلق صحیح عقیدہ میں لکھتے ہیں

8 ◊ مہدی علیہ السلام سے متعلق صحیح عقیدہ

3- وعن مجاهد عن رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال : (إن المهدي لا يخرج حتى يقتل النفس الزكية، فاذا قتلت النفس الزكية غضب عليهم من في السماء ومن في الارض، فأتى الناس المهدي، فزفوه كما تزف العروس الى زوجها ليلة عرسها، وهو يملأ الارض قسطا وعدلا، وتخرج الارض من نباتها، وتمطر السماء مطرها، وتنعم أمتي في ولايته نعمة لم تنعمها قط.) أخرجه ابن أبي شيبة وهو صحيح موقوفا.

(ترجمہ: مجاہد ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: (مہدی اس وقت تک نہیں نکلے گا جب تک کہ نفس زکیہ کو قتل نہ کر دیا جائے، جب نفس زکیہ کو قتل کر دیا جائے گا تو ان پر آسمان والوں اور زمین والوں کا غضب ہو گا، پھر لوگ مہدی کے پاس آئیں گے، اور اسے حکومت اس طرح سونپ دیں گے جس طرح ایک دلہن کو اس کی شب عروسی میں اس کے شوہر کے سپرد کر دیا جاتا ہے، وہ زمین کو عدل وانصاف سے معمور کر دے گا، زمین اپنے پودے پوری طرح اگائے گی، آسمان خوب بارش برسائے گا، میری اُمت اس کی حکومت میں ایسی نعمت میں رہے گی جیسی نعمت اسے کبھی نہ ملی ہو گی)۔ یہ روایت ابن ابی شیبہ کی ہے اور اس کی سند موقوفا صحیح ہے۔

اِس کی سند ہے

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيّ، قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي فُلَانٌ، رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَنَّ الْمَهْدِيَّ لَا يَخْرُجُ حَتَّى تُقْتَلَ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ ; فَإِذَا قُتِلَتِ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ غَضِبَ عَلَيْهِمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ , فَأَتَى النَّاسَ الْمَهْدِيُّ , فَزَفُّوهُ كَمَا تُزَفُّ الْعَرُوسُ إِلَى زَوْجِهَا لَيْلَةَ عُرْسِهَا , وَهُوَ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا وَتُمْطِرُ السَّمَاءُ مَطَرَهَا , وَتَنْعَمُ أُمَّتِي فِي وِلَايَتِهِ نَعْمَةً لَمْ تَنْعَمْهَا قَطُّ»

اس روایت میں عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرُ ابن حزم کے مطابق مجھول ہے- کتاب تاریخ اسماء الضعفاء والكذابين از ابن شاھین کے مطابق أَبُو الصَّبَّاح عمر بن قيس الماصر ضعیف فی الحدیث ہے—اگرچہ بعض نے اس کو ثقہ بھی کہا ہے لیکن صحیح ہے کہ یہ مختلف فیہ ہے

اثر کی سند میں رجل میں اصحاب النبی نا معلوم ہے—بہت سے لوگوں کو اصحاب رسول نہیں کہا جاتا کیونکہ انہوں نے دیکھا سنا نہیں- لہذا علماء کی ایک تعداد اس قسم کی روایت کو قبول نہیں کرتی اور بعض کرتی ہے [62]-

---

62

روایت میں صحابی کا نام نہیں لیا گیا بعض علماء کے نزدیک فإنَّ جهالةَ الصحابي لا تَضُرّ صحابی کا مجھول ہونا نقصان دہ نہیں ہے – یہ اصول امام البیہقی، امام احمد، امام حاکم ، ابن الصلاح کا ہے- لیکن شوافع ہی اس کو قبول نہیں کرتے شوافع میں أبو بكر الصيرفي كتابِ الدلائلِ میں کہتے ہیں

وإذا قال في الحديثِ بعض التابعين: عن رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم: لا يُقبل؛ لأني لا أعلم سمع التابعي من ذلك الرجل

أبو بكر الصيرفي کہتے ہیں کہ اگر حدیث میں بعض تابعین کہیں اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی آدمی سے تو اس روایت کو قبول نہ کرو کیونکہ مجھے نہیں پتا کہ اس نے اس رجل سے سنا بھی یا نہیں

التنكيل بما في تأنيب الكوثري من الأباطيل میں المعلمي ایسی روایت پر توقف کی رائے رکھتے ہیں

واضح رہے کہ صحابہ تمام عدول ہیں لیکن اس تابعی کی ملاقات صحابی سے ہوئی یا نہیں کیسے ثابت ہو گا؟

ابن حزم كتاب الإحكام في أصول الأحكام میں کہتے ہیں

لا يقبل حديث قال راويه فيه: عن رجل من الصحابة، أو: حدثني من صحب رسول الله صلى الله عليه وسلم، إلا حتى يسميه، ويكون معلوماً بالصحبة الفاضلة، ممن شهد الله تعالى لهم بالفضل والحسنى

عاصم عمر کتاب تیسری جنگ عظیم اور دجال میں اس اثر سے دلیل لیتے ہیں

خروجِ حضرت مہدی سے قریب ترین واقعات

حضرت مہدی کا خروج ذی الحجہ (حج) کے مہینے میں ہوگا۔ اس سے پہلے نفس زکیہ کو شہید کر دیا جائے گا۔ عرب کے کسی ملک کے بادشاہ کی موت اور اس پر اختلاف ہوگا۔ رمضان میں خوفناک آواز آئے گی۔ ذی قعدہ (ذی الحجہ سے پہلے آتا ہے) کے مہینے میں عرب قبائل میں انتشار ہوگا جسکے نتیجے میں لڑائیاں ہونگی۔ حج کے موقع پر حاجیوں کو لوٹا جائے گا اور حاجیوں کا قتلِ عام ہوگا۔ شام (یعنی اردن، اسرائیل، سیریا میں سے کہیں) میں سفیانی اقتدار میں آئے گا اور ایمان والوں پر مظالم ڈھائے گا، دریائے فرات پر جنگ ہو رہی ہوگی۔

تاریخ اسلام میں ایک ہی شخص النفس الذکیہ کے نام سے گزرا ہے جو المہدی محمد بن عبد اللہ بن حسن بن حسن بن علی تھے لیکن اس سب کو نظر انداز کر کے البستوی کتاب میں خامہ فرسائی کرتے ہیں

ایسی روایت کو قبول نہ کرو جس میں رجل من صحابہ ہو .. اور نام نہ لیا گیا ہو

قلت: ولعله قد لقب بهذا اللقب بسبب ورود هذه الكلمة في هذا الحديث كما تلقب بالمهدي أملاً بأن يكون هو المبشر به. والظاهر أن هذه الكلمة وردت في هذا الحديث بمعناها اللغوي ولا يراد بها شخص معين كما في قوله تعالى في سورة الكهف: ﴿قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ﴾ الآية. وهو يتفق بهذا المعنى مع الأحاديث الأخرى التي تدل على أن ظهور المهدي يكون بعدما تملأ الأرض ظلماً وجوراً ويتفق مع أثر علي رضي الله عنه المتقدم بأن المهدي يخرج في آخر الزمان إذا قال الرجل: الله، الله، قتل. أي أن تلك الأيام ستكون عصيبة على المؤمنين. وكما قال الرسول ﷺ: «يأتي على الناس زمان، الصابر فيهم على دينه كالقابض على الجمر»(١).

میں البستوی کہتا ہوں: ہو سکتا ہے اس کو یہ لقب اس ل حدیث کی بنا پر دیا جائے جیسا کہ المہدی لقب دیا گیا ... اور اس کلمہ سے ظاہر ہے حدیث میں لغوی طور پر آیا ہے اور اس سے کوئی معین شخص مراد نہیں ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا قول ہے سورہ الکھف میں موسی نے کہا اپ نے ایک پاک نفس نفسا زكيه کو قتل کیا

یہ کیسے معلوم ہو گا کہ یہ صحابی کا گمان تھا یا حدیث رسول تھی ؟

مجاہد کا قول مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے

الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ , «الْمَهْدِيُّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ»

مجاہد نے کہا عیسیٰ ابن مریم ہی مہدی ہیں

اس کی سند میں لیث بن ابی سلیم ہیں اور ان کی بہت سی روایت کو سنن اربعہ میں مجاہد سے ہیں ان کو البانی نے صحیح قرار دیا ہے لہذا یہ کہنا کہ لیث مختلط تھا اور اس مخصوص روایت کو رد کرنا صحیح نہیں کیونکہ یہ قول حسن بصری کا بھی صحیح سند سے معلوم ہے

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے المہدی کا ذکر کیا؟

عبد الہادی عبد الخالق نے امام مہدی علیہ السلام سے متعلق صحیح عقیدہ میں ایک اثر پیش کیا اور حسن قرار دیا

9 ◊ مہدی علیہ السلام سے متعلق صحیح عقیدہ

4- وعن عبد الله بن عمرو قال : (يا أهل الكوفة : أنتم أسعد الناس بالمهدي.) أخرجه ابن أبي شيبة وهو حسن موقوفا، وقد يكون الخبر من الاسرائيليات لأن ابن عمرو رضي الله عنهما كان ممن أخذ عن أهل الكتاب.

(ترجمہ: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: (اے کوفہ والو! تم دیگر لوگوں کی بہ نسبت مہدی کو پانے والے زیادہ خوش نصیب ہو)۔ یہ روایت ابن ابی شیبہ کی ہے اور اس کی سند موقوفا حسن ہے۔ یہ خبر اسرائیلیات میں سے بھی ہو سکتی ہے کیونکہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ نے اہل کتاب سے بعض باتیں لی تھیں۔

البستوی نے اس کو اسناد صحیح قرار دیا اور کہا یہ اسرائیلیات میں سے ہو سکتی ہے کیونکہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اہل کتاب سے روایت کرتے تھے۔ راقم کہتا ہے اس روایت میں ایسا کیا ہے کہ اس کو اسرائیلیات قرار دیا جائے؟ اس کی سند میں عبد اللہ بن الاجلح مختلف فیہ ہے –اس کو اکثر نے ضعیف کہا ہے لیکن اپنا جمہور کا اصول لگا کر البستوی نے اس اثر کو صحیح قرار دے دیا ہے۔ اس کے علاوہ عبد اللہ بن صالح پر ابو داود نے وضاع کا حکم لگایا تھا اس کو بھی خاطر میں نہیں لائے۔ راقم کہتا ہے اس طرح تو دنیا کی کوئی روایت ضعیف ہی نہیں رہے گی –سب کو ماننے میں کیا تردد ہے؟

البانی، کتاب موسوعة العلامة الإمام مجدد العصر محمد ناصر الدين الألباني میں البانی کے سوالات پر جوابات کا مجموعہ ہے میں عبد اللہ بن عمرو کی روایت کے حوالے سے کہتے ہیں کہ یہ اسرائیلیات میں سے اس وقت سمجھی جائے گی جب یہ نکات ہوں:

لأنه يمكن أن يكون من الإسرائيليات، والتاريخ الذي يتعلق بما قبل الرسول عليه السلام ... معناه من بدء الخلق إلى ما قبل الرسول عليه السلام وبعثته هو من هذا القبيل.
فإذا جاءنا حديث يتحدث عما في السماوات من عجائب ومخلوقات، وهو لا يمكن أن يقال جزماً بالرأي والاجتهاد فيتبادر إلى الذهن إذاً هذا في حكم المرفوع، لكن لا، ممكن أن يكون هذا من الإسرائيليات التي تلقاها هذا الصحابي من بعض الذين أسلموا من اليهود والنصارى، ولذلك فينبغي أن يكون الحديث الموقوف والذي يراد أن نجعله في حكم المرفوع ما يوحي بأنه ليس له علاقة بالشرائع السابقة.
یہ نکتہ ہے کہ ہو سکتا ہے یہ الإسرائيليات میں سے ہو اور اس تاریخ سے متعلق جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے گذری .. اس معنوں میں ہے مخلوق کا شروع ہونا سے لے کر بعثت نبوی تک کا دور۔ پس جب کوئی حدیث ہو جس میں آسمانوں کے عجائب و مخلوقات کا ذکر ہو اور یہ امکان نہ رہے کہ یہ بات اجتہاد یا رائے کی ہے

تو ذہن اس طرف جاتا ہے کہ یہ حکم مرفوع میں سے ہے لیکن نہیں ممکن ہے یہ الإسرائیلیات میں سے ہو جو ان اصحاب رسول نے بیان کیے جو یہود و نصاری میں سے ایمان لائے اس وجہ سے یہ حدیث موقوف ہونی چاہیے اور اس کا تعلق سابقہ شریعت سے نہیں ہونا چاہیے

راقم کہتا ہے المہدی، کوفہ والوں کے لئے نیک بخت ہو گا میں ایسی کوئی سابقہ شریعت کی چیز نہیں جس کی بنا پر اسکو اہل کتاب کی روایات قرار دیا جائے — یہ بات الگ ہے کہ یہ اثر ثابت ہی نہیں

باب ٦: روایات المہدی اور تواتر

امام الشافعی روایات مہدی کا انکار کرتے تھے

امام الشافعی نے ایک روایت بیان کی جو کتاب حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء از إبو نعیم إحمد بن عبد اللہ بن إحمد بن إسحاق بن موسی بن مہران الأصبہانی (المتوفى: 430ھ) میں بیان ہوئی ہے –پہلے اس روایت کو دیکھتے ہیں

حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ نُوحٍ الطَّلْحِيُّ ح. وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ حَيَّانَ، ثَنَا أَبُو الْحَرِيشِ الْكِلَابِيُّ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَنَدِيِّ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَزْدَادُ الْأَمْرُ إِلَّا شِدَّةً، وَلَا الدُّنْيَا إِلَّا إِدْبَارًا، وَلَا النَّاسُ إِلَّا شُحًّا، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ، وَلَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ». غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ، لَمْ نَكْتُبْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الشَّافِعِيِّ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

امام مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَنَدِيِّ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نے **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ ... کوئی مہدی نہیں سوائے عیسیٰ کے –** امام حسن بصری کی غریب حدیث ہے اس کو ہم نے صرف امام الشافعی سے لکھا ہے

یہ روایت ابن ماجہ میں بھی ہے- سنن ابن ماجہ ح ٤٠٣٩ پر تعلیق میں محمد فؤاد عبد الباقي لکھتے ہیں

وخلاصة ما نقل عن الحافظ عماد الدين بن كثير أنه قال هذا حديث مشهور بمحمد بن خالد الجندي الصناني المؤذن شيخ الشافعي. وروى عنه غير واحد أيضا. وليس هو بمجهول. بل روى عن ابن معين أنه ثقة

اور خلاصہ جو نقل کیا جاتا ہے امام ابن کثیر سے کہ انہوں نے کہا یہ حدیث مشہور ہے محمد بن خالد الجندي الصناني المؤذن شيخ الشافعي سے –ان سے ایک سے زائد لوگوں نے اس کو روایت کیا ہے اور یہ مجھول نہیں ہے بلکہ ان کو ابن معین نے ثقہ قرار دیا ہے

امام السجزی المتوفی ۳۶۳ ہجری نے کتاب مناقب الشافعی میں مہدی کی امام الشافعی کی اس روایت کا ذکر کیا

أخبرني محمد بن عبد الرحمن الهمذاني ببغداد, حدثنا محمد بن مخلد -[و] وهو العطار-, حدثنا أحمد بن محمد بن المؤمل العدوي, قال: قال لي يونس بن عبد الأعلى: ((جاءني رجلٌ قط وخطه الشيب سنة ثلاث عشرة -[يعني ومئتين]- عليه مبطنةٌ [وأزير] , وسألني عن حديث الشافعي, عن محمد بن خالد الجندي: لا يزداد الأمر إلا شدةً, فقال لي: من محمد بن خالد الجندي؟ فقلت: لا أدري. فقال [لي] : هذا مؤذن الجند وهو ثقةٌ. فقلت له: أنت يحيى بن معين؟ فقال: نعم. [فقلت له: حديث ابن وهب؟ فقال: ثقة وكان فيه تساهلٌ]))

یونس بن عبد الأعلی نے کہا ایک شخص ... آیا اور امام شافعی کی حدیث عن محمد بن خالد الجندي (**کوئی مہدی نہیں سوائے عیسیٰ کے**) پر مجھ سے سوال کیا میں نے کہا یہ محمد بن خالد کون ہے ؟ اس نے کہا پتا نہیں- میں نے اس شخص سے کہا یہ موذن الجند کا اور یہ ثقہ ہے میں نے اس سے یہ کہا کہ کیا تم ابن معین ہو؟ اس نے کہا ہاں[63]

63

یہ روایت صحیح ہے
امام الذہبی نے میزان میں اس روایت کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے
ذكره ابن الصلاح في أماليه، ثم قال: محمد بن خالد شيخ مجهول.
قلت: قد وثقه يحيى بن معين.
ابن الصلاح نے ... کہا ہے کہ محمد بن خالد مجھول ہے میں کہتا ہوں اس کو ابن معین نے ثقہ کہا ہے
کتاب ذيل ديوان الضعفاء والمتروكين میں الذہبی نے محمد بن خالد الجندي کو صدوق معروف قرار دیا ہے

کتاب پیشین گوئیوں کی حقیقت ص١٠٧ میں مبشر حسین لاہوری نے دعوی کیا کہ الذہبی نے اس کو منکر الحدیث قرار دیا ہے جبکہ یہ دعوی باطل ہے

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مہدی کوئی الگ شخصیت نہیں بلکہ خود حضرت عیسی علیہ السلام ہی مہدی ہوں گے ان کا استشہاد اس حدیث سے ہے (لا المهدی إلا عيسى ابن مريم) ''مہدی خود عیسی علیہ السلام ہوں گے'' مگر یہ حدیث شدید ضعیف اور نا قابل حجت ہے اس لیے کہ اس کی سند کا دارومدار محمد بن خالد جندی پر ہے جسے امام ذہبی نے منکر الحدیث کہا اور اس کی مذکورہ روایت پر بھی ضعف کا حکم لگایا ہے۔(۲)

حافظ ابن حجر نے خالد جندی کو مجہول کہا ہے۔(۳)

شیخ ابن تیمیہؒ نے بھی مذکورہ راوی اور اس کی روایت کو ضعیف کہا ہے۔ (۴)

البتہ میزان میں الذہبی نے اس روایت کی بعض علتوں کا ذکر کیا کہ کہا جاتا ہے یُونُس بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى کا سماع امام الشافعی سے نہیں –
اسی طرح سیر الاعلام میں لکھا
تَفَرَّدَ بِهِ يُوْنُسُ بنُ عَبْدِ الأَعْلَى الصَّدَفِيُّ أَحَدُ الثِّقَات وَلَكِنَّهُ مَا أَحْسِبُهُ سَمِعَهُ مِنَ الشَّافِعِيِّ
اس روایت میں یونس بن عبد الاعلی کا تفرد ہے .. ہمیں نہیں لگتا اس نے شافعی سے سنا ہے
کتاب معجم الشيوخ الكبير للذهبي میں الذہبی نے یہ دعوی کیا
لَمْ يَأْتِ بِهِ غَيْرُ يُونُس
یہ روایت صرف یونس سے اتی ہے

راقم کہتا ہے یہ کون سا اصول ہے باوجود اس کے کہ اس نے روایت میں حدثنا الشافعي بولا ہے – لیکن اس کے باوجود اس روایت کی وجہ سے اس کا سماع نہیں مانا جاتا
راقم کہتا ہے المزنی نے بھی اس کو امام الشافعی سے روایت کیا ہے – کتاب جامع بيان العلم وفضله کی سند ہے
وَهَذَا الْحَدِيثُ حَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّد، نا الْمَيْمُونُ بْنُ حَمْزَةَ الْحُشَنِيُّ بِمِصْرَ نا الطَّحَاوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُزَنِيُّ، نا الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ خَالد الْجَنَدِيُّ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِك، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَزْدَادُ الْأَمْرُ إِلَّا شِدَّةً وَلَا الدُّنْيَا إِلَّا إِدْبَارًا وَلَا النَّاسُ إِلَّا شُحًّا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ وَلَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ»

کتاب سیر أعلام النبلاء کی تعلیق میں الشیخ شعیب الأرناؤوط نے الذہبی کے دعوی کے رد میں لکھا

قد صرح الرواة عن يونس بأنه قال: " حدثنا " الشافعي أسنده من طريقين، وفيه التصريح بالتحديث.
راویوں نے صراحت کی ہے یونس سے کہ اس نے کہا حدثنا اس میں اسناد میں دو طرق ہیں اور ان میں تحدیث کی تصریح ہے

شعیب نے مزید لکھا زيد بن السكن، وعلي بن زيد اللحجي نے بھی الجندی سے روایت کیا ہے یعنی یہ مجھول نہیں ہے
راقم کہتا ہے الإرشاد في معرفة علماء الحديث از الخلیلی میں یہ روایت موجود ہے اور الخلیلی نے کہا ہے
وَيَرْوِيهِ مُفَضَّلٌ الْجَنَدِيُّ , عَنْ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ اللَّحْجِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ
اور اس کو علی بن زیاد نے بھی الجندی سے روایت کیا ہے

طبقات الشافعية الكبرى میں السبکی نے لکھا
وَقيل إِن الشافعى تفرد بِهِ عَن مُحَمَّد بن خَالِد الجندى وَلَيْسَ كَذَلِك إِذْ قد تَابعه عَلَيْهِ زيد بن السكن وعَلى بن الزيد اللحجى فَرويَاهُ عَن مُحَمَّد بن خَالِد وَتكلم جمَاعَة فى هَذَا الحَدِيث وَالصَّحِيح فِيهِ أَن الجندى تفرد بِهِ
اور کہا جاتا ہے کہ شافعی کا محمد الجندی سے روایت میں تفرد ہے لیکن ایسا نہیں ہے اس کی متابعت کی ہے زید بن السکن وعَلى بن الزيد اللحجى جنہوں نے اس کو محمد بن خالد سے روایت کیا ہے اور ایک جماعت نے اس روایت پر کلام کیا ہے اور صحیح یہ ہے کہ اس میں الجندی کا تفرد ہے

سبکی نے مزید لکھا
وَأَنا أَقُول قد صرح الرواة عَن يُونُس بِأَنَّهُ قَالَ حَدثنَا الشافعى
اور میں کہتا ہوں یونس سے روایت کرنے والے راویوں نے صراحت کی ہے کہ اس نے حَدثنَا الشافعی کہا ہے

اس روایت کو غلط ثابت کرنے کے لئے لوگوں نے خواب بھی بیان کیا تاریخ دمشق میں ہے
قال أبو الحسن علي بن عبد الله الواسطي: رأيت محمد بن إدريس الشافعي في المنام، فسمعته يقول: كذب علي يونس في ديث الجندي، حديث الحسن عن أنس عن النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في المهدي. قال الشافعي: ما هذا من حديثي ولا حدثت به، كذب علي يونس
ابو الحسن الواسطی نے کہا : میں نے خواب میں امام الشافعی کو دیکھا میں نے سنا وہ کہہ رہے تھے مجھ پر یونس نے جھوٹ بولا الجندی کی حدیث میں ، حدیث حسن عن أنس عن النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في المهدي- شافعی نے کہا یہ میری حدیثوں میں سے نہیں ہے – مجھ پر یونس جھوٹ بولتا ہے

بہت خوب امام الشافعی تو عالم الغیب تھے ؟ یونس ہی نہیں المزنی نے بھی اس کو شافعی سے روایت کیا ہے

الذہبی میزان میں کہتے ہیں: أبان بن صالح صدوق، وما علمت به بأسا، لكن قيل: إنه لم يسمع من الحسن
ابان صدوق ہے لیکن اس کا سماع کہا جاتا ہے حسن بصری سے نہیں ہے
راقم کہتا ہے الذہبی نے خود صیغہ تمریض استعمال کر کے اس بات پر جزم کا اظہار نہیں کیا-
المعجم الكبير از طبرانی میں ابان نے حسن بصری سے سماع کی صراحت کی ہے روایت ہے

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْعَلَّافُ الْمِصْرِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أنا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ أَبَانِ بْنِ صَالِحٍ، أَنَّهُ سَمِعَ الْحَسَنَ بْنَ أَبِي الْحَسَنِ، يَقُولُ: سَأَلْتُ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ، قُلْتُ: فِيكَ أُنْزِلَتْ آيَةُ الرُّخْصَةِ، فَكَيْفَ صَنَعْتَ؟، قَالَ: «ذَبَحْتُ شَاةً»

امام حاکم نے اس روایت کو ضعیف قرار دینے کے لئے ایک اورسند کا ذکر کیا – مستدرک الحاکم میں اس روایت کے تحت لکھا
قَالَ صَامِتُ بْنُ مُعَاذٍ: عَدَلْتُ إِلَى الْجَنَدِ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ مِنْ صَنْعَاءَ، فَدَخَلْتُ عَلَى مُحَدِّثٍ لَهُمْ فَطَلَبْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فَوَجَدْتُهُ عِنْدَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَنَدِيِّ، عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَقَدْ رُوِيَ بَعْضُ هَذَا الْمَتْنِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَامِتُ بْنُ مُعَاذٍ نے کہا میں ... صَنْعَاءَ میں دو دن رہا پھر ایک محدث کے پاس گیا اس حدیث کو لینے تو اِس کے پاس پایا کہ سند تھی مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَنَدِيِّ، عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، اور بعض نے اَس کو اِس متن کے ساتھ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے روایت کیا ہے پھر امام حاکم نے سند دَی جس کو الذہبی نے صحیح کہا
فَحَدَّثْنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ، رَحِمَهُ اللَّهُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْإِمَامُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ، ثَنَا مُبَارَكٌ أَبُو سُحَيْمٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «لَنْ يَزْدَادَ الزَّمَانُ إِلَّا شِدَّةً، وَلَا يَزْدَادُ النَّاسُ إِلَّا شُحًّا، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ....

راقم کہتا ہے یہ مجھول محدث کون تھا جس کے پاس سند میں ابان بن أَبِي عَيَّاشٍ تھا پہلے اس کا نام بتایا جائے یقینا کوئی ضعیف ہو گا اسی لئے اس کو ایک محدث کہا گیا ہےدوم امام حاکم اور الذہبی نے توحد ہی کر دی دوسری سند جو دی ہے اس میں مُبَارَكٌ أَبُو سُحَيْمٍ متروک الحدیث ہے – کیا علم جرح و تعدیل کے ائمہ سے یہ چھپا رہ گیا یا امام شافعی کو عقیدہ مہدی کا انکاری نہ کہا جائے انہوں نے تلبیس کو جائز سمجھا ؟ کیا کہا جائے اس اسراف پر

ابن ماجہ کی تعلیق میں شعیب الأرنؤوط لکھتے ہیں

بأن صامت ابن معاذ رواها عن رجل من الجَنَد (بلد محمّد بن خالد)، عن محمّد بن خالد الجَنَدي، عن أبان بن أبي عياش، عن الحسن البصري، عن النبي - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -. قال الذهبي: فانكشف ووهى. قلنا: لأن أبان بن أبي عياش متروك الحديث،
راقم یہی پوچھ رہا ہے کہ رجل من الجند کون مجہول محدث ہے ؟ اس کا جواب کوئی دے

کتاب بيان خطأ من أخطأ على الشافعي میں البیہقی نے لکھا:
أَحْمَدَ بْنَ سِنَانٍ يَقُولُ، كُنْتُ عِنْدَ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ جَالِسًا فِي مَسْجِدِه فَدَخَلَ عَلَيْهِ صَالِحٌ جَزْرَةُ، وَأَقْبَلَ عَلَيْهِ يُذَاكِرُهُ حَتَّى ذَكَرَ الْحَسَنَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى» قَالَ: بَلَغَنِي عَنِ الشَّافِعِيِّ أَنَّهُ رَوَاهُ، وَالشَّافِعِيُّ عِنْدَنَا ثِقَةٌ
أَحْمَدَ بْنَ سِنَانٍ نے کہا ہم امام يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ کے پاس تھے مسجد میں بیٹھے ہوئے پس آنے اور ان سے حدیث حسن بصری عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر مذاکرہ کیا کہ کوئی مہدی نہیں سوائے عیسی کے - ابن معین نے کہا ہم تک پہنچا ہے کہ شافعی نے اس کو روایت کیا ہے اور شافعی ہمارے نزدیک ثقہ ہیں
اس پر بیہقی نے لکھا : وَهَذَا الْحَدِيثُ إِنْ كَانَ مُنْكَرًا بِهَذَا الْإِسْنَادِ كَانَ الْحَمْلُ فِيهِ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَنَدِيِّ، فَإِنَّهُ شَيْخٌ مَجْهُولٌ لَمْ يُعْرَفْ بِمَا تَثْبُتُ بِهِ عَدَالَتُهُ
اس حدیث میں ... مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَنَدِيِّ شیخ مجهول ہے

اس کے بعد بیہقی نے وہی بات کی جو امام حاکم نے صامت بن معاذ کے حوالے سے لکھی ہے لیکن بیہقی نے کہا
أَنَّ فِي صِحَّتِهَا عَنْهُ نَظَرٌ فَإِنَّهُ عَنْ مُحَدِّثٍ مَجْهُولٍ
اس (صَامِتُ بْنُ مُعَاذٍ کی خبر) کی صحت پر نظر ہے کیونکہ اس میں محدث مجہول ہے

ابن کثیر نے کتاب **النهاية في الفتن والملاحم** میں لکھا
فَإِنَّهُ حَدِيثٌ مَشْهُورٌ بِمُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَنَدِيِّ الصَّنْعَانِيِّ الْمُؤَذِّنِ شيخ الشافعي، وقد روى عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ أَيْضًا وَلَيْسَ هُوَ بِمَجْهُولٍ كَمَا زَعَمَهُ الْحَاكِمُ، بَلْ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَعِينٍ أَنَّهُ وَثَّقَهُ، وَلَكِنْ مِنَ الرُّوَاةِ من حدث به عنه أبان عن أَبِي عَيَّاشٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ مُرْسَلًا، وَذَكَرَ شَيْخُنَا فِي التَّهْذِيبِ عَنْ بَعْضِهِمْ أَنَّهُ رَأَى الشَّافِعِيَّ فِي الْمَنَامِ وَهُوَ يَقُولُ: كَذَبَ عَلَيَّ يونس بن عبد الأعلى الصدفي ويونس مِنَ الثِّقَاتِ لَا يُطْعَنُ فِيهِ بِمُجَرَّدِ مَنَامٍ، وهذا الحديث فيما يظهر بادىء الرأي مخالف للأحاديث التي أوردناها في إثبات أَنَّ الْمَهْدِيَّ غَيْرُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، إِمَّا قَبْلَ نُزُولِهِ فظاهر والله أعلم
یہ حدیث مشہور ہے محمد بن خالد الجندی ، شیخ شافعی سے اور اس کو ایک سے زائد نے ان سے روایت کیا ہے اور یہ مجہول نہیں جیسا کہ حاکم کا دعوی ہے بلکہ اس ابن معین سے روایت کیا ہے اور یہ ثقہ ہے - لیکن جن راویوں نے اس کو روایت کیا ہے ان میں ابان بن عیاش ہے جس نے حسن بصری سے مرسل روایت کیا ہے - اور ہمارے شیخ المزی نے تهذيب الكمال میں ذکر کیا بعض سے کہ انھوں نے امام شافعی کو خواب میں دیکھا اور وہ کہہ رہے تھے کہ یونس نے جھوٹ بولا اور یونس کو ایک مجرد خواب کی بنا پر جھوٹا نہیں کہا جا سکتا- اور یہ حدیث بادی

رائے میں ان احادیث کی مخالف ہے جو مہدی کے سلسلے میں وارد ہوئی ہیں جن میں ہے کہ المہدی ، عیسی نہیں ہے بلکہ عیسی کے نزول سے قبل ہے و اللہ اعلم

الغرض یہ قول امام الشافعی سے ثابت ہے – امام ابن معین نے اس کا اقرار کیا ہے

ابن تیمیہ نے کتاب منہاج السنة میں دعوی کیا کہ
وقد قيل إن الشافعي لم يسمعه من الجندي
اور کہا جاتا ہے شافعی نے خالد الجندی سے نہیں سنا
ابن تیمیہ نے اس طرح امام الشافعی کو مدلس قرار دے دیا-

لیکن ابن تیمیہ کے ہم عصر شوافع نے اس کے خلاف لکھا مثلا کتاب السلوك في طبقات العلماء والملوك میں محمد بن يوسف بن يعقوب، أبو عبد الله، بهاء الدين الجَنْدي اليمني (المتوفى: 732هـ) اصحاب امام شافعی میں لکھتے ہیں

وَمنْهُم عَليّ بن عبد الله بن جَعْفَر الْمَدِينِيّ وَهُوَ مَعْدُود فِي أَصْحَاب الإِمَام الشَّافِعِي كتب عَن الشَّافِعِي كتاب الرسَالَة وَحمله إِلَى عبد الرَّحْمَن بن الْمهْدي فأعجب بِهِ نرجع حِينَئِذٍ إِلَى ذكر عُلَمَاء الْيمن الْمَوْجُودين فِي طبقَة عبد الرَّزَّاق فَمن أهل الْجند مُحَمَّد بن خَالِد وَهُوَ أحد شُيُوخ الشَّافِعِي وروى عَنهُ مَا رَوَاهُ عَن أبان بن صَالح عَن الْحسن عَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم لَا يزْدَاد الْأَمر إِلَّا شدَّة وَلَا الدُّنْيَا إِلَّا إدبارا وَلَا النَّاس إِلَّا شحا وَلَا تقوم السَّاعَة إِلَّا على شرار النَّاس وَلَا مهْدي إِلَّا عِيسَى بن مَرْيَم قَالَ ابْن سَمُرَة روى هَذَا الْخَبَر عَن الشَّافِعِي يُونُس بن عبد الْأَعْلَى أحد أَصْحَابه وَلِهَذَا خرجه الْقُضَاعِي فِي كتاب الشهَاب وَكَانَ بعض الْفُقَهَاء يَسْتَدلّ على أن الشَّافِعِي دخل الْجند كَمَا دخل صنعاء بروايته عَن هَذَا مُحَمَّد بن خَالِد
اور ان میں سے علی بن عبد اللہ بن جعفر المدینی ہیں اور وہ ان چند اصحاب الشافعی میں سے ہیں جنہوں نے کتاب الرسالہ امام شافعی سے لکھی اور اس کو عبد الرحمان بن مہدی نے لیا اور پسند کیا پس اب ہم اتے ہیں علماء الیمن کے ذکر پر جو عبد الرزاق کے دور کے ہیں ان میں اہل الجند میں ہیں محمد بن خالد اور یہ امام شافعی کے شیوخ میں سے ہیں اور ان سے روایت کرتے ہیں جو انہوں نے ابان بن صالح سے روایت کیا ہے انہوں نے حسن سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ... کہ کوئی مہدی نہیں سوائے عیسی کے – ابن سمرہ نے کہا : یہ خبر امام شافعی سے یونس نے روایت کی ہے جو ان کے اصحاب میں سے ایک ہیں اور اس وجہ سے الْقُضَاعِي نے اس کی تخریج کتاب الشہاب میں کی اور اس سے بعض فقہاء نے دلیل لی ہے کہ امام شافعی الجند یمن میں داخل ہوئے جیسے صنعاء میں داخل ہوئے محمد بن خالد کی اس روایت کی بنا پر

یعنی شوافع نے محمد بن خالد کو مجھول قرار نہیں دیا - اس کے برعکس أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الآبِرِيّ نے کتاب مناقب الشافعی میں لکھا تھا
مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ هَذَا غَيْرُ مَعْرُوفٍ عِنْدَ أَهْلِ الصِّنَاعَةِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ

یہ روایت صحیح ہے (تفصیل حاشیہ میں ہے) لیکن اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام شافعی کسی مہدی کے منتظر نہیں تھے

محمد بن خالد غیر معروف ہے

لیکن الذہبی (جو شوافع میں سے ہیں) نے کہا ہے ابن معین نے کہا یہ شخص ثقہ ہے

منہاج السنة میں ابن تیمیة نے یہ دعوی بھی کیا
وَالشَّافعِيّ رَوَاهُ عَنْ رَجُلِ منْ أَهْلِ الْيَمَنِ، يُقال لَهُ: مُحَمَّدُ بْنُ خَالد الجَنَدِيّ، وَهُوَ ممَّنْ لَا يُحْتَجّ بِه
اور شافعی نے یمن کے ایک شخص جس کو محمد بن خالد الجَندی کہا جاتا ہے اس سے روایت کیا ہے جو نا قابل دلیل ہے

راقم کہتاہے محمد بن خالد الجندی پر یہ جرح غیر مفسر ہے – اور شوافع کے طبقات لکھنے والوں کے نزدیک یہ امام شافعی کے شیوخ میں سے ہے اس کو ابن معین نے ثقہ قرار دیا ہے اور الذہبی نے اس کا اعتراف کیا ہے

لہذا اس روایت میں بیان کردہ علتیں رفع ہوئیں اول : محمد بن خالد الجندي ثقہ ہے معروف ہے – دوم ابان کا سماع حسن بصری سے ہے – سوم : يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى کا سماع امام الشافعی سے ہے اور اس کو روایت کرنے میں یونس منفرد نہیں ہے
ہرچند بعض شوافع نے کوشش کی کہ کسی طرح اس میں مجھول راوی ثابت کیا جائے لیکن جیسا کہ ہم نے ان کے دلائل کا
جائزہ لیا وہ صحیح نہیں ہیں

ابن قیم نے المنار المنيف میں اس روایت کو رد کیا لیکن یہ بھی لکھا
وَالنَّصَارَى تَنْتَظِرُ الْمَسِيحَ عِيسَى ابن مَرْيَمَ وَلا رَيْبَ فِي نُزُولِهِ وَلَكِنْ إِذَا نَزَلَ كَسَرَ الصَّلِيبَ وَقَتَلَ الْخِنْزِيرَ وَأَبَادَ الْمِلَلَ كُلَّهَا سِوَى مِلَّةِ الإِسْلامِ. وَهَذَا مَعْنَى الْحَدِيثِ "لا مَهْدِيَّ إِلا عيسى ابن مريم".
اور نصرانی مسیح عیسی علیہ السلام کے منتظر ہیں اور ان کے نزول میں شک نہیں ہے اور وہ صلیب توڑ دیں گے ... اور یہ مطلب ہے حدیث کا کہ کوئی مہدی نہیں سوائے عیسی کے

حسن بصری : مہدی، عیسیٰ علیہ السلام کو مانتے تھے

کتاب الفتن از نعیم بن حماد کی روایت ہے
حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: «الْمَهْدِيُّ عِيسَى ابْنُ مريم عَلَيْهِ السّلَامُ»
حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: «الْمَهْدِيُّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ»

حسن بصری کہتے مہدی، عیسیٰ ہیں
ان اقوال کی اسناد صحیح ہیں

اسی کتاب کے مطابق حسن بصری کہتے
حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ثَنَا أَبُو قَبِيصَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَهْدِيِّ، فَقَالَ: «مَا أَرَى مَهْدِيًّا، فَإِنْ كَانَ مَهْدِيٌّ فَهُوَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ»
أَبُو قَبِيصَةَ کہتے ہیں حسن بصری سے مہدی سے متعلق سوال ہوا تو کہا میں کوئی مہدی نہیں دیکھتا – اگر کوئی ہے تو وہ عمر بن عبد العزیز ہیں

اس کی سند میں شہلان بن قبیصۃ ہے جو ضعیف ہے

اصحاب ابن مسعود رضی اللہ عنہ عیسیٰ کو ہی مہدی کہتے

کتاب السنن الواردة فی الفتن وغوائلها والساعة وأشراطها از عثمان بن سعيد بن عثمان بن عمر أبو عمرو الدانی (المتوفى: 444ھ-) کے مطابق
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ الْقُشَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ أَصْبَغَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: " كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُونَ: الْمَهْدِيُّ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ "

ابراہیم النخعی کہتے اصحاب ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تھے عیسیٰ ہی مہدی ہیں

محدث وَکیع ، امام مہدی کی کسی بھی روایت کو صحیح نہ کہتے ؟

امام احمد کتاب العلل میں کہتے ہیں محدث وَکیعؒ نے کہا

وَكِيعٌ قَالَ لَمْ أَسْمَعْ فِي الْمَهْدِيِّ بِحَدِيثٍ أَصَحَّ مِنْ حَدِيثٍ حَدَّثَنَاهُ الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ يَنْقُصُ الْإِسْلَامُ حَتَّى لَا يَقُولَ أَحَدٌ الله الله وَقَالَ إِنِّي لَأَعْرِفُ اسْمَ أَمِيرِهِمْ وَمُنَاخَ رِكَابِهِمْ

وَکیع نے کہا میں نے مہدی سے متعلق کوئی حدیث اس سے زیادہ صحیح نہ سنی حَدَّثَنَاهُ الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ نے کہا میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا : اسلام میں نقص آئے گا یہاں تک کہ کوئی اللہ اللہ نہ کہے گا اور وَکیعؒ نے کہا نہ تو میں ان کے امیر کا نام جانتا ہوں نہ رکاب والے کو

یعنی وَکیع کے نزدیک مہدی سے متعلق کوئی روایت بھی صحیح نہیں- پھر وَکیع نے مہدی سے متعلق دو روایات کو رد کیا جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے[64]

64

حدیث سنن ابن ماجہ نمبر 4049

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْرُسُ الْإِسْلَامُ كَمَا يَدْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ، حَتَّى لَا يُدْرَى مَا صِيَامٌ، وَلَا صَلَاةٌ، وَلَا نُسُكٌ، وَلَا صَدَقَةٌ، وَلَيُسْرَى عَلَى كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي لَيْلَةٍ، فَلَا يَبْقَى فِي الْأَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ، وَتَبْقَى طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ، الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْعَجُوزُ، يَقُولُونَ أَدْرَكْنَا آبَاءَنَا عَلَى هَذِهِ الْكَلِمَةِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَنَحْنُ نَقُولُهَا، فَقَالَ لَهُ صِلَةُ مَا تُغْنِي عَنْهُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَهُمْ لَا يَدْرُونَ مَا صَلَاةٌ، وَلَا صِيَامٌ، وَلَا نُسُكٌ، وَلَا صَدَقَةٌ؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حُذَيْفَةُ، ثُمَّ رَدَّهَا عَلَيْهِ ثَلَاثًا، كُلَّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ حُذَيْفَةُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فِي الثَّالِثَةِ، فَقَالَ يَا صِلَةُ تُنْجِيهِمْ مِنَ النَّارِ، ثَلَاثًا

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام ایسا ہی پرانا ہو جائے گا جیسے کپڑے کے نقش و نگار پرانے ہو جاتے ہیں، حتی کہ یہ جاننے والے بھی باقی نہ رہیں گے کہ نماز، روزہ، قربانی اور صدقہ و زکاۃ کیا چیز ہے؟ اور کتاب اللہ ایک رات میں ایسی غائب ہو جائے گی کہ اس کی ایک آیت بھی باقی نہ رہ جائے گی ، اور لوگوں کے چند گروہ ان میں سے بوڑھے مرد اور بوڑھی عورتیں باقی رہ جائیں گے، کہیں گے کہ ہم نے اپنے

باپ دادا کو یہ کلمہ لا إله إلا الله کہتے ہوئے پایا، تو ہم بھی اسے کہا کرتے ہیں ۔ صِلَةُ بْنُ زُفَرَ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا جب انہیں یہ نہیں معلوم ہو گا کہ نماز، روزہ، قربانی اور صدقہ و زکاۃ کیا چیز ہے تو انہیں فقط یہ کلمہ لا إله إلا الله کیا فائدہ پہنچائے گا؟ تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان سے منہ پھیر لیا، پھر انہوں نے تین بار یہ بات ان پر دہرائی لیکن وہ ہر بار ان سے منہ پھیر لیتے، پھر تیسری مرتبہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے صلہ یہ کلمہ ان کو جہنم سے نجات دے گا، اس طرح تین بار کہا

تاریخ دمشق از ابن عساکر کے مطابق
قال أبو جعفر بن أبي شيبة ولم يسمع ربعي من عبد الله
ابن ابی شیبہ نے کہا ربعي نے عبد اللہ ابن مسعود سے نہیں سنا

حذيفة بن اليمان العبسي الغطفاني القيسي، صحابي کی وفات سن ٣٦ میں مدائن میں ہوئی
أور ابن مسعود کي سن ٣٢ میں وفات ہوئی

دونوں کی وفات میں ٤ سال کا فرق ہے اور ممکن ہے کہ اس دوران سنا ہو لیکن بعض محدثین کی رائے میں ربعي کا سماع حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نہیں ہے

وزاد المناوي في " فيض القدير" أن ابن حجر يقول: إن أبا حاتم أعله بأن ربعي بن حراش لم يسمعه من حذيفة.
فيض القدير ٢ / ٥٦. میں مناوی نے ایک دوسری روایت پر لکھا ہے کہ .... ابی حاتم نے اس روایت میں علت کا ذکر کیا ہے کہ ربعي بن حراش نے حذيفة سے نہیں سنا

عقیلی نے ایک سند الضعفاء الكبيرمیں دی ہے
مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ الْمُرَادِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ، رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ حُذَيْفَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ نے اصحاب حُذَيْفَةَ سے سنا نہ کہ حُذَيْفَةَ سے براہ راست

علل ابی حاتم میں ایک روایت جو رِبْعِيِّ بْنِ حراش عَنْ حُذَيفة کی سند سے ہیں ان میں علت بتائی گئی ہے کہ یہ اصل میں رِبْعِي بْنِ حِراش عَنْ حُذَيفة سے نہیں بلکہ رِبْعِي بْنِ حِراش عَنْ ابو مسعود سے ہے
قال أَبُو زُرْعَةَ: الصَّحيحُ: عَنِ رِبْعِيٍّ، عن أبي مسعود سے ہیں

معلوم ہوا کہ بعض محدثین اس کے قائل ہیں کہ ربعی کا سماع حذیفہ سے نہیں ہے

محدث عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيّ کے نزدیک مہدی پر کوئی مرفوع حدیث صحیح نہیں

کتاب المنتخب من علل الخلال از ابن قدامة المقدسي (المتوفى: 620ھ) کے مطابق

أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَيْر: ثنا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى: ثنا سُفْيَانُ: ثنا عَمْرٌو: أَخْبَرَنِي أَبُو مَعْبَد، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: "إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لا تَذْهَبَ الأَيَّامُ وَاللَّيَالِي، حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ غُلَاماً، لَمْ يَلْبِسِ الفتنَ وَلَمْ تلبسه الْفِتَنُ، كَمَا فَتَحَ اللَّهُ بِنَا هَذَا الأَمْرَ فَأَرْجُو أَنْ يختمهُ بِنَا - قَالَ أَبُو معبد: قلتُ لابْنِ عبّاسٍ: عجزتْ عَنْهَا شُيوخُكُم ويرجُوها شَبابُكُمْ؟ قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ يفعلُ مَا يشاءَ".

فَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عُمَيْرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ حَامِدَ بْنَ يَحْيَى، قَالَ: قَالَ لِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِي: أَيُّ حديث أَصَحُّ فِي الْمَهْدِيِّ؟.

قَالَ: أَصحُّ شيءٍ فيه عِنْدي: حَدِيثُ أَبِي مَعْبد عَنِ ابْنِ عَبَّاس.

أَبُو مَعْبَد کہتے ہیں میں نے ابن عباس سے سنا کہا میں یہ امید نہیں کرتا کہ دن و رات بیت نہ جائیں گے یہاں تک کہ ہم اہل بیت میں سے ایک لڑکا نکلے گا جس کو فتنہ نہ پہنچے گا نہ وہ اس میں مبتلا ہو گا جیسا اللہ نے امر کو ہمارے لئے کھول دیا اسی طرح امید ہےکہ وہ ختم کرے گا- أَبُو مَعْبَد نے کہا میں نے ابن عباس سے پوچھا اپ بوڑھوں سے عاجز ہوئے اور جوانوں کی بات کر رہے ہیں ؟ ابن عباس نے کہا اللہ جو چاہے کرے پس میں نے مُحَمَّدَ بْنَ عُمَيْرٍ سے سنا کہا اس نے حَامِدَ بْنَ يَحْيَى سے سنا اس نے کہا مجھ سے أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نے کہا کہ میں نے عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِي سے پوچھا کہ مہدی کی کون سی حدیث صحیح ہے ؟ تو عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِي نے کہا میرے نزدیک اس میں سب سے صحیح چیز وہ حدیث ہے جو ابی معبد سے ابن عباس سے ہے

البتہ بعض نے اس کا انکار بھی کیا ہے

لیکن غور کرنے والے دیکھ سکتے ہیں کہ سنن ابن ماجہ کی روایت کا متن منکر ہے جس کی کوئی اور وجہ نہیں سوائے اس کے کہ ربعی نے یہاں تدلیس کی ہے

یعنی عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ کے نزدیک مہدی سے متعلق کوئی بھی مرفوع حدیث صحیح نہیں تھی اور جو سب سے صحیح بات تھی وہ ابن عباس کا ایک قول تھا جو ان کا ذاتی گمان ہے کہ کبھی تو اہل بیت میں بھی خلافت آئے گی- یہ بنو عباس کے آنے پر ہو چکا

اس روایت کے مطابق مہدی ایک لڑکا ہے –اس کو معنوی انداز میں کتاب الفتن میں ابو نعیم نے روایت کر کے کہا وہ شاب یعنی جوان ہو گا

کتاب الفتن از نعیم بن حماد میں ہے

حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: «الْمَهْدِيُّ شَابٌّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ» ، قَالَ: قُلْتُ: عَجَزَ عَنْهَا شِيوخُكُمْ وَيَرْجُوهَا شَبَابُكُمْ؟ قَالَ: «يَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ»

ابي معبد نے ابن عباس سے روایت کیا فرمایا مہدی ہم اہل بیت کا جوان ہے –ابو معبد نے کہا اہل بیت کے بوڑھوں کو جوان کیا جائے گا یا ان میں سے جوان ہو گا ؟ ابن عبّاس نے کہا: اللہ جو چاہے گا کرے گا

لیکن عبد الهادی نے کتاب مہدی علیہ السلام سے متعلق صحیح عقیدہ میں لکھا

10- وعن السميط قال : اسمه اسم نبي، وهو ابن إحدى أو اثنتين وخمسين، يقوم على الناس سبع سنين، وربما قال: ثمان سنين.)

أخرجه ابو عمرو الداني وهو صحيح الاسناد الى السميط.

(ترجمہ: سمیط کہتے ہیں: ان کا نام نبی کا نام ہوگا، وہ اکیاون یا باون سال کے ہوں گے، وہ سات یا آٹھ سال تک حکومت کریں گے) ۔ یہ روایت اُبو عمر والدانی کی ہے اور اس کی سند سمیط تک صحیح ہے۔

۵۲ سال کا ایک پختہ عمر کا شخص کو جوان نہیں کہا جاتا

اصلا سُمَیْطٍ کو یہ قول کعب الاحبار سے ملا - کتاب الفتن از نعیم بن حماد کی روایت ہے

حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ، عَنْ سُمَيْطٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: «الْمَهْدِيُّ ابْنُ أَحَدٍ أَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ سَنَةً»

سُمَیْطٍ نے کہا کعب نے کہا مہدی ۵۱ یا ۵۲ سال کی عمر کا ہے

اب البستوی کا تبصرہ کتاب المہدی المنتظر ص ۲۲۹ پر دیکھیں

وقوله: «هو ابن إحدى أو اثنتين وخمسين سنة» رواه نعيم بن حماد أيضاً عن طريق عمران بن حدير «عن سميط . عن كعب» من قوله ورجاله فوق نعيم ثقات غير أني ذكرته في قسم الضعيف من أجل نعيم، والسميط يروي عن كعب أيضاً كما ذكر الدارقطني في المؤتلف فالله أعلم هل ذكر كعب هنا وهم من نعيم أم أن السميط نفسه روى على الوجهين.

اور قول: وہ ۵۱ یا ۵۲ سال کا ہے اس کو نعیم بن حماد نے بھی روایت کیا ہے عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ، عَنْ سُمَيْطٍ، عَنْ كَعْبٍ کی سند سے اور نعیم سے اوپر کے رجال ثقه ہیں .. اس کو میں (البستوی) نے ضعیف کی قسم میں نعیم بن حماد کی وجه سے ذکر کیا ہے اور سُمَيْطٍ، کعب سے بھی روایت کرتا ہے جس کا ذکر دارقطنی نے الموتلف میں کیا ہے الله کو معلوم ہے که یه وہاں کعب کا ذکر وہم ہے جو نعیم کی وجه سے یا سُمَيْطٍ کی وجه سے که اس کے دو طرق ہیں

یعنی جب معلوم ہو گیا کہ یہ کعب الاحبار کا قول تھا تو اس کو قبول نہیں کیا لیکن جب صرف سُمَیط بولے تو قبول ہے - یہی تو فساد عقل ہے کہ جب اپ پر ظاہر ہو گیا کہ **سُمَیط نے کعب سے اس کو لیا تھا تو یہ اسرائیلیات میں سے ہے**

لیکن اس سب سے آنکھیں بند کر کے عبد الہادی نے مہدی علیہ السلام سے متعلق صحیح عقیدہ میں اس کو بیان کیا

10- وعن السميط قال : اسمه اسم نبي، وهو ابن إحدى أو اثنتين وخمسين، يقوم على الناس سبع سنين، وربما قال: ثمان سنين.)

أخرجه ابو عمرو الداني وهو صحيح الاسناد الى السميط.

(ترجمہ: سمیط کہتے ہیں: ان کا نام نبی کا نام ہو گا، وہ اکیاون یا باون سال کے ہوں گے، وہ سات یا آٹھ سال تک حکومت کریں گے) ۔ یہ روایت أبو عمرو الدانی کی ہے اور اس کی سند سمیط تک صحیح ہے۔

امام النسائی کا روایات المہدی کا بائیکاٹ کرنا

کتاب **المداوي لعلل الجامع الصغير وشرحي المناوي** میں المناوی کہتے ہیں

ما رواه النسائي ولا خرج في سننه حديثا في أخبار المهدي قط.

امام النسائی نے نہ تو مہدی کی خبریں روایت کیں نہ ان کی تخریج اپنی سنن میں کی

نسائی نے سنن الکبری میں بھی مہدی سے متعلق کوئی روایت نہیں لکھی اور اسی طرح سنن نسائی میں بھی کوئی روایت نہیں لکھی۔ راقم نے نسائی کی تمام کتب میں تلاش کیا لیکن مہدی سے متعلق ایک روایت بھی نہیں ملی

قابل غور بات ہے کہ مہدی کی روایات کے راویوں کی توثیق پیش کرنے کے لئے نسائی کی آراء بھی پیش کی جاتی ہیں لیکن وہ المہدی کی شخصیت سے متعلق ایک روایت بھی بیان کرنا پسند نہیں کرتے تھے

عبد المحسن بن حمد بن عبد المحسن بن عبد الله بن حمد العباد البدر کتاب **عقيدة أهل السنة والأثر في المهدي المنتظر** میں نسائی کا ذکر کیا

ذكره السفاريني في لوامع الأنوار البهية والمناوي في فيض القدير وما رأيته في الصغرى ولعله في الكبرى.

کتاب لوامع الأنوار البهية میں السفاريني نے اور المناوی نے فیض القدیر میں کہا کہ نسائی نے بھی (مہدی کی روایات بیان کیں) لیکن میں نے اس کو سنن الصغری میں نہیں پایا اور ہو سکتا ہے یہ سنن الکبری میں ہوں

راقم کہتا ہے نہ سنن الکبری میں ہے نہ صغری میں اور نہ کسی اور کتاب میں

بعض محدثین مہدی کے منتظر تھے؟

کتاب الفتن از نعیم بن حماد کی روایت ہے

حَدَّثنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، وَابْنُ ثَوْرٍ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، الْمَهْدِيُّ حَقٌّ هُوَ؟ قَالَ: «حَقٌّ» ، قَالَ: قُلْتُ: مِمَّنْ هُوَ؟ قَالَ: «مِنْ قُرَيْشٍ» ، قُلْتُ: مَنْ أَيِّ قُرَيْشٍ؟ قَالَ: «مَنْ بَنِي هَاشِمٍ» ، قُلْتُ: مَنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ؟ قَالَ: «مَنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ» ، قُلْتُ: مَنْ أَيِّ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ قَالَ: «مَنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ»

عبد الهادی عبد الخالق مدنی نے کتاب مہدی علیہ السلام سے متعلق صحیح عقیدہ میں اسکا ترجمہ دیا ہے

(ترجمہ: قتادہ کہتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے پوچھا: کیا مہدی کی بات برحق ہے؟ آپ نے جواب دیا: ہاں، برحق ہے، میں نے پوچھا: وہ کن میں سے ہوگا؟ آپ نے کہا: قریش میں سے۔ میں نے کہا: قریش کے کس قبیلے سے؟ آپ نے کہا: بنوہاشم سے۔ میں نے پوچھا: بنوہاشم کی کس شاخ سے؟ آپ نے کہا: بنو عبدالمطلب سے۔ میں نے پوچھا: بنو مطلب کے کس خاندان سے؟ آپ نے کہا: فاطمہ کی اولاد میں سے ہوگا)۔ یہ روایت نعیم بن حماد کی ہے اور اس کی سند مقطوعا حسن ہے۔

راقم کہتا ہے یہ قول قابل قبول نہیں کیونکہ ابو حاتم نے کہا

قَالَ أَبُو حَاتِم مَا حدث معمر بن رَاشد بِالْبَصْرَةِ فَفِيهِ أغاليط وَهُوَ صَالح الحَدِيث

ابو حاتم نے کہا جو معمر نے بصرہ میں روایت کیا ہے اس میں غلطیاں ہیں

امام احمد نے اپنے بیٹے صالح سے کہا : معمر أخطأ بالبصرة معمر نے بصرہ میں غلطی کی ہے

یہ روایت معمر نے یمن میں عبد الرزاق سے بیان کی جس پر البزار کا قول التلخيص الحبير (347/3) میں نقل کیا جاتا ہے

جوَّده معمر بالبصرة وأفسده باليمن فأرسله

معمر بصرہ میں تو اچھا تھا لیکن یمن میں روایات میں فساد کیا اور ان میں ارسال کیا

راقم کہتا ہے اس قول میں معمر کا تفرد ہے جو بصرہ میں انہوں نے سنا ہے جس پر محدثین میں ابی حاتم نے نشاندھی کی ہے کہ وہاں انہوں نے بہت غلطیاں کی ہیں البتہ امام عقیلی نے اس قول کو صحیح کہا کتاب الضعفاء الكبير میں امام عقیلی نے کہا

وَفِي الْمَهْدِيِّ أَحَادِيثُ صَالِحَةُ الْأَسَانِيدِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَخْرُجُ مِنِّي رَجُلٌ، وَيُقَالُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي، وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي» فَأَمَّا مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ فَفِي إِسْنَادِهِ نَظَرٌ، كَمَا قَالَ الْبُخَارِيُّ وَالصَّحِيحُ قَوْلُ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَأَمَّا مُسْنَدٌ فَلَا

اور المهدی کے بارے میں اسناد میں (سب سے) صالح ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ میں سے ایک مرد نکلے گا اور کہا میرے اہل بیت میں سے اس کو میرے نام پر نام دیا جائے گا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہو گا—اور جہاں تک (روایت ہے) وہ فاطمہ کی اولاد ہو گا اس کی اسناد میں نظر ہے جیسا امام بخاری نے کہا اور اس میں صحیح قول سعید بن المسیب (المتوفی ۹۴ ہجری) کا ہے اور جہاں تک مسند قول (نبوی) ہے تو وہ صحیح نہیں

راقم کہتا ہے یہ بات صحیح ہے کہ سب سے صالح وہ ہے عاصم بن ابی النجود یا عاصم بن بهدلة کی سند سے ہے جس میں ہے کہ

جس کا نام وهی هو گا جو میرا هے اور اس کے باپ کا نام بهی وهی هو گا جو میرے باپ کا هے

لیکن عاصم کے بارے میں عقیلی نے **الضعفاء الکبیر میں** خود کہا ہے
عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُودِ وَهُوَ ابْنُ بَهْدَلَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُودِ، وَفِي النَّفْسِ مَا فِيهَا
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ نے کہا میں نے شعبہ سے سنا کہتے ہوئے حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُودِ اور دل میں اس پر (تردد) ہے

یہ ہے کل کلام جو عقیلی نے عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُودِ پر کیا ہے— اس میں ثقاہت کا ایک لفظ نہیں اور یہ کتاب جس میں ذکر ہوا یہ ضعیف راویوں پر ہے یعنی جس سند کو المہدی کے حوالے سے عقیلی نے سب سے صالح قرار دیا تھا اس کے مرکزی راوی پر انہوں نے خود شک کا اظہار کیا اور عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُودِ کا شمار ضعیف راویوں میں کیا - اس کی ثقاہت پر ایک لفظ نہ لکھا اور نہ امام شعبہ کا رد کیا— شعبہ کے اس قول کو امام احمد نے بھی العلل و معرفة الرجال میں نقل کیا

امام عقیلی سختی سے اس بات کا انکار کرتے کہ المہدی فاطمہ رضی اللہ عنہ کی نسل سے ہو گا لہذا وہ کتاب الضعفاء الکبیر
میں اس سے متعلق مشہور حدیث کو رد کرتے ہیں لکھتے ہیں

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْمَهْدِيُّ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ» وَفِي الْمَهْدِيِّ أَحَادِيثُ جِيَادٌ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ بِخِلَافِ هَذَا اللَّفْظِ
أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
المہدی فاطمہ کی اولاد میں سے ہے – اور المہدی سے متعلق احادیث جیاد[65] ہیں اس کے علاوہ طرق سے ان الفاظ کے خلاف

65
حدیث جید کی تعریف متقدمین سے منقول نہیں ہے البتہ متاخرین میں ابن حجر وغیرہ کا اندازہ ہے کہ اس میں حدیث حسن یا صحیح ہو سکتی ہے یا جس سے دلیل لی جا سکتی ہو

یہ بات امام عقیلی کے نزدیک ثابت نہیں کہ المہدی فاطمہ کی نسل سے ہے اور اس سلسلے کی سب سے صالح سند عاصم بن بھدلہ کی تھی جس کا ذکر انہوں نے ضعیف راویوں میں کیا

اسی کتاب میں عقیلی نے روایت

الْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ يُصْلِحُهُ اللَّهُ فِي لَيْلِهِ

المہدی ہم میں سے ہے اہل بیت میں سے اللہ اس کو ایک رات میں درست کرے گا

کو بھی رد کیا

اس سے معلوم ہوا کہ عقیلی کے نزدیک المہدی سے متعلق سب سے صالح روایت[66] وہ ہے جو عاصم نے روایت کی اور یہ راوی ان کے نزدیک ضعیف ہے اور عقیلی اس بات کو رد کرتے کہ المہدی اہل بیت یا فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسل سے کوئی شخص ہے

مسند البزار میں ایک روایت کے تحت البزار لکھتے ہیں

وَقَدْ رُوِيَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَحَادِيثُ صَالِحَةٌ فِيهَا مَنَاكِيرُ

اور بے شک ان اسناد کے ساتھ صالح احادیث ہیں جن میں منکر احادیث ہیں

اس سے ظاہر ہے کہ محدثین کے نزدیک صالح سے مراد منکر روایت بھی ہے

اخبار مکہ از الازرقی کی روایت ہے

حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، قَالَ: " تَذَاكَرُوا الْمَهْدِيَّ عِنْدَ طَاوُسٍ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْحِجْرِ فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَهُوَ عُمَرُ

66

خیال رہے کہ غیر مقلدین صالح کا مفہوم بدلتے رہتے ہیں - جب سنن ابو داود اور ان کے مکہ والوں کی طرف خط کی بات ہوتی ہے جس میں ابو داود نے دعوی کیا تھا کہ ان کی کتاب سنن کی روایات صالح ہیں تو غیر مقلدین کہتے ہیں متقدمین کے نزدیک صالح سے مراد صحیح نہیں ہوتا بلکہ ابو داود کی مراد ہے صالح للاستشهاد والاعتبار، یعنی صالح روایت ضعیف ہو سکتی ہے- دوسری طرف جب امام عقیلی مہدی کی روایات کو صالح کہتے ہیں تو اس کا مطلب یہی لوگ صحیح لے لیتے ہیں

بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ؟ فَقَالَ: لَا إِنَّهُ لَمْ يَسْتَكْمِلِ الْعَدْلَ وَإِنَّ ذَلِكَ إِذَا كَانَ زِيدَ الْمُحْسِنُ فِي إِحْسَانِهِ وَحُطَّ عَنِ الْمُسِيءِ مِنَ إِسَاءَتِهِ وَلَوَدِدْتُ أَنِّي أَدْرَكْتُهُ وَعَلَامَتُهُ كَذَا وَكَذَا

إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ المتوفی ١٣٢ ھنے کہا میں نے طاؤس بن کیسان اليماني المتوفی ١٠٦ ھ سے المهدي کا ذکر کیا جب وہ اپنے حجرے میں بیٹھے تھے -پوچھا اے ابو عبد الرحمان کیا یہ عمر بن عبد ألعزیز ہیں ؟ کہا نہیں وہ تو مکمل عدل کر ہی نہیں سکے اور یہ (عدل) تو تب (کامل) ہو گا جب احسان کرےنوالا ، احسان میں زیادتی کرے، برائی کرےنولے کو چھوڑ دیا جائے اور میں چاہتا تھا ان کو پاؤں – ان کی علامت یہ یہ ہے

کتاب الفتن از نعیم میں ہے طاؤس نے کہا

وَدِدْتُ أَنِّي لَا أَمُوتُ حَتَّى أُدْرِكَ زَمَانَ الْمَهْدِيِّ

میں چاہتا تھا کہ میں نہ مروں یہاں تک کہ المہدی کا دور دیکھوں

راقم کہتا ہے یہ قول محمد بن عبد اللہ المہدی بن حسن بن حسن بن علی کے لئے ہے- کیونکہ وہ قریشی، ہاشمی بنو فاطمہ میں سے تھے لہذا یہ مستقبل کے کسی مہدی کے لئے نہیں - محمد بن عبد اللہ المہدی بن حسن بن حسن بن علی، طاؤس اور ابراہیم بن میسرہ ہم عصر ہیں اور طاؤس ان سے ملنے کی خواہش رکھتے تھے

راقم کہتا ہے پتا نہیں انسان اپنی زندگی میں کیا چاہتا ہے کہ اس کو کچھ پسند نہیں اتا- عمر بن عبد العزیز کے عدل وانصاف کے بہت قصے ہیں لیکن امام مہدی کے سامنے وہ بھی پانی بھر رہے ہیں–آخر یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟ ایسا کیا ہے جو عمر بن عبد العزیز نہیں کر سکے ؟

روایات کو متواتر کہنے والے

کہا جاتا ہے کہ امام مہدی کا عقیدہ خالص اہل سنت کا عقیدہ ہے، شیعہ مذہب کے وجود میں آنے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف احادیث میں مہدی کے بارے تفصیل بتا دی تھی۔ مہدی کی روایات پر تواتر کا دعوی کیا جاتا ہے مثلا

امام مہدی کے خروج کی روایتیں اتنی کثرت کے ساتھ موجود ہیں کہ اس کو معنوی تواتر کی حد تک کہا جاسکتا ہے اور یہ بات علمائے اہل سنت کے درمیان اس درجہ مشہور ہے کہ اہل سنت کے عقائد میں (ایک عقیدے کی حیثیت سے شماری کی گئی ہے شرح عقیدہ سفارینی ص 79)

شمس الدين، أبو العون محمد بن أحمد بن سالم السفاريني الحنبلي (المتوفى: 1188هـ) کتاب لوائح الأنوار البهية میں کہتے ہیں:

وقد كثرت الروايات بخروجه؛ يعني المهدي، حتى بلغت حد التواتر المعنوي، وشاع ذلك بين علماء السنة

امام مہدی کے خروج کے بارے میں بکثرت روایات ہیں یہاں تک کہ وہ تواتر معنوی کو پہنچ گئی ہیں اور علماء اہل السنت میں پھیل گئی ہیں

امام السجزی المتوفی ۳۶۳ ہجری نے کتاب مناقب الشافعی میں مہدی کی روایات کو صحیح قرار دیا ہے ان سے پہلے کسی نے ان روایات کو صحیح نہیں کہا۔

قد تواترت الأخبار واستفاضت [بكثرة رواتها عن المصطفى صلى الله عليه وسلم -يعني] في المهدي- وأنه من أهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم , وأنه يملك سبع سنين, ويملأ الأرض عدلاً وأنه يخرج مع عيسى بن مريم, ويساعده في قتل الدجال بباب لد بأرض فلسطين, وأنه يؤم هذه الأمة, وعيسى -صلى الله عليه- يصلي خلفه

بلاشبہ متواتر روایات و بکثرت آیا ہے مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ المہدی کے بارے میں کہ وہ اہل بیت النبی میں ہے اور یہ کہ وہ سات سال رہے گا اور

زمین کو عدل سے بھرے گا اور وہ عیسی ابن مریم کے ساتھ نکلے گا اور ان کی قتل دجال میں مدد کرے گا باب لد پر فلسطین میں اور وہ اس روز امام ہو گا اور عیسی صلی الله علیہ اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے

راقم کہتا ہے السجزی کا قول ایک زبردستی ہے کیونکہ جن روایات میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ایک مسلمان شخص کے پیچھے نماز پڑھیں گے اس میں کہیں بھی نہیں کہ وہ شخص المہدی ہے جیسا کہ کوئی بھی شخص صحیح بخاری و مسلم میں دیکھ سکتا ہے

أبو عبد الله الحاكم المتوفى ٤٠٥ ھ نے اپنی کتاب المستدرك على الصحيحين میں مہدی کی روایات کو صحیح کہا

عقد الدرر في أخبار المنتظر تاليف يوسف بن يحيى بن علي بن عبد العزيز المقدسي السلمي الشافعي (المتوفى: بعد ٦٥٨ ھ)

العرف الوردى فى اخبار المهدى تاليف جلال الدين عبدالحمن ابن ابى بكر السيوطى (المتوفى ٩١١ ھ)

القول المختصر في علامات المهدي المنتظر تاليف أبي العباس أحمد بن محمد بن حجر المكي الهيتمي (المتوفى ٩٠٩ ھ)

خود مستدرک کے بارے میں ابن حجر کی رائے ہے کہ یہ حاکم نے اختلاط کے عالم میں لکھی ہے دوم ابو إِسْمَاعِيْلَ عَبْدَ اللهِ عبدللہ محمّد بن عبداللہ حاکم النیشابوری صاحب مستدرک کے لئے ابا محدث بنَ مُحَمَّدٍ الهَرَوِيَّ کہتے ہیں رَافضيٌّ خَبِيْثٌ (سیر الاعلام النبلاء ج ١٢، ص ٥٧٦، دار الحدیث- القاہرۃ). الذھبی کہتے ہیں قُلْتُ: كَلاَّ لَيْسَ هُوَ رافضيًّا، بل يتشيّع. یہ رافضی تو نہیں لیکن شیعیت رکھتے تھے-

شروع میں امام حاکم ضعیف اور موضوع روایات کی تصحیح و تحسین کرتے رہے بعد والوں نے متقدمین محدثین کے اقوال بالائے طاق رکھ کر ہر روایت کی تصحیح کی اور ساتویں صدی ہجری میں مہدی کی روایات پر تواتر کا دعوی ہونے لگا- حالانکہ اس تواتر سے تیسری صدی تک کے علماء لا علم وفات پا گئے- یہی تواتر کا قول جب من کنت مولاہ پر پیش کیا جاتا ہے تو ابن حجر، الذھبی، الذیلعی رد کرتے ہیں- شیعوں میں مہدی کا مفہوم بدلتا رہا- شروع میں شیعہ کا مطلب اہل بیت کا ہمدرد تھا پھر اس کے بھی کئی

حصے ہوئے بہت سے غلو کا شکار ہو کر اعتقادی خرابیوں کا شکار ہوئے اور بعض نے اس کو سیاسی حربہ کے طور پر استعمال کیا۔

المہدی کی روایات میں متروکین (ابو ہارون العبدی)، مجھولین (علاء بن بشیر، ابی رومان، ہلال بن عمرو)، عدم سماع والے (ابو اسحاق السبیعی کوفی)، کذاب و وضاع (مقاتل بن حیان البلخی، عمرو بن جابر المصری)، مختلطین (عاصم بن بھدلہ) اور ضعیف رویوں کا ایک جم غفیر شامل ہے- کیا ان کی بنیاد پر تواتر کا دعوی کوئی معنی رکھتا ہے؟

المہدی کی روایات میں متکلم فیہ راوی کوفہ، بصرہ، مصر اور خراسان کے ہیں اور اس کتابچہ میں یہ بات پیش کی گئی ہے کہ یہ تمام متکلم فیہ راوی ایک ہی دور میں موجود ہیں جو ۱۲۵ھ سے ۱۴۵ھ پر محیط ہے-

مقام	راوی	سن وفات ہجری
کوفہ	عاصم بن بھدلہ ابی النجود	۱۲۸
	فطر بن خلیفہ	۱۵۶
	یزید بن ابی زیاد	۱۳۷
	ابی اسحاق السبیعی	۱۲۹
	ہلال بن عمرو	مجھول
	مطرف بن طریف	۱۴۱
	یاسین بن شیبان	مجھول

بصرہ	مطر بن طھمان	۱۲۵ یا ۱۲۹
	عوف بن ابی جمیلہ	۱۴۶
	عمارہ بن جوین	۱۳۴
	زید العمی	-
	عمران القطان	۱۶۰ سے ۱۷۰ کے درمیان
	خالد بن مہران	۱۴۱
	علی بن زید بن جدعان	۱۳۱
خراسان	مقاتل بن حیان	۱۵۰ سے پہلے

مہدی کی روایات صحیح نہیں کیونکہ وہ، وہ کام کریں گے جو عیسیٰ علیہ السلام کے لئے بیان کیے جاتے ہیں مثلا عیسیٰ علیہ السلام امام عادل ہیں (صحیح بخاری) جبکہ مہدی ان سے پہلے ہی زمین عدل سے بھر چکے ہوں گے- روایات کے مطابق مہدی کی وفات کے بعد خیر نہیں ہو گا (مسند احمد، طبرانی) جبکہ

کہا جاتا ہے وہ منصب امارت عیسیٰ علیہ السلام کو منتقل کر دیں گے - کہا جاتا ہے مہدی کے دور میں مال کی فراوانی ہو گی لیکن یہی عیسیٰ علیہ السلام کے لئے صحیح روایات میں آتا ہے یفیض المال لا یقبلہ احد !

باب ۷ : مال دینے والا ایک خلیفہ

بعض روایات میں امام مہدی کا نام یا لقب موجود نہیں ہے البتہ لوگوں نے ان کو بھی مہدی سے متعلق سمجھا ہے مثلا صحیح مسلم و سنن ابو داود میں ہے

حَدَّثَنا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِعُبَيْدٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ مَوْلَى خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيزَهَا، وَمَنَعَتِ الشَّأْمُ مُدْيَهَا وَدِينَارَهَا، وَمَنَعَتْ مِصْرُ إِرْدَبَّهَا وَدِينَارَهَا، وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ، وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ، وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ» شَهِدَ عَلَى ذَلِكَ لَحْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ

سہیل بن ابی صالح نے اپنے باپ سے پھر ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عراق و درہم و قفیز منع کر دیا جائے گا اور شام کا مد اور دینار منع کر دیا جائے گا اور مصر کا اردب و دینار منع کر دیا جائے گا اور تم لوٹ جاوگے اس پر جس پر تم تھے تین بار فرمایا
اس پر ابو ہریرہ کا گوشت و خون گواہ ہے

اس کی سند میں سہیل بن ابی صالح ہے جو آخری عمر میں مختلط تھے اور امام بخاری نے اس کو ترک کیا بقول دار قطنی اس کی وجوہات معلوم نہیں کہ کیوں ترک کیا

کتاب الفتن از نعیم بن حماد میں ہے
حَدَّثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ: ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ: «يُوشِكُ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَنْ لَا يُجْبَى إِلَيْهِمْ دِرْهَمٌ وَلَا قَفِيزٌ، يَمْنَعُهُمْ مِنْ ذَلِكَ الْعَجَمُ، «وَيُوشِكُ أَهْلُ الشَّامِ أَنْ لَا يُجْبَى إِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلَا مُدٌّ، يَمْنَعُهُمْ مِنْ ذَلِكَ الرُّومُ

حُذَيْفَةُ نے کہا قریب ہے کہ اہل عراق کو ان کا درہم وقفیز نہ پہنچے اس کو عجمی منع کر دیں گے اور قریب ہے کہ اہل شام تک ان کا دینار و مدنہ پہنچے اس کو رومی منع کر دیں گے

مسند احمد میں یہ روایت جابر سے مروی ہے اور اس روایت کے متن میں ہے کہ ایک خلیفہ ہو گا جو مال دے گا

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ هُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: يُوشِكُ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَنْ لَا يُجْبَى إِلَيْهِمْ قَفِيزٌ، وَلَا دِرْهَمٌ، قُلْنَا: مِنْ أَيْنَ ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ، يَمْنَعُونَ ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ: يُوشِكُ أَهْلُ الشَّامِ أَنْ لَا يُجْبَى إِلَيْهِمْ دِينَارٌ، وَلَا مُدْيٌ، قُلْنَا: مِنْ أَيْنَ ذَاكَ؟ مِنْ قِبَلِ الرُّومِ يَمْنَعُونَ ذَاكَ، قَالَ: ثُمَّ سَكَتَ هُنَيْهَةً، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ، يَحْثُو الْمَالَ حَثْوًا، لَا يَعُدُّهُ عَدًّا» ، قَالَ الْجُرَيْرِيُّ: «فَقُلْتُ لِأَبِي نَضْرَةَ: وَأَبِي الْعَلَاءِ: «أَتَرَيَانِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ؟» فَقَالَا: «لَا

کتاب الفتن کی سند سے معلوم ہوا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے نہیں اس کو حُذَيْفَةُ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا- لیکن اس سند پر اطمینان نہیں مل سکتا کیونکہ اس کی سند میں الجُرَيْرِيُّ أَبُو مَسْعُوْدٍ سَعِيْدُ بنُ إِيَاسٍ ہے جو مختلط ہوئے تھے اور بعض محدثین ان کی روایت اس حال میں لے رہے تھے مثلا ابن علیہ اور بعض مطلّقا رد کر رہے تھے مثلا ابن ابی عدی

قَالَ مُحَمَّدُ بنُ أَبِي عَدِيٍّ: لاَ نَكذِبُ اللهَ! سَمِعنَا مِنَ الجُرَيْرِيِّ، وَهُوَ مُختَلِطٌ.

قال احمدُ بنُ حَنْبَلٍ: سَأَلْتُ ابْنَ عُلَيَّةَ: أَكَانَ الجُرَيْرِيُّ اخْتُلِطَ؟ قَالَ: لاَ، كَبِرَ الشَّيْخُ، فَرَقَّ.

امام بخاری نے سعید بن إياس الجريری کی صرف وہ روایات لی ہیں جو بِشْرُ بنُ المُفَضَّلِ اور عَبْدُ الأَعْلَى اور خَالِدٌ الوَاسِطِيُّ کی سند سے ہیں- اس مخصوص دینار درہم بند ہونے والی روایت کو آیاس جریری سے مندرجہ ذیل لوگوں نے روایت کیا ہے

عَبْدُ الْوَهَّابِ

إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ

نوٹ بعض اوقات عبد الوہاب اپنے اور جریری کے درمیان عطا کر ذکر کرتے ہیں مثلا مستدرک حاکم میں عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنْبَأَ سَعِيدُ بْنُ إِيَاسٍ الْجُرَيْرِيِّ **البتہ یہ متن میں کاتب کی غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ عبد الوہاب کا مکمل نام عبد الوہاب بن عطا ہے**

جریری کے علاوہإِ ِبُو مسلمة سَعِيد بن يزيد الأزدي **اور** دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْد **نے بھی اس متن کو روایت کیا ہے مسند احمد میں ہے**

حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا أَبَانُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ – الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «يَكُونُ بَعْدِي خَلِيفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا، وَلَا يَعُدُّهُ عَدًّا

حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا دَاوُدُ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَجَابِرٍ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ

جابر وابو سعید رضی اللہ عنہما سے مروی ان تمام سندوں میں منذر بن مالک أَبِي نَضْرَةَ **ہے۔ جو مختلف فیہ ہے اور قابل حجت راوی نہیں ہے۔ ابن سعد کہتے ہیں اس کی روایت ہمیشہ قابل استدلال نہیں ہے**

قَالَ ابْنُ سَعْدٍ : ثِقَةٌ، كَثِيْرُ الحَدِيْثِ، وَلَيْسَ كُلُّ أَحَدٍ يُحْتَجُّ بِهِ

ابن حبان مشاہیر میں کہتے ہیں آخری عمر میں یہ بھی مختلط تھے

أبو نضرة المنذر بن مالك بن قطعة كان من فصحاء أهل البصرة أفلج في آخر عمره فتغير عليه حفظه مات سنة ثمان أو تسع ومائة

امام عقیلی نے اس کا شمار الضعفاء میں کیا ہے

اس سے معلوم ہوا کہ ابو نضرہ پر محدثین میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ بعض اس کو ضعیف قرار دیتے تھے اور بعض اس کی احادیث کو صحیح کہہ رہے تھے۔ امام بخاری نے اس سے کوئی روایت صحیح میں نہیں لی

إکمال تہذیب الکمال فی إسماء الرجال از مغلطای میں ہے

وفي تاريخ ابن أبي خيثمة: كان أبو نضرة عريفا، وكان يقول: إن العرافة أجوز في السنة من الشرطة؛ إن الشرطة محدثة

اختتامیہ

الغرض مہدی کی روایات سیاسی مقصد کے لئے بنائی گئیں - روایات کا متن اور واقعات میں مماثلت اہل شعور کے لئے نشانی ہے-

اس کتابچہ میں مہدی کی تمام احادیث پر تبصرہ نہیں کیا گیا بلکہ صرف سنن اربعا، مستدرک الحاکم، مسند احمد اور مسند ابی یعلی کی روایات پر بحث کی گئی ہے اور ان میں وہ روایات شامل ہیں جن کو عموما اس عقیدے کے اثبات پر پیش کیا جاتا ہے-

اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ

اے اللہ مجھے ہدایت دے (کر ان میں کر) جن کو ہدایت دی

ضمیمہ: مہر نبوت اور مہدی کا جسم

کہا جاتا ہے کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے جسم اطہر پر پیٹھ پر کبوتری کے انڈے برابر ایک مسا تھا اس پر بال بھی تھے - اس کو مہر نبوت کا نام دیا گیا –اس ضمیمہ میں اس سے متعلق روایات کا جائزہ لیں گے اور دیکھیں گے کہ کن راویوں نے اس کو بیان کیا ہے

جابر بن سمرہ رضی الله عنہ سے منسوب روایات

طبقات ابن سعد میں ہے

- ذِكْرُ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ الَّذِي كَانَ بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُولِ اللَّهِ- صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ موسى الْعَبْسِيُّ وَالْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالا: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سماك أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ وَصَفَ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ: وَرَأَيْتُ خَاتَمَهُ عِنْدَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ تُشْبِهُ جِسْمَهُ.

سماک بن حرب نے کہا اس نے جابر رضی الله عنہ سے سنا کہ انہوں نے نبی صلی الله علیہ وسلم کا وصف بیان کیا کہا میں نے ان کے شانوں کے پاس مہر دیکھی جو کبوتری کے انڈے جیسی تھی

قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاك.حَدَّثَنِى جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ الْخَاتَمَ الَّذِي فِي ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - سَلْعَةً مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ.

جابر بن سمرہ نے کہا انہوں نے وہ مہر دیکھی جو رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے جسم پر تھی اس کی جنس کبوتری کے انڈے جیسی تھی

أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: نَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - كَأَنَّهُ بَيْضَةٌ.

سماک نے کہا جابر نے کہا میں نے دیکھی وہ مہر جو رسول اللہ کی پیٹھ پر تھی جیسے کہ کوئی انڈا ہو

صحیح مسلم میں ہے

حدیث:1583و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ وَكَانَ إِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَإِذَا شَعِثَ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيرًا وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ

جابر بن سمرہ (رض) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سر مبارک اور داڑھی مبارک کا اگلا حصہ سفید ہوگیا تھا اور جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تیل لگاتے تو سفیدی ظاہر نہ ہوتی اور جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سر مبارک کے بال پراگندہ ہوتے تو سفیدی ظاہر ہوجاتی اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی داڑھی مبارک کے بال بہت گھنے تھے ایک آدمی کہنے لگا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا چہرہ اقدس تلوار کی طرح ہے - جابر (رض) کہنے لگے کہ نہیں بلکہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا چہرہ اقدس سورج اور چاند کی طرح گولائی مائل تھا اور میں نے مہر نبوت آپ کے کندھے مبارک کے پاس دیکھی جس طرح کہ کبوتر کا انڈہ اور اس کا رنگ آپ کے جسم مبارک کے مشابہ تھا۔

حدیث:1584حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ خَاتَمًا فِي ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ بَيْضَةُ حَمَامٍ

جابر بن سمرہ (رض) فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پشت مبارک میں مہر نبوت دیکھی جیسا کہ کبوتر کا انڈا۔

حديث:1585و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاک بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

ان تمام کی اسناد میں سماک بن حرب کا تفرد ہے جس کا کہنا ہے کہ یہ کبوتر کے انڈے برابر مسا تھا

احمد کہتے ہیں سماک مضطرب الحدیث ہے

قال أبو طالب أحمد بن حميد: قلت لأحمد بن حنبل: سماك بن حرب مضطرب الحديث؟ قال: نعم. «الجرح والتعديل

قال يعقوب بن سفيان: قال أحمد بن حنبل: حديث سماك بن حرب مضطرب. «المعرفة والتاريخ

كتاب ذكر أسماء من تكلم فيه وهو موثق از الذہبی کے مطابق

كان شعبة يضعفه وقال ابن المبارك ضعيف الحديث

امام شعبة اس کی تضعیف کرتے اور ابن مبارک اس کو ضعیف الحدیث قرار دیتے

سماک کا انتقال بنو امیہ کے آخری دور میں هشام بن عبد الملك کے دور میں ہوا

أبي رمثة رضی اللہ عنہ سے منسوب روایات
طبقات ابن سعد میں ہے

أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَد. أَخْبَرَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابت. أَخْبَرَنَا علْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ عَنْ أَبِي رمثة قال: قال [لي رسول الله. ص: يَا أَبَا رِمْثَةَ ادْنُ منى امْسَحْ ظَهْرِي. فَدَنَوْتُ فَمَسَحْتُ ظَهْرَهُ ثُمَّ وَضَعْتُ أَصَابِعِي عَلَى الْخَاتَمِ فَغَمَزْتُهَا. قُلْنَا لَهُ: وَمَا الْخَاتَمُ؟ قَالَ: شَعْرٌ مُجْتَمِعٌ عِنْدَ كَتِفَيْهِ] .

عِلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ نے أَبِي رمثة سے روایت کیا کہ کہا مجھ سے رسول الله نے کہا اے أَبِي رمثة میری پیٹھ کو صاف کرو میں ایسا کیا تو میں نے پیٹھ مبارک کو چھوا پھر میری انگلی اس مہر پر لگی تو میں نے اس کو دبایا- ہم نے کہا یہ

مہر کیا تھی؟ کہا کچھ بال جمع تھے ان کے شانوں کے پاس

سند میں الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، امام احمد کے نزدیک یشبج الحدیث ہے

عِلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ نے بیان کیا کہ یہ بال تھے – یہی الفاظ ا عِلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ نے ایک دوسرے صحابی سے بھی منسوب کیے ہیں

طبقات ابن سعد میں ہے

أَخْبَرَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَهِشَامٌ أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَسَعْدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالُوا: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ] بْنُ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ. حَدَّثَنِي إِيَادُ بْنُ لَقِيطٍ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوَ رَسُولِ اللَّهِ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – قَالَ: فَنَظَرَ أَبِي إِلَى مِثْلِ السِّلْعَةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي . [كَأَطَبِّ الرِّجَالِ أَلا أُعَالِجُهَا لَكَ؟ فَقَالَ: لا. طَبِيبُهَا الَّذِي خَلَقَهَا

إِيَادُ بْنُ لَقِيطٍ نے أَبِي رِمْثَةَ سے روایت کیا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے پاس گیا تو میرے باپ نے ایک چیز شانوں پر دیکھی تو کہا یا رسول الله میں لوگوں کا طبیب جیسا ہوں کیا اس کا علاج نہ کر دوں ؟ فرمایا : نہیں اس کا علاج وہ کرے گا جس نے اس کو خلق کیا

اس سند میں عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ المتوفی ١٦٩ ھ ہے جس کو البزار نے ضعیف کہا ہے

أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ. حَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ:] .أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – فَإِذَا فِي كَتِفِهِ مِثْلَ بَعْرَةِ الْبَعِيرِ أَوْ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ

[فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلا أُدَاوِيكَ مِنْهَا؟ فَإِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ نَتَطَبَّبُ. فَقَالَ: يُدَاوِيهَا الَّذِي وَضَعَهَا

عَاصم نے أَبِي رِمْثَةَ سے روایت کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہنچا تو ان کے شانے پر اونٹ کی آنکھ یا کبوتری کے انڈے جیسی تھی تو میں کہا اے رسول اللہ یہ کیا ہے اس کی دوا اپ کیوں نہیں لیتے ؟ میں اپنے گھر والوں کا طبیب ہوں پس فرمایا اس کو دوا دے گا جس نے اس کو بنایا

سند میں عاصم بن بهْدلة اور حماد بن سلمہ دونوں مختلط ہوئے ہیں

قرہ سے منسوب روایات

طبقات ابن سعد میں ہے

أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ. أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُشَيْرٍ. حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فِي رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ فبايعته وإن قميصه لمطلق ثم أدخلت يدي فِي جَيْبِ قَمِيصِهِ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ.

مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا ایک مزینہ کے گروہ کے ساتھ ان کی ہم نے بیعت کی .. پھر میں نے ان کی قمیص کی جیب میں ہاتھ داخل کر کے انکی مہر کو چھوا

اس کی سند میں قرہ بن آیاس ہیں

کتاب جامع التحصیل از العلائی کے مطابق

قرة بن إياس والد معاوية بن قرة أنكر شعبة أن يكون له صحبة والجمهور أثبتوا له الصحبة والرواية

قرة بن إياس ..... شعبہ نے انکار کیا ہے کہ یہ صحابی تھے اور جمہور کہتے ہیں کہ ثابت ہے کہ صحابی ہیں

امام شعبہ کی اس رائے کی وجہ احمد العلل میں بتاتے ہیں

قال عبد الله بن أحمد: حدثني أبي. قال: حدَّثنا سليمان ابو داود، عن شعبة، عن معاوية - يعني ابن قرة – قال: كان أبي يحدثنا عن النبي – صلى الله عليه وسلم -، فلا أدري سمع منه، أو حدث عنه

عبد الله بن احمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ سلیمان نے شعبہ ہے انہوں نے معاویہ سے روایت کیا کہ میرے باپ قرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے پس میں نہیں جانتا کہ انہوں نے سنا تھا یا صرف ان کی بات بیان کرتے تھے

جب معاویہ بن قرہ کو خود ہی شک ہو کہ باپ نے واقعی رسول اللہ سے سنا بھی تھا یا نہیں تو آج ہم اس کو کیسے قبول کر لیں؟

لہذا روایت ضعیف ہے

عبد اللہ بن سرجس سے منسوب روایات

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبد اللَّه بْنِ يُونُس وَخَالِدُ بْنُ خداش عَنْ حَمَّاد بْن زَيْد. أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ] الأَحْوَلُ عَنْ عَبْد اللَّه بْن سرجس قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّه – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ – وَهُوَ جَالسٌ فِي أَصْحَابه. فَدُرتُ منْ خَلْفه فعَرَفَ الَّذِي أُرِيدُهُ. فَأَلْقَى الرِّدَاءَ عَنْ ظَهْره. فَنَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَم عَلَى بَعْض الْكَتف مثْلَ الْجُمْع. قَالَ حَمَّادٌ: جُمعُ الْكَفِّ. وَجمعَ حَمَّادٌ كَفَّهُ وَضَمَّ أَصَابعَهُ. حوْلَهُ خيلانٌ كَأَنَّهَا الثَّآلِيلُ. ثُمَّ جِئْتُ فَاسْتَقْبَلْتُهُ فَقُلْتُ: غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّه! قَالَ: وَلَكَ! فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ: يَسْتَغْفرُ لَكَ رَسُولُ اللَّه؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَلَكُمْ. وَتَلا الآيَةَ: «وَاسْتَغْفرْ لذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمنينَ وَالْمُؤْمِناتِ» محمد: 19. هَكَذَا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبد اللَّه بْنِ يُونُس.

عَاصِمٌ الأَحْوَلُ نے عبد اللہ بن سرجس سے روایت کیا کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا وہ اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے میں ان کے پیچھے آیا تو وہ جان گئے میں کیا چاہتا ہوں پس اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ پر سے چادر ہٹا دی تو میں نے وہ مہر دیکھی جو شانوں میں سے بعض پر تھی جیسے جمع ہو – حماد نے کہا جیسے مٹھی جمع ہوتی ہے اور حماد نے انگلیاں بند کر کے مٹھی بنائی – اس کے گرد ایسا تھا جیسے مسے ہوں – پھر میں ان کے سامنے آیا اور میں نے کہا اللہ اپ کی مغفرت کرے یا رسول اللہ ! فرمایا اور تمہاری بھی مغفرت کرے – ان سے بعض قوم نے
کہا رسول اللہ نے تمہاری مغفرت مانگی ؟ کہا ہاں تمہاری بھی ! اور تلاوت کیا اور اپنے لیے استغفار کرو اور مومنوں اور مومنات کے لئے سورہ محمد – ایسا أَحْمَدُ بْنُ عَبد اللَّه بْنِ يُونُس نے کہا

عبد اللہ بن سرجس کی سند سے دیگر کتب میں بھی ہے مثلا

صحیح مسلم

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ - رضي الله عنه - قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَأَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا أَوْ قَالَ ثَرِيدًا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَسْتَغْفَرَ لَكَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ نَعَمْ وَلَكَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الآيَةَ (وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ) قَالَ ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهُ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاغض كتفه الْيُسْرَى (9) جُمْعًا (10) عَلَيْهِ خيلَانٌ (11) كَأَمْثَالِ الثَّآلِيلِ. (م 7/ 86 - 87)

مسند احمد کی روایت ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ، قَالَ: " تَرَوْنَ هَذَا الشَّيْخَ، يَعْنِي نَفْسَهُ، كَلَّمْتُ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَكَلْتُ مَعَهُ، وَرَأَيْتُ الْعَلَامَةَ الَّتِي بَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَهِيَ فِي طَرَفِ نُغْضِ كَتِفِهِ الْيُسْرَى، كَأَنَّهُ جُمْعٌ، يَعْنِي الْكَفَّ الْمُجْتَمِعَ، وَقَالَ بِيَدِهِ فَقَبَضَهَا عَلَيْهِ، خِيلَانٌ كَهَيْئَةِ الثَّآلِيلِ " (2)

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ: «أَنَّهُ رَأَى الْخَاتَمَ الَّذِي بَيْنَ كَتِفَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ صُحْبَةٌ» (حم) 20774

حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عِيسَى أَبُو بِشْرٍ الرَّاسِبِيُّ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ أَبُو زَيْدٍ الْقَيْسِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، أَنَّهُ - قَالَ: «قَدْ رَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَرْجِسَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ تَكُنْ لَهُ صُحْبَةٌ» (حم) 20779

لیکن امام احمد کا کہنا ہے عبد اللہ بن سرجس صحابی نہیں اس نے رسول اللہ کو صرف دیکھا سنا نہیں

السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ سے منسوب روایات

صحیح بخاری میں ہے

6352 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنِ الجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، يَقُولُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ، «فَمَسَحَ رَأْسِي، وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ، «ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، مِثْلَ زِرِّ الحَجَلَةِ

السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ نے کہا میں اپنی خالہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا پس انہوں نے کہا یا رسول اللہ میرے بھانجے کو مرگی ہے پس اپ نے میرے سر کا مسح کیا اور برکت کی دعا کی پھر وضو کیا پس میں نے وضو کا پانی پیا پھر میں ان کی پیٹھ پیچھے کھڑا ہوا تو دیکھا وہاں ایک مہر تھی زِرِّ الحَجَلَةِ کا ابھار ہو

یہی روایت کتاب الشريعة از أبو بكر محمد بن الحسين بن عبد الله الآجُرِّيّ البغدادي (المتوفى: 360هـ) میں ہے

وحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ الْأَنْمَاطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ , فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ , ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ , ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلِ زِرِّ الْحَجَلَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا "

ان دونوں کی سند میں الجعد بن عبد الرحمن بن أوس أبو زيد الكندي ہے اور امام علی المدینی کا کہنا ہے کہ امام مالک اس سے کچھ روایت نہ کرتے تھے

كذا ذكره أبو الوليد الباجي في كتاب «التعديل والتجريح» وقال: قال علي ابن المديني: لم يرو عنه مالك بن أنس شيئا.

اس حدیث کے الفاظ غیر واضح ہیں - صحیح بخاری میں ہے

، قَالَ ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحُجْلَةُ: مِنْ حُجَلِ الْفَرَسِ الَّذِي بَيْنَ عَيْنَيْهِ

محمد بن عبیداللہ نے کہا کہ«حجلة» ، «حجل الفرس» سے مشتق ہے جو گھوڑے کی اس سفیدی کو کہتے ہیں جو اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں ہوتی ہے۔

اس سے کچھ واضح نہیں ہوا کہ یہ مہر یا مسا کس قسم کا تھا

اس کے برعکس دلائل النبوہ از بیہقی اور شرح السنہ از بغوی میں ہے

وَحَکَی أَبُو سُلَیْمَانَ " عَنْ بَعْضِهِمْ: أَنَّ رِزَّ الْحَجَلَةِ: بَیْضُ الْحَجَلِ

ان الفاظ کا مطلب مادہ پرندے کا انڈا ہے

ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے منسوب روایات
مسند احمد میں ہے

حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ، حَدَّثَنَا أَبُو لَيْلَى، قَالَ أَبِي: " سَمَّاهُ سُرَيْجٌ: عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَيْسَرَةَ الْخُرَاسَانِيَّ "، عَنْ - عَتَّابٍ الْبَكْرِيِّ قَالَ: كُنَّا نُجَالِسُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ بِالْمَدِينَةِ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ خَاتَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَانَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، فَقَالَ: بِأُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ، «هَكَذَا لَحْمٌ نَاشِزٌ بَيْنَ كَتِفَيْهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» (حم) 11656

عَتَّابِ الْبَكْرِيِّ نے کہا ہم ابو سعید الخدری کے ساتھ مدینہ میں مجلس کرتے پس ان سے پوچھتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت پر جو ان کے شانوں کے درمیان تھی -پس انہوں نے کہا شہادت کی انگلی کی طرح - اس کا گوشت تھا کندھوں کے درمیان

عَتَّابِ الْبَكْرِيِّ ، ابن حجر کے نزدیک مقبول ہے ایسا وہ مجہول کہنے کی بجائے کہتے ہیں - البتہ روایت میں ہے کہ یہ انگلی کی طرح گوشت تھا

ابو زید عَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ رضی اللہ عنہ سے منسوب روایات
مسند احمد میں ہے

حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَزْرَةُ الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا عِلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ، حَدَّثَنَا أَبُو - زَيْدٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اقْتَرِبْ مِنِّي»، فَاقْتَرَبْتُ مِنْهُ، فَقَالَ: «أَدْخِلْ يَدَكَ فَامْسَحْ ظَهْرِي»، قَالَ: فَأَدْخَلْتُ يَدِي فِي قَمِيصِهِ، فَمَسَحْتُ ظَهْرَهُ، فَوَقَعَ خَاتَمُ

النُّبُوَّةِ بَيْنَ إِصْبَعَيَّ، قَالَ: فَسُئِلَ عَنْ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ، فَقَالَ: «شَعَرَاتٌ بَيْنَ كَتِفَيْهِ» (حم) 20732

عِلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ نے کہا ابو زید نے کہا رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے مجھ سے کہا میرے پاس آو - پس میں ان کے پاس گیا - اپ نے فرمایا اپنا ہاتھ داخل کرو اور میری کمر کو مسح کرو - پس میں نے قمیص میں ہاتھ داخل کیا اپ کی پیٹھ کا مسح کیا تو میرا ہاتھ پڑا مہر النبوت پر جو انگلی کے بیچ میں آئی - پس میں نے اس مہر نبوت پر سوال کیا - پس اپ نے فرمایا یہ بال ہیں کندھوں کے درمیان

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا نَهِيكٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا زَيْدٍ عَمْرَو بْنَ أَخْطَبَ قَالَ: «رَأَيْتُ الْخَاتَمَ الَّذِي بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - كَرَجُلٍ قَالَ بِإِصْبَعِهِ الثَّالِثَةِ هَكَذَا، فَمَسَحْتُهُ بِيَدِي» (حم) 22882

أَبَا نَهِيكٍ عثمان بن نهيك الأزدي الفراهيدي کہتے عَمْرَو بْنَ أَخْطَبَ نے کہا میں نے وہ مہر دیکھی جو رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے شانوں کے درمیان تھی جیسا کہ ایک آدمی نے اپنی تیسری انگلی سے اس طرح کہا، میں نے اسے ہاتھ سے چھوا

سند میں عثمان بن نهيك الأزدي الفراهيدي مجہول ہے

حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا عَزْرَةُ، حَدَّثَنَا عِلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ، حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا أَبَا زَيْدٍ ادْنُ مِنِّي، وَامْسَحْ ظَهْرِي». وَكَشَفَ ظَهْرَهُ، فَمَسَحْتُ ظَهْرَهُ، وَجَعَلْتُ الْخَاتَمَ بَيْنَ أَصَابِعِي. قَالَ: فَغَمَزْتُهَا. قَالَ فَقِيلَ: وَمَا الْخَاتَمُ؟ قَالَ: شَعَرٌ مُجْتَمِعٌ عَلَى كَتِفِهِ. (حم) 22889

أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي عَاصِمٍ النَّبِيلُ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، حَدَّثَنَا - عِلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ الْيَشْكُرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ادْنُ مِنِّي فَامْسَحْ ظَهْرِي". قَالَ: فَكَشَفْتُ عَنْ ظَهْرِهِ، وَجَعَلْتُ الْخَاتَمَ بَيْنَ أُصْبُعِي فَغَمَزْتُهَا،

قِيلَ: وَمَا الْخَاتَمُ؟ قَالَ: شَعْرٌ مُجْتَمِعٌ عَلَى كَتِفِهِ (رقم طبعة با وزير: 6267) , (حب) 6300 [قال الألباني]: صحيح - "المختصر" (17 /31).

عِلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ نے ابو زید کا قول بیان کیا کہ مہر اصل میں بال جمع تھے

سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ کی روایت

مسند احمد میں سلمان کے ایمان لانے کے قصے کی روایت ہے

وَقُمْتُ خَلْفَهُ، فَوَضَعَ رِدَاءَهُ، فَإِذَا خَاتَمُ النُّبُوَّةِ، فَقُلْتُ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ

میں ان کے پیچھے کھڑا ہوا اس پر سے چادر کو ہٹایا تو کہا میں گواہی دیتا ہوں اپ نبی ہیں

سند ضعیف ہے - سند میں أَبِي قُرَّةَ الْكِنْدِيِّ ہے جس کی توثیق نہیں ملی

طبرانی میں ہے سلمان نے خبر دی

فَإِنَّهُ النَّبِيُّ الَّذِي بَشَّرَ بِهِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّ بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمَ النُّبُوَّةِ

یہ نبی ہیں جن کی بشارت عیسیٰ علیہ السلام نے دی اور اس کی نشانی یہ ہے کہ ان کے شانوں کے درمیان نبوت کی مہر ہے

سند میں السَّلْمُ بْنُ الصَّلْتِ مجهول ہے

طبرانی الکبیر میں ہے سلامة العجلي نے کہا سلمان نے خبر دی

بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ

ان کے شانوں کے درمیان مہر نبوت ہے

لسان المیزان از ابن حجر کے مطابق سلامہ مجہول ہے

طبرانی الکبیر اور مستدرک الحاکم میں ہےعبد الله بن عبد القدوس نے أَبُو الطُّفَيْلِ کی سند سے روایت کیا کہ سلمان نے خبر دی

فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، فَقُلْتُ: اللهُ أَكْبَرُ، هَذِهِ وَاحِدَةٌ،

جب نظر ختم نبوت پر گئی جو شانوں کے درمیان تھی میں بولا الله اکبر یہ وہی ہے

سند میں عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ سخت ضعیف راوی ہے

معلوم ہوا کہ اس قسم کا کوئی اہل کتاب کا قول تھا

دلائل النبوه از بیہقی میں ہے

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، وَأَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ: كُنْتُ مِنْ أَهْلِ فَارِسَ مِنْ أَهْلِ أَصْبَهَانَ .... وَإِنَّ فِيهِ عَلَامَاتٍ لَا تَخْفَى: بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ

سلمان نے خبر دی کہ وہ فارس اصفہان کے ہیں ... انہوں نے رسول الله کی علامت جو چھپی نہیں تھیں دیکھیں کہ ان کے شانوں کے درمیان مہر نبوت ہے

سند میں أحمد بن عبد الجبار بن محمد العطاردي الكوفي ضعیف ہے جو مدلس بھی ہے

ابن عباس رضی الله عنہ کی روایت

دلائل النبوه از بیہقی میں ہے

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ مَحْبُوبٍ الدَّهَّانُ، أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ بِلَالٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ، عَنِ الْكَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ حَبْرًا مِنْ أَحْبَارِ الْيَهُودِ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَكَانَ قَارِئًا لِلتَّوْرَاةِ فَوَافَقَهُ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ يُوسُفَ كَمَا أُنْزِلَتْ عَلَى مُوسَى فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ لَهُ الْحَبْرُ: يَا مُحَمَّدُ، مَنْ عَلَّمَكَهَا؟ قَالَ: «اللهُ عَلَّمَنِيهَا» ، قَالَ: فَتَعَجَّبَ الْحَبْرُ لِمَا سَمِعَ مِنْهُ فَرَجَعَ إِلَى الْيَهُودِ، فَقَالَ لَهُمْ: أَتَعْلَمُونَ وَاللهِ إِنَّ مُحَمَّدًا لَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَا أُنْزِلَ فِي التَّوْرَاةِ، قَالَ: فَانْطَلَقَ بِنَفَرٍ مِنْهُمْ حَتَّى دَخَلُوا عَلَيْهِ فَعَرَفُوهُ بِالصِّفَةِ وَنَظَرُوا إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَجَعَلُوا

يَسْتَمِعُونَ إِلَى قِرَاءَتِه لِسُورَة يُوسُفَ، فَتَعَجَّبُوا مِنْهُ وَقَالُوا: يَا مُحَمَّدُ، مَنْ عَلَّمَكَهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلَّمَنِيهَا اللهُ» ، وَنَزَلَ: {لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِه آيَاتٌ لِلسَّائِلِينَ} [يوسف: 7] . يَقُولُ لِمَنْ سَأَلَ عَنْ أَمْرِهِمْ وَأَرَادَ أَنْ يَعْلَمَ عِلْمَهُمْ، فَأَسْلَمَ الْقَوْمُ عِنْدَ ذَلِكَ

الْكَلْبِيّ نے أَبِي صَالِح سے روایت کیا کہ ابن عباس نے کہا علمائے یہود میں سے ایک عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک روز آیا اور وہ توریت کی قرات کرتا تھا لہذا جانتا تھا اور رسول اللہ اس وقت سورہ یوسف قرات کر رہے تھے جیسی موسی پر توریت میں نازل ہوئی – پس حبر یہود نے کہا اے محمد کس نے یہ سکھائی؟ اپ نے فرمایا اللہ نے – یہودی حیران ہوا جب اس نے سورت سنی پھر یہود کے پاس گیا اور ان سے کہا کیا تم کو معلوم بھی ہے اللہ کی قسم محمد تو قرآن میں قرات کرتا ہے ایسا ہی توریت میں ہے – پس ایک گروہ یہود اپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور ان کو صفت سے پہچان گیا اور ان کی مہر کو دیکھا جو شانوں کے درمیان تھی پس وہ سورہ یوسف سننے لگے اور حیران ہوتے رہے اور بولے اے محمد کس نے سکھائی؟ اپ نے فرمایا اللہ نے سکھائی

اس کی سند الکلبی کی وجہ سے ضعیف ہے

الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضی اللہ عنہ کی روایت

طبرانی الکبیر میں روایت ہے

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ الْمَكِّيُّ، ثنا النُّعْمَانُ بْنُ شِبْلٍ الْبَاهِلِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، ثنا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَا: ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُخَرِّمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَمَّتِي أُمُّ بَكْرٍ بِنْتُ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: مَرَّ بِي يَهُودِيٌّ وَأَنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، «وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَوَقَعَ ثَوْبُهُ عَلَى ظَهْرِه، فَإِذَا خَاتَمُ النُّبُوَّةِ فِي ظَهْرِه» ، فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: ارْفَعْ ثَوْبَهُ عَلَى ظَهْرِه، فَذَهَبْتُ أَرْفَعُ ثَوْبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ظَهْرِه «فَنَفَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِي كَفًّا مِنْ مَاءٍ»

أُمُّ بَكْرٍ بِنْتُ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ ایک یہودی گزرا اور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا اور رسول اللہ وضو کر رہے تھے تو کمر پر سے کپڑا تھا اور وہاں نبوت کی مہر تھی- پس یہودی بولا اس کپڑے کو ہٹاو- پس میں رسول اللہ کے پاس گیا ان کی پیٹھ پر سے کپڑا ہٹا دیا – پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چلو پانی کا میرے منہ پر مارا

سند ضعیف ہے أُمُّ بَكْرِ بِنْتُ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ راویہ مجھول ہے

أمُّ خَالد بِنْتُ خَالد کی روایت
طبرانی میں ہے

حَدَّثَنَا مَسْعَدَةُ بْنُ سَعْد الْعَطَّارُ، وَعَبْدُ الله بْنُ الصَّقْرِ السَّكَّرِيُّ، قَالَا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، ثنا بَكَّارُ بْنُ جَارِسْتَ، ثنا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَتْنِي أُمُّ خَالِد بِنْتُ خَالِد، قَالَتْ: «أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ

اس کی سند ضعیف ہے – سند میں بَكَّارُ بْنُ جَارَسْتَ جس کو لین الحدیث کہا جاتا ہے

مستدرک الحاکم میں بھی ہے

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّد أَحْمَدُ بْنُ عَبْد اللَّه الْمُزَنِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْد اللَّه الْحَضْرَمِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّه بْنُ عُمَرَ بْن أَبَانَ، ثنا خَالِدُ بْنُ سَعِيد بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيد، سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ، عَنْ عَمِّه خَالِد بْنِ سَعِيد الْأَكْبَرِ، أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَمَعَهُ ابْنَتُهُ أُمُّ خَالِد، فَجَاءَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا قَمِيصٌ أَصْفَرُ وَقَدْ أَعْجَبَ الْجَارِيَةَ قَمِيصُهَا، وَقَدْ كَانَتْ فَهِمَتْ بَعْضَ كَلَامِ الْحَبَشَةِ فَرَاطَنَهَا رَسُولُ اللَّه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلَامِ الْحَبَشَةِ سَنَهْ سَنَهْ وَهِيَ بِالْحَبَشَةِ حَسَنٌ حَسَنٌ، ثُمَّ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَبْلِي وَأَخْلِقِي، أَبْلِي وَأَخْلِقِي» قَالَ: فَأَبْلَتْ وَاللَّه، ثُمَّ أَخْلَقَتْ، ثُمَّ مَالَتْ إِلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَتْ يَدَهَا عَلَى مَوْضِعِ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَأَخَذَهَا أَبُوهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «دَعْهَا» صَحِيحُ الْإِسْنَادِ قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلَى إِخْرَاجِ أَحَادِيثَ لِإِسْحَاقَ بْنِ سَعِيد بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيد، عَنْ آبَائِه وَعُمُومَتِه، وَهَذِه أُمُّ خَالِد بِنْتُ خَالِد بْنِ سَعِيد بْنِ الْعَاصِ الَّتِي حَمَلَهَا أَبُوهَا صَغِيرَةً إِلَى رَسُولِ اللَّه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَحِبَتْ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ رَوَتْ عَنْهُ

اس کی سند کو الذھبی نے تلخیص میں منقطع قرار دیا ہے

علی رضی اللہ عنہ کی روایت
ترمذی کی ایک مشہور حدیث شمائل پر ہے

حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الحُسَيْنِ بْنِ أَبِي حَلِيمَةَ مِنْ قَصْرِ الأَحْنَفِ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ المَعْنَى وَاحِدٌ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى غُفْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، مِنْ وَلَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ، إِذَا وَصَفَ

النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالقَصِيرِ المُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ القَوْمِ، وَلَمْ يَكُنْ بِالجَعْدِ القَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالمُطَهَّمِ، وَلَا بِالمُكَلْثَمِ، وَكَانَ فِي الوَجْهِ تَدْوِيرٌ، أَبْيَضُ مُشْرَبٌ، أَدْعَجُ العَيْنَيْنِ، أَهْدَبُ الأَشْفَارِ، جَلِيلُ المُشَاشِ، وَالكَتَدِ، أَجْرَدُ ذُو مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الكَفَّيْنِ وَالقَدَمَيْنِ، إِذَا مَشَى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَبَبٍ، وَإِذَا التَفَتَ التَفَتَ مَعًا، بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا، وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً، وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيكَةً، وَأَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً، مَنْ رَآهُ بَدِيهَةً هَابَهُ، وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ، يَقُولُ نَاعِتُهُ: لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ ": «هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ». قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: سَمِعْتُ الأَصْمَعِيَّ، يَقُولُ فِي تَفْسِيرِ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: المُمَّغِطُ الذَّاهِبُ طُولًا. وَسَمِعْتُ أَعْرَابِيًّا يَقُولُ فِي كَلَامِهِ: تَمَغَّطَ فِي نُشَّابَتِهِ أَيْ مَدَّهَا مَدًّا شَدِيدًا. وَأَمَّا المُتَرَدِّدُ: فَالدَّاخِلُ بَعْضُهُ فِي بَعْضٍ قِصَرًا. وَأَمَّا القَطَطُ. فَالشَّدِيدُ الجُعُودَةِ، وَالرَّجِلُ الَّذِي فِي شَعْرِهِ حُجُونَةٌ أَيْ: يَنْحَنِي قَلِيلًا. [ص:600] وَأَمَّا المُطَهَّمُ، فَالبَادِنُ الكَثِيرُ اللَّحْمِ. وَأَمَّا المُكَلْثَمُ: فَالمُدَوَّرُ الوَجْهِ. وَأَمَّا المُشْرَبُ: فَهُوَ الَّذِي فِي بَيَاضِهِ حُمْرَةٌ. وَالأَدْعَجُ: الشَّدِيدُ سَوَادِ العَيْنِ، وَالأَهْدَبُ، الطَّوِيلُ الأَشْفَارِ، وَالكَتَدُ، مُجْتَمِعُ الكَتِفَيْنِ، وَهُوَ الكَاهِلُ. وَالمَسْرُبَةُ، هُوَ الشَّعْرُ الدَّقِيقُ الَّذِي هُوَ كَأَنَّهُ قَضِيبٌ مِنَ الصَّدْرِ إِلَى السُّرَّةِ. وَالشَّثْنُ: الغَلِيظُ الأَصَابِعِ مِنَ الكَفَّيْنِ وَالقَدَمَيْنِ. وَالتَّقَلُّعُ: أَنْ يَمْشِيَ بِقُوَّةٍ. وَالصَّبَبُ: الحُدُورُ، نَقُولُ: انْحَدَرْنَا فِي صَبُوبٍ وَصَبَبٍ. وَقَوْلُهُ:جَلِيلُ المُشَاشِ، يُرِيدُ رُءوسَ المَنَاكِبِ. وَالعِشْرَةُ: الصُّحْبَةُ، وَالعَشِيرُ: الصَّاحِبُ. وَالبَدِيهَةُ: المُفَاجَأَةُ، يُقَالُ بَدَهْتُهُ بِأَمْرٍ: أَيْ فَجَأْتُهُ

علی رضی اللہ عنہ نے (نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے) فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان مہرِ نبوت تھی، آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آخری نبی ہیں۔

اگرچہ اس کو صحیح کہہ دیا جاتا ہے جبکہ اس کی سند منقطع ہے – جامع التحصيل في أحكام المراسيل از صلاح الدين أبو سعيد خليل بن كيكلدي بن عبد الله الدمشقي العلائي (المتوفى: 761هـ) کے مطابق

إبراهيم بن محمد بن الحنيفة عن جده علي رضي الله عنه قال أبو زرعة مرسل

ابراہیم بن محمد کی اپنے دادا علی سے روایت مرسل ہے

ابراہیم المَهديُ منّا أَهلَ البَيت والی روایت کے بھی راوی ہیں – اس تناظر میں قابل غور ہے کہ یہ مہر نبوت کا ذکر کرتے ہیں

عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت
دلائل النبوہ از بیہقی میں ہے

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّد، عَنْ أَبِيه، وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيه، عَنْ عَائشَةَ: أَنَّهَا قَالَتْ: " كَانَ مِنْ صِفَةِ رَسُولِ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ،... كَانَ وَاسِعَ الظَّهْرِ، بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّة. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالْبَيْهَقِيّ.

أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، 3 /362، والبيهقي في دلائل النبوة، 1 /304 :6.

عائشہ صدیقہ رضی اللّٰہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پشت اقدس کشادہ تھی اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان مہرِ نبوت تھی۔

اس کی سند صَبِيحُ بْنُ عَبْد اللَّه الْفَرَغَانِيِّ کی وجہ سے ضعیف ہے جو صَاحِبُ مَنَاكِيرَ مشہور ہے

أبي مُوسَى رضی اللہ عنہ کی روایت
دلائل النبوہ از بیہقی میں ہے

أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِم طَلْحَةُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الصَّقْرِ الْبَغْدَادِيُّ، بِهَا قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْآدَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّد الدُّورِيُّ، (ح) وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْد الله الْحَافِظُ، وَأَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، وَأَبُو سَعِيد بْنُ أَبِي عَمْرٍو، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاس مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّد قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَادٌ أَبُو نُوحٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: خَرَجَ أَبُو طَالِب إِلَى الشَّامِ،... لَمْ يَمُرَّ بِشَجَرَة وَلَا حَجَرٍ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا، وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ، وَإِنِّي أَعْرِفُهُ، خَاتَمُ النُّبُوَّة فِي أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوفِ كَتِفِهِ مِثْلُ التُّفَّاحَة

نصرانی رَّاهِبُ نے کہا رسول اللہ کسی درخت یا یا پتھر کے پاس سے نہ گزرتے لیکن وہ سب ان کو سجدہ کرتے اور یہ سجدہ نبی کو ہی کرتے ہیں اور میں ان کو پہچانتا ہوں مہر نبوت سے جو شانوں پر سیب جیسی ہے

سند میں عبد الرحمن بن غزوان ، أبو نوح، قراد ہے جو منکرات بیان کرتا ہے اس روایت کا متن بھی منکر ہے کیونکہ سورہ حج میں ہے درخت و شجر صرف اللہ کو سجدہ کرتے ہیں.

یہاں بیان ہوا کہ بچپن میں ہی مہر اس قدر بڑی تھی کہ گویا سیب ہو

ابن اسحاق کی روایت

دلائل النبوہ از بیہقی میں ہے

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ : وَكَانَ أَبُو طَالِبٍ هُوَ الَّذِي يَلِي أَمْرَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ جَدِّهِ، كَانَ إِلَيْهِ وَمَعَهُ , ثُمَّ إِنَّ أَبَا طَالِبٍ خَرَجَ فِي رَكْبٍ إِلَى الشَّامِ تَاجِرًا.... فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ فَيُوَافِقُ ذَلِكَ مَا عِنْدَ بَحِيرَاءَ مِنْ صِفَتِهِ , ثُمَّ نَظَرَ إِلَى ظَهْرِهِ فَرَأَى خَاتَمَ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عَلَى مَوْضِعِهِ مِنْ صِفَتِهِ الَّتِي عِنْدَهُ

بَحِيرَاءَ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر کو دیکھا ان کے شانوں کے درمیان اس مقام پر جس کی صفت اس کے پاس (پہلے سے) تھی

یہ سند منقطع ہے – ابن اسحٰق سے لے کر ابو طالب تک کوئی راوی نہیں

مہر نبوت پر کیا لکھا تھا؟

بعض روایات میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ اس مہر پر محمد رسول اللہ لکھا تھا – اس کو محدثین عصر نے ضعیف قرار دیا ہے لیکن قابل غور ہے کہ اس ابھار کو مہر نبوت کیوں کہا گیا؟ کس طرح یہ نبوت کا نشان تھا؟

صحیح ابن حبان میں ہے

أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ الْفَتْحِ بْنِ سَالِمٍ الْمُرَبَّعِيُّ (2) الْعَابِدُ، بِسَمَرْقَنْدَ، حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُرَجَّى الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَاضِي سَمَرْقَنْدَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: «كَانَ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ فِي ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الْبُنْدُقَةِ مِنْ لَحْمٍ عَلَيْهِ، مَكْتُوبٌ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان از أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي (المتوفى: 807هـ) میں ہے

أنبأنا نصر بن الفتح بن سالم (1) المربعي (2) العابد بسمرقند، حدثنا رجاء بن مُرَجّى الحافظ، حدثنا إسحاق بن إبراهيم قاضي سمرقند، حدثنا ابن جريج، عن عطاء. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النُّبُوَّة فِي ظَهْرِ رَسُول الله -صلى الله عليه وسلم- مِثْلَ الْبُنْدُقَة مِنْ لَحْمٍ عَلَيْه مَكْتُوبٌ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ الله قُلْتُ: اخْتَلَطَ عَلَى بَعْض الرُّوَاة خَاتَمُ النُّبُوَّة بِالخَاتَمِ الَّذي كَانَ يَخْتمُ بِهِ الْكُتُبَ.

ابن عمر سے مروی ہے کہ اس مہر پر محمد رسول الله لکھ تھا

ہیثمی نے کہا میں کہتا ہوں اس میں بعض راویوں نے ملا دیا ہے اس مہر (جسم والی) کو اس مہر سے جس کو تحریر میں استعمال کیا

قابل غور ہے امام المہدی یعنی محمد بن عبد اللہ بن الحسن بن الحسن بن علی بن ابی طالب المعروف نفس الزکیہ کو بھی صاحب الخال کہا جاتا تھا یعنی مسے والا یا تل والا

مقاتل الطالبيين از أبو الفرج اصبہانی یعنی علي بن الحسين بن محمد بن احمد بن الهيثم بن عبد الرحمن ابن مروان بن عبد الله بن مروان میں روایت ہے

حدثني محمد بن إسماعيل بن جعفر الجعفري عن امه رقية بنت موسى بن عبدالله بن الحسن بن الحسن عن سعيد ابن عقبة الجهني – وكان عبدالله بن الحسن اخذه منها فكان في حجره – قال.ولد محمد وبين كتفيه خال اسود كهيئة البيضة عظيما فكان يقال له.المهدي

سعيد ابن عقبة الجهني نے بیان کیا کہ عبد الله بن الحسن ان سے (بات) لیتے – وہ اپنے حجرے میں تھے کہا محمد بن عبد الله المہدی پیدا ہوا تو اس کے شانوں کے درمیان ایک کالا مسا تھا جیسے بڑا انڈا ہو اس کو المہدی کہا جاتا

مہر نبوت کی خبر معروف اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان نہیں کی نہ ہی امہات المومنین رضی اللہ عنہم نے اس کی خبر دی – مزید براں جن لوگوں کا اس کی روایات میں تفرد ہے وہ بعد کے ہیں اور ان کے بیانات میں تضاد بہت ہے

سنن نسائی کی روایت ہے

الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ مُزَاحِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «خَرَجَ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ لَيْلًا فَنَظَرْتُ إِلَى ظَهْرِهِ كَأَنَّهُ سَبِيكَةُ فِضَّةٍ فَاعْتَمَرَ وَأَصْبَحَ بِهَا كَبَائِتٍ

مخرش کعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم رات کو مقام جعرانہ سے نکلے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیٹھ مبارک کی طرف دیکھا تو اُسے خالص سفید چاندی کی طرح چمکتا ہوا پایا، پس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عمرہ ادا فرمایا۔

یعنی پیٹھ مبارک پر کوئی انڈے جیسی یا اونٹ کی آنکھ جیسی یا بالوں کا گچھا یا سیب جیسی غدود نما کوئی چیز نہیں تھی

گمان غالب ہے کہ مہدی کی تحریک جو ۱۲۰ ہجری کے بعد برپا ہوئی اس میں محمد المہدی کی تائید میں مہر نبوت کو بطور ایک نشانی بیان کیا گیا تاکہ عوام الناس کو یہ بتایا جائے کہ اس المہدی کے جسم پر بھی وہی نشان ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر تھا

ضمیمہ امام ابو حنیفہ اور فتنہ ابراھیم بن عبد اللہ بن حسن میں مبتلا ہونا

بعض لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ فتنہ خروج ابراھیم میں مبتلا ہوئے - ابراہیم و محمد بن عبد اللہ کے حق میں شور و جدل کرتے تھے - اس کا ذکر ضعیف اسناد سے ہم تک پہنچا ہے -راقم کی تحقیق میں یہ قصے مخالفین کی گھرنٹ ہیں اس پروپیگنڈا سے بعض احناف بھی متاثر ہوئے ہیں[67]

67

أحكام القرآن از أحمد بن علي أبو بكر الرازي الجصاص الحنفي (المتوفى: 370هـ) میں امام صاحب کا بغاوت کی تعریف کرنے کا ذکر ہے

وَكَانَ مَذْهَبُهُ مَشْهُورًا فِي قِتَالِ الظَّلَمَةِ وَأَئِمَّةِ الْجَوْرِ، وَلِذَلِكَ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: احْتَمَلْنَا أَبَا حَنِيفَةَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى جَاءَنَا بِالسَّيْفِ يَعْنِي قِتَالَ الظَّلَمَةِ فَلَمْ نَحْتَمِلْهُ

ابو حنیفہ کا مذھب مشھور ہے کہ ظلم پر قتال کیا جائے اور ظالم حاکم کے خلاف قتال کیا جائے اور اسی وجہ سے الْأَوْزَاعِيُّ: نے کہا کہ ہم ابو حنیفہ کی بات کو لیتے تھے حتی کہ ان کا تلوار سے قتال کا حکم آیا یعنی ظلم پر قتال کا پس یہ ہم نے نہیں لیا

مناقب الإمام أبي حنيفة جو المناقب الكردرية کے نام سے بھی عربوں میں مشھور ہے یہ محمد بن محمد بن شهاب بن يوسف الكردري البزازي المتوفى ٨٢٧ ھ کی امام ابو حنیفہ کے مناقب پر تالیف ہے- عفيف الدين أبو محمد عبد الله بن أسعد اليافعي المكّي الشّافعي المتوفى ٧٦٨ ھ جو نے بھی کتاب مرآة الجنان میں امام ابو حنیفہ کا اس بغاوت کی تعریف کرنے کا ذکر کیا ہے - ان تین حوالوں کا مودودی نے کتاب خلافت و ملوکیت میں ذکر کیا ہے

مناقب الإمام أبي حنيفة وصاحبيه از الذهبي (المتوفى: 748هـ) میں ہے

قَالَ عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ: حَدَّثَنِي أَبُو نُعَيْمٍ، سَمِعْتُ زُفَرَ بْنَ الْهُذَيْلِ، يَقُولُ: كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يَجْهَرُ فِي أَمْرِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنٍ جَهْرًا شَدِيدًا، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ مَا أَنْتَ بِمُنْتَهٍ حَتَّى تُوضَعَ فِي أَعْنَاقِنَا الْحِبَالُ، قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ: فَغَدَوْتُ أُرِيدُ أَبَا حَنِيفَةَ، فَلَقِيتُهُ رَاكِبًا يُرِيدُ وَدَاعَ عِيسَى بْنِ مُوسَى قَدْ كَادَ وَجْهُهُ يَسْوَدُّ، فَقَدِمَ بَغْدَادَ فَأُدْخِلَ عَلَى الْمَنْصُورِ

ابو نعیم نے کہا میں نے سنا زُفَرَ بْنَ الْهُذَيْلِ کہہ رہے تھے ابو حنیفہ ابراھیم بن عبد اللہ بن حسن کے امر پر شدید بلند آواز میں بات کر رہے تھے پس میں (زفر) نے کہا و اللہ آپ جو بھی خواہش کر لیں لیکن جب رسیاں گردنوں میں ڈالی جائیں گی تو ہماری گردنوں میں بھی ہوں گی- ابو نعیم نے کہا پس چند دن ہوئے میں ابو حنیفہ نے ملنا چاہا تو ان سے چلتے چلتے ملاقات ہو گی وہ عِيسَى بْنِ مُوسَى کو وداع کرنا چاہتے تھے ان کا چہرہ سیاہ ہو رہا تھا بغداد پہنچے اور منصور کے پاس گئے

اس خروج کے موقع پر امام ابو حنیفہؒ کا طرزِ عمل پہلے خروج سے بالکل مختلف تھا۔ جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں، انہوں نے اُس زمانہ میں جبکہ منصور کوفے ہی میں موجود تھا اور شہر میں ہر رات کرفیو لگا رہتا تھا، بڑے زور شور سے کھلم کھلا اس تحریک کی حمایت کی، یہاں تک کہ ان کے شاگردوں کو خطرہ پیدا ہو گیا کہ ہم سب باندھ لیے جائیں گے۔ وہ لوگوں کو ابراہیم کا ساتھ دینے اور ان سے بیعت کرنے کی تلقین کرتے تھے[46]۔ وہ ان کے ساتھ خروج کو نفلی حج سے ۵۰ یا ۷۰ گنا زیادہ ثواب کا کام قرار دیتے تھے[47]۔ ایک شخص ابو اسحاق الفَزَارِی سے انہوں نے یہاں تک کہا کہ تیرا بھائی جو ابراہیم کا ساتھ دے رہا ہے، اُس کا یہ فعل تیرے اِس فعل سے کہ تو کفّار کے خلاف جہاد کرتا ہے، زیادہ افضل ہے[48]۔ امام کے یہ اقوال ابوبکر جصّاص، الموفق المکی اور ابن البزّاز الکردری صاحب فتاویٰ بزّازیہ جیسے لوگوں نے نقل کیے ہیں جو خود بڑے درجے کے فقیہ ہیں۔ ان اقوال کے صاف معنی یہ ہیں کہ امام کے نزدیک مسلم معاشرے کے اندرونی نظام کو بگڑی ہوئی قیادت کے تسلّط سے نکالنے کی کوشش باہر کے کفّار سے لڑنے کی بہ نسبت بدرجہا زیادہ فضیلت رکھتی تھی۔

راقم کہتا ہے یہ ابو نعیم کا کذب ہے جس کا ذکر محدثین نے کیا ہے کہ ابو نعیم احناف کی مخالفت میں قصے گھڑتا تھا - تاریخ اسلام از الذھبی میں ہے
وقال العباس بن مصعب: نعيم بن حماد الفارض وضع كُتُبًا في الرّدّ على أبي حنيفة،
العباس بن مصعب نے کہا نعیم بن حماد نے ابو حنیفہ کے رد میں کتاب بنائی
جزء فيه مسائل أبي جعفر محمد بن عثمان بن أبي شيبة عن شيوخه في مسائل في الجرح والتعديل از أبو جعفر محمد بن عثمان بن أبي شيبة العبسي مولاهم الكوفي (المتوفى: 297هـ) میں ہے کہ
وسمعت ابي يقول سالت ابا نعيم يا ابا نعيم من هؤلاء الذين تركتهم من اهل الكوفة كانو يرون السيف والخروج على السلطان فقال على رأسهم ابو حنيفة وكان مرجئا يرى السيف ثم قال ابو نعيم حدثني عمار بن رزيق قال كان ابو حنيفة يكتب الى ابراهيم بن عبد الله بالبصرة يساله القدوم الى الكوفة ويوعده نصره
محمد بن عثمان بن أبي شيبة نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ انہوں نے ابو نعیم سے سوال کیا کہ اے ابو نعیم وہ کون ہیں جن کو اہل کوفہ نے اس پر ترک کر دیا کہ وہ لوگ تلوار نکالنے اور حاکم کے خروج کے قائل تھے ؟ پس ابو نعیم نے کہا ان کا سردار ابو حنیفہ تھا

اور یہ مرجئ تھا تلوار نکالنے والا پھر ابو نعیم نے کہا مجھ کو عمار بن رزیق نے روایت کیا کہ ابو حنیفہ نے ابراهیم بن عبد اللہ کو بصرہ کی طرف خط لکھ کر کوفہ انے کی دعوت دی اور اس کی مدد کا وعدہ کیا
محمد بن عثمان بن أبي شيبة پر عبد اللہ بن احمد بن حنبل کا قول ہے کہ یہ کذاب ہے - ابن خراش کا کہنا ہے کہ یہ کان یضع الحدیث حدیث گھڑتا ہے- عمار بن رزیق پر أبو الفضل أحمد بن علي بن عمرو البيكندي البخاري کا کہنا ہے کہ یہ رافضی تھا اس کا ذکر الذھبی نے میزان میں کیا ہے- عمار کا قول بھی عجیب و غریب ہے -مرجئہ کے نزدیک ایمان ختم نہیں ہوتا اور یہ خوارج سے الگ تھے جن کے نزدیک ایمان ختم ہو جاتا ہے اسی وجہ سے گناہ کبیرہ والا حاکم قتل کیا جا سکتا ہے - عمار بن زریق کو بینادی معلومات نہیں ہیں کہ مرجئہ کا خروج پر موقف نہیں تھا
المعرفة والتاريخ 2/ 277. میں ہے
قال يعقوب بن سفيان: سمعت محمد بن عبد الله بن نمير يذكر عن عمار بن رزيق، وكان من علماء أهل الكوفة. قال: إذا سئلت عن شيء فلم يبن عندك فانظر ما قال أبو حنيفة فخالفه فإنك تصيب
ابن نمیر نے عمار بن رزیق کا یعقوب بن سفیان سے ذکر کیا کہ اگر یہ تم سے کوئی سوال کرے جو سمجھ میں نہ آئے تو دیکھو ابو حنیفہ (اس مسئلہ میں) کیا کہتے ہیں، پس اس (عمار) کی مخالفت کرو ، تم (مسئلہ کی) سمجھ پا لو گے

معلوم ہوا کہ اگر محمد بن ابی شیبہ اور ابو نعیم نے جھوٹ نہیں بولا تو عمار بن زریق تعصب عصری میں اول فول بولتے رہتے تھے- تاریخ اسلام از الذھبی میں ہے

قَالَ خَلِيفَةُ بْنُ خَيّاط: صَلَّى إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعِيدَ بِالنَّاسِ أَرْبَعًا، وَخَرَجَ مَعَهُ أَبُو خَالِد الْأَحْمَر، وعِيسَى بْنُ يُونُس، وعَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، وهُشَيْم، ويزِيدُ بْنُ هَارُونَ فِي طَائِفَةٍ مِنَ الْعُلَمَاء .وَلَمْ يَخْرُجْ مَعَهُ شُعْبَةُ، وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يُجَاهِرُ فِي أَمْرِهِ ويَأْمُرُ بِالْخُرُوج
خَلِيفَةُ بْنُ خَيّاطِ نے کہا ابراہیم بن عبد اللہ نے عید کی بدھ کے دن لوگوں کے ساتھ عید کی اور اس کے ساتھ (محدثین میں سے) أَبُو خَالِد الْأَحْمَر ، عيسَى بْنُ يُونس عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، هُشَيْم اور يزِيدُ بْنُ هَارُونَ تھے اور امام شُعْبَةُ نہ نکلے اور ابو حنیفہ کھلم کھلا اس کے امر میں بولتے اور اس کےساتھ خروج کا حکم کرتے تھے

اسی کتاب میں ہے
وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّار: خَرَجَ مَعَ إِبْرَاهِيمَ خَلْقٌ، وَجَمِيعُ أَهْلِ وَاسِطِ، وَابْنَا هُشَيْمٍ، .وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الطَّحَّانُ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَغَيْرُهُمْ
واسطَ کے محدثین نے بھی ابراہیم کے ساتھ خروج کیا اور اس فتنہ میں مبتلا ہوئے

الانتقاء في فضائل الثلاثة الأئمة الفقهاء مالك والشافعي وأبي حنيفة رضي الله عنهم از أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي (المتوفى: 463هـ) میں ہے
قَالَ أَبُو يَعْقُوبَ وَنا الْعَبَّاسُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَزَّازُ قَالَ نَا مُحَمَّد بن عُثْمَان بن أَبُو شيبَة قَالَ نَا بشر بن عبد الرحمن الْوَشَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نُعَيْمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ زُفَرَ بْنَ الْهُذَيْلِ يَقُولُ كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يَجْهَرُ بِالْكَلامِ أَيَّامَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنٍ جِهَارًا شَدِيدًا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ وَاللَّهِ مَا أَنْتَ بِمُنْتَهٍ أَوْ تُوضَعُ الْحِبَالُ فِي أَعْنَاقِنَا فَلَمْ نَلْبَثْ أَنْ جَاءَ كِتَابُ ابي حَفْص إِلَى عِيسَى بْنِ مُوسَى أَن احمِلْ أَبَا حنيفَةَ إِلَى بَغْدَادَ قَالَ فَغَدَوْتُ إِلَيْهِ فَرَأَيْتُهُ رَاكِبًا عَلَى بَغْلَةٍ وَقَدْ صَارَ وَجْهُهُ كَأَنَّهُ مسيح قَالَ فَحمل إِلَى بِبَغْدَاد فَعَاشَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا قَالَ فَيَقُولُونَ إِنَّهُ سَقَاهُ وَذَلِكَ فِي سَنَةِ خَمْسِينَ وَمِائَةٍ وَمَاتَ أَبُو حنيفَة وَهُوَ ابْن سبعين سنة

محمد بن عثمان بن ابی شیبہ کذاب نے روایت کیا کہ زفر کہتے کہ ابو حنیفہ نے ابراهیم بن عبد اللہ بن حسن کے دور میں شور کیا پس میں نے کہا جو خواہش کر لیں اللہ کی قسم رسی ہماری گردن میں ہو گی پس زیادہ نہ گذرا کہ ابو حفص کا خط گورنر عیسی کے پاس آیا کہ ابو حنیفہ کو بغداد لاو پس ان کو تلاش کیا تو وہ اپنے خچر پر سوار چل رہے تھے اور ان کا چہرہ مسیح جیسا تھا پس ان کو بغداد لے جایا گیا وہاں پندرہ دن زندہ رہے- کہا کہتے ہیں ان کو (زہر) پلایا گیا اور یہ سن ۱۵۰ ہجری تھا اور ابو حنیفہ کی وفات ہوئی وہ ستر سال کے تھے

راقم کہتا ہے سند میں بشر بن عبد الرحمن الْوَشَّاءَ مجہول ہے اور یہاں ابو حنیفہ کا چہرہ سیاہ سے مسیح جیسا کر دیا گیا ہے

الانتقاء في فضائل الثلاثة الأئمة الفقهاء مالك والشافعي وأبي حنيفة رضي الله عنهم از أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي (المتوفى: 463هـ) میں ہے

قَالَ ونا أَبُو الْقَاسِم عبيد الله بْنُ أَحْمَدَ الْبَزَّازُ قَالَ نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي عِمْرَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ بِشْرَ بْنَ الْوَلِيد يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا يُوسُفَ يَقُولُ إِنَّمَا كَانَ غَيْظُ الْمَنْصُورِ عَلَى أَبِي حَنِيفَةَ مَعَ مَعْرِفَته بِفَضْله أَنَّهُ لَمَّا خرج إِبْرَاهِيمُ بن عبد الله بْنِ حَسَنٍ بِالْبَصْرَةِ ذُكِرَ لَهُ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ وَالْأَعْمَشَ يُخَاطِبَانِهِ مِنَ الْكُوفَة فَكَتَبَ الْمَنْصُورُ كِتَابَيْنِ عَلَى لِسَانه أَحدُهُمَا إِلَى الْأَعْمَش وَالآخر إِلَى أبي حنيفَة من ابراهيم بن عبد الله بن حَسَنٍ وبَعَثَ بِهِمَا مَعَ مَنْ يَثِقُ بِهِ فَلَمَّا قَرَأَ الاعمش الْكتاب أَخَذَهُ مِنَ الرجُلِ وَقَرَأَهُ ثُمَّ قَامَ فَأَطْعَمَهُ الشَّاةَ وَالرَّجُلُ يَنْظُرُ فَقَالَ لَهُ مَا أَرَدْتَ بِهَذَا قَالَ قُلْ لَهُ أَنْتَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَأَنْتُمْ كُلُّكُمْ لَهُ أَحْبَابٌ وَالسَّلامُ وَأما أَبُو حنيفَة فقبل الْكتاب وَأَجَاب عَنهُ فَلم يزل فِي نَفْسِ أَبِي جَعْفَرٍ حَتَّى فَعَلَ بِهِ مَا فعل

بشر بن ولید نے کہا اس نے امام ابو یوسف کو کہتے سنا کہ خلیفہ منصور کو ابو حنیفہ پر غصہ آیا کہ وہ ابراھیم بن عبد اللہ بن حسن کے ساتھ خروج میں کیوں نکلے اور ذکر کیا کہ ابو حنیفہ اور اعمش یہ کوفہ میں تقریر کرتے پس خلیفہ منصور نے ان کی زبان میں ان دونوں ابو حنیفہ اور اعمش کو لکھا

اس قول کی سند میں بشر بن الوليد بن خالد بن الوليد الكندى الفقيه المتوفى ٢٣٨ ھ پر کافی جرح بھی کتب میں موجود ہے

وكان شيخًا منحرفًا عن محمد بن الحسن

یہ امام محمد سے منحرف ہو گئے تھے

اور یہ مختلط بھی ہو گئے تھے

قال السليمانى: منكر الحديث. وقال الآجرى: سألت أبا داود: بشر بن الوليد ثقة؟ قال: لا

موسوعة الميسرة في تراجم أئمة التفسير والإقراء والنحو واللغة «من القرن الأول إلى المعاصرين «مع دراسة لعقائدهم وشيء من طرائفهم

جمع وإعداد: وليد بن أحمد الحسين الزبيري، إياد بن عبد اللطيف القيسي، مصطفى بن قحطان الحبيب، بشير بن جواد القيسي، عماد بن محمد البغدادي

میں محقق لکھتے ہیں

وإن العنوان الذي عنون به الخطيب لهذه الأخبار وهو: "ذكر ما حكي عن أبي حنيفة من رأيه في الخروج على السلطان"، فيه تهويل ومبالغة، وتعميم وإبهام فليس في الأخبار التي

ساقها تحت هذا العنوان، ما يفيد أن أبا حنيفة كان يدعو للثورة على الخلفاء، أو أنه أعلن هذا، وجُلّ ما في هذه الأخبار، أن أبا إسحاق

الفزاري، ادعى أن أبا حنيفة أفتى أخاه في الخروج لمؤازرة إبراهيم بن عبد الله الطالبي عندما استفتاه في ذلك
خطیب بغدادی نے جو عنوان قائم کیا ہے کہ ذکر اس حکایت کا کہ ابو حنیفہ کی سلطان کے خلاف خروج کی رائے تھی تو اس میں مبالغہ آمیزی اور عامیانہ پن اور ابہام ہے اور اس عنوان کے تحت جو ذکر کیا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے کہ اس میں ہو کہ ابو حنیفہ نے خلفاء پر بدلہ لینے کی پکار کی ہو یا اس کا اعلان کیا ہو اور فی جملہ ان خبروں میں ہے کہ ابو اسحاق نے دعوی کیا ہے کہ ابو حنیفہ نے اس کے بھائی کو ابراہیم بن عبد اللہ کی مدد کے لئے خروج کا فتوی دیا جب ان سے اس پر فتوی طلب کیا گیا
خطیب بغدادی کا حوالہ ہے
أخبرني علي بن أحمد الرزاز، أخبرنا علي بن محمد بن سعيد الموصلي، قال: حدثنا الحسن بن الوضاح المؤدب، حدثنا مسلم بن أبي مسلم الحرقي، حدثنا أبو إسحاق الفزاري قال: سمعت سفيان الثوري والأوزاعي يقولان: ما وُلِدَ في الإِسلام مولود أشأم على هذه الأمة من أبي حنيفة، وكان أبو حنيفة مرجئاً يرى
السيف. قال لِي يوماً: يا أبا إسحاق أين تسكن؟ قلت: المصيصة، قال: لو ذهبت حيث ذهب أخوك كان خيراً. قال: وكان أخو أبي إسحاق خرج مع المبيضة على المسودة، فقتل
سند میں مسلم بن ابی مسلم الحرقي مجہول ہے

ضمیمہ امام المھدی کے بعد

امام مہدی کے قتل کے بعد ان کے بیٹے الاشتر عبد اللہ بن محمد مدینہ سے نکل کر کوفہ پہنچے اور وہاں سے بصرہ اور پھر سندھ کا راستہ لیا -
مقاتل الطالبین از ابو فرج اصفہانی میں ہے

وعبد الله الأشتر بن محمد «3» بن عبد الله ابن الحسن بن الحسن بن علي بن أبي طالب
.وأمه أم سلمة بنت محمد بن الحسن بن علي بن أبي طالب
كان عبد الله بن محمد بن مسعدة المعلم أخرجه بعد قتل أبيه إلى بلد
الهند «1» فقتل بها، ووجه برأسه إلى أبي جعفر المنصور

عبد اللہ الاشتر اپنے باپ کے قتل کے بعد ہند بھاگ گیا وہاں قتل ہوا اور اس کا سر ابو جعفر منصور کو بھیجا گیا
مقاتل الطالبيين- ابو الفرج الاصفهاني ص 206 کے مطابق رستے میں ایک سرائے میں رک کر الاشتر نے اشعار دیوار پر لکھے اور اپنا نام لکھ دیا

أخبرني عمر بن عبد الله العتكي ، قال : حدثنا عمر بن شبة ، قال : حدثني عيسى بن عبد الله بن مسعدة قال : لما قتل محمد خرجنا بابنه الاشتر عبد الله بن محمد فأتينا الكوفة ثم : انحدرنا إلى البصرة ثم خرجنا إلى السند فلما كان بيننا وبينها أيام نزلنا خانا فكتب فيه

منخرق الخفين يشكو الوجى * تنكبه أطراف مرو حداد
شرده الخوف فأزرى به * كذاك من يكره حر الجلاد

وكتب اسمه تحتها.
ثم دخلنا المنصورة فلم نجد شيئا، فدخلنا قندهار ، فأحللته قلعة لا يرومها رائم، ولا يطور بها طائر

الاشتر منصورہ میں داخل ہوا وہاں کوئی نہیں تھا پھر قندھار گیا وہاں ایک قلعہ میں رکا جہاں کوئی پرندہ نہیں گزرتا تھا

اسی دوران ایک شخص نے ابو جعفر کو خبر دی کہ اس نے سرائے میں عبد اللہ کا نام دیکھا ہے – المنصور نے کہا یہ وہی ہے اس کو پکڑو پس ہشام بن عمرو کو سندھ بھیجا الاشتر کا قتل سندھ میں ہوا

فحدثت أن رجلا جاء إلى أبي جعفر فقال له: مررت بأرض السند فوجدت كتابا في قلعة من قلاعها، فيه كذا وكذا، فقال له: هو هو. ثم دعا هشام بن عمرو بن بسطام التغلبي «5» ، فقال: اعلم أن الأشتر بأرض السند، وقد وليتك عليها، فانظر ما أنت صانع. فشخص هشام إلى السند، فقتله وبعث برأسه إلى أبي جعفر

عمدة الطالب في أنساب آل أبي طالب لابن عنبة کے مطابق
والعقب من محمد النفس الزكية في عبد الله الأشتر الكابلي لا غير، كما ذكرنا ومنه في محمد الكابلي بن عبد الله بن محمد، مولده كابل وانتقل عنها بعد قتل أبيه وقال الشيخ أبو نصر البخاري، قتل عبد الله الأشتر بالسند وحملت جاريته وصبي معها يقال له محمد بعد قتله (1) وكتب أبو جعفر المنصور إلى المدينة بصحة نسبه

اور محمد نفس زکیہ نے اپنے پیچھے کوئی اور نہیں صرف عبد اللہ الاشتر کابلی کو چھوڑا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور ان کی اولاد میں صرف محمد کابلی بن محمد بن عبد اللہ ہے جس کی ولادت کابل میں ہوئی ، یہ اپنے باپ کے قتل کے بعد کابل منتقل ہوئے تھے اور شیخ ابو نصر بخاری نے کہا عبد اللہ الاشتر کا سندھ میں قتل ہوا اور ان کی لونڈی حاملہ تھی اور اس کے ساتھ بچہ تھا جس کو ان کے قتل کے بعد محمد کہا جاتا تھا اور ابو جعفر منصور نے مدنیہ کی طرف خط لکھا اور اس نسبت کی صحت کو مانا

یعنی محمد بن عبد اللہ المہدی کی ایک اولاد تھی جس کا نام عبد اللہ الاشتر تھا اس کا قتل سندھ میں ہوا - عبد اللہ الاشتر کی اولاد میں محمد کابلی تھا

عبد اللہ الاشتر کے قتل میں اختلاف ہے کہ کابل میں ہوا یا سندھ میں ہوا

نسب قریش از ابو عبد اللہ الزبیری میں ہے

وكانت أم سلمة عند محمد بن عبد الله بن حسن بن حسن بن علي بن أبي طالب، وهو المقتول بالمدينة؛ فولدت له: عبد الله الأشتر، قتل بكابل؛ وعلياً، أخذ بمصر، ومات في حبس المهدي؛ وحسين بن محمد، قتل بفخ؛ وفاطمة؛ وزينب.
ام سلمہ یہ محمد بن عبد اللہ کی بیوی تھیں اور ان کا قتل مدینہ میں ہوا اور ان سے پیدا ہوئے عبد اللہ الاشتر جس کا قتل کابل میں ہوا اور علی جس کو مصر میں پکڑا گیا اور امیر المومنین المہدی کی قید میں مرا اور حسین بن محمد اس کا قتل فخ میں ہوا اور ام سلمہ کی بیٹیوں میں ہیں فاطمہ اور زینب

جمهره الانساب از ابن حزم میں ہے
ولد محمد هذا، وهو القائم بالمدينة ويلقب بالأرقط «1» : عبد الله الأشتر، قتل بكابل: وخلّف ابنا اسمه محمّد، والعقب فيه؛ وطاهر؛ والحسن، كان يلقب أبا الزفت لشدة سمرته، حد في الخمر بالمدينة؛ قتلا بفخ؛ وعليّ؛ وأحمد؛ وإبراهيم. وللأشتر المذكور عقب ببغداد وغيرها، يعرفون ببني الأشتر.

محمد جو مدینہ میں کھڑے ہوئے ان کا لقب الارقط ہے ان سے پیدا ہوئے عبد اللہ الاشتر ان کا قتل کابل میں ہوا اور انہوں نے اپنے پیچھے بیٹا چھوڑا جس کا نام محمد ہے (اورمحمد سے پیدا ہوئے طاہر اور حسن - محمد کا لقب ہے ابو الزفت ... ان پر مدینہ میں شراب کی حد لگی اور قتل فخ پر ہوا) اور احمد اور ابراہیم پیدا ہوئے اور الاشتر مذکور کے بچے بغداد میں اور دیگر شہروں میں ہوئے اور ان کو بنی اشتر کہا جاتا ہے

ابن حزم کے مطابق محمد کابلی واحد بیٹے نہیں تھے

اس میں اختلاف ہے کہ عبد اللہ الاشتر کا قتل کس مقام پر ہوا بعض نے سندھ کہا ہے بعض نے کابل کہا ہے
کراچی میں عبد اللہ شاہ غازی کا مزار بعض کے بقول عبد اللہ الاشتر کا ہے – مقاتل طالبین میں ہے کہ عبد اللہ کا سر خلیفہ ابو جعفر کے پاس بھیجا گیا تھا یعنی اس کا جسم کابل یا سندھ میں ہی چھوڑ دیا گیا تھا – تاریخ معصومی کی تعلیقات میں عمر بن محمد داؤد پوتہ صاحب کا خیال ہے کہ یہ قبر عبیداللہ بن نبہان کی ہے جو لشکر ابن قاسم میں تھے

اختلاف مقام قتل کا حل یہ ممکن ہے کہ کابل کو سندھ کا حصہ سمجھا جائے اس کی تائید کتاب آثار البلاد وأخبار العباد از زكريا بن محمد بن محمود القزويني (المتوفى: 682هـ) سے ہوتی ہے جس میں ہے
كابل مدينة مشهورة بأرض الهند
کابل الہند کا ایک مشہور شہر ہے
اس طرح سندھ ، ملتان ، کابل تک الھند میں شمار ہو جاتے ہیں
البتہ دیگر کتب میں اس کے خلاف بھی آیا ہے اور کابل کو خراسان میں شمار کیا گیا ہے الہند سے الگ کیا گیا ہے -

المسالك والممالك از أبو عبيد عبد الله بن عبد العزيز بن محمد البكري الأندلسي (المتوفى: 487هـ) میں سندھ میں کابل بتایا گیا ہے اور اس کو ہند سے الگ کیا گیا ہے البتہ قندھار کو ہند میں بتایا گیا ہے

الإقليم الثالث وسطه من حيث يكون طول النهار الأطول أربع عشرة ساعة إلى حيث يكون طوله أربع عشرة ساعة وربع ساعة ومن حيث يكون ارتفاع القطب ثلاثين جزءا وثلاثة أخماس ونصف خمس إلى حيث يكون أربعة وثلاثين جزءا، وذلك مسافة ثلاثمائة ميل وخمسين ميلا، وهو يبتدئ من المشرق فيمرّ على شمال «5» بلاد الصّين، ثمّ يمرّ على بلاد الهند وفيه مدينة القندهار «6» ، ثمّ يمرّ على شمال بلاد السّند «7» على كابل وكرمان وسجستان «8» وجيرفت والسّيرجان «9» وعلى سواحل بحر البصرة، وفيه من المدن هناك مدينة إصطخر (وجور وفسا) «10» وسابور وسيراف وجنّابا

البکری کے مطابق قندھار ہند میں ہے اور سندھ میں کابل کرمان و سجستان ہیں

اس سے معلوم ہوا کہ سندھ کو ہندوستان سے الگ بھی سمجھا جاتا تھا اور سندھ میں بلوچستان و کابل شامل سمجھا جاتا تھا

سندھ انے کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ سندھ کا عباسی گورنر عمر بن حفص تشیع کی طرف میلان رکھتا تھا۔